کُلّیاتِ بھائی نندلال گویا

مُرتّبہ گنڈا سِنگھ

گورو گوبند سِنگھ فاؤنڈیشن چنڈی گڑھ

کُلیات بھائی نند لعل گویاؔ

کلیاتِ بھائی نند لعل گویا

مرتبہ

گنڈا سنگھ ایم-اے-پی ایچ-ڈی

ریٹائرڈ ڈائرکٹر آف آرکائیوز پٹیالہ

گورو گوبند سنگھ فاؤنڈیشن چنڈی گڑھ

ناشران

سکھ سنگت ملکا-ملک ملایا

جولائی سنہ ۱۹۶۳ء

دیباچہ

بھائی نند لعل صاحب گویا سترھویں اور اٹھارویں صدی کے عالم ادبیات کی چند برگزیدہ ہستیوں میں سے تھے جس طرح آپکی زندگی فنافی المرشد تھی اسی طرح آپ کی تصانیف اور فلسفہ بھی عشقِ الٰہی اور گورو بھگتی کے جذبہ سے بھرپور ہونے کے باوجود کافی دیر تک حالتِ گمنامی میں رہا اور تاریخ ادب ہند کے ظاہرہ اوراق پر شائقین کے پیشِ نظر نہ آیا اور چند ایک فارسی داں سکھوں کے حلقہ تک ہی محدود رہا، کچھ ایسا معلوم دینے لگا کہ جیسے آپ کا کلام آہستہ آہستہ اہلِ ادب کی نظروں سے اوجھل رہ کر ہمیشہ کے لیے نیست و نابود ہوجائے گا۔ اتفاق سے شمس العلما مہامہوپادھیائی سرسردار عطر سنگھ رئیس بھدوڑ نے ۱۸۷۶ء میں بھائی نند لعل کے رہت نامہ کا انگریزی ترجمہ البرٹ پریس لاہور میں چھپوا کر شائع کیا۔ اُس وقت اِس کی تہ میں کوئی ادبی خیال نہ تھا۔ بلکہ محض کوکوں (نامدھاریوں) کی طرف سے مسلمان بوچڑوں کے چند قتلوں کی وجہ سے پیدا ہوئی شورش کی بنا پر سرکارِ انگریزی کے کچھ اراکین کے دلوں میں پیدا ہو رہے شبہات کو سیاسی رنگت دیئے جانے سے دُور رکھنا مقصود تھا۔ یہ ترجمہ اکتوبر ۱۸۷۴ء میں کیا گیا تھا جبکہ کوکا رہنما بابا رام سنگھ اور اُن کے چند رفقا کو پنجاب سے جلا وطن کیے گئے دو سال اور آٹھ ماہ ہی

گذرے تھے اور سرکار کی تشویش ابھی تک جاری تھی۔ علاوہ ازیں اُنیسویں صدی کے آخر تک صرف بھائی نارائن سنگھ کا پنجابی ترجمہ زندگی نامہ ہی سنہ ۱۸۸۶ء میں شائع ہوا۔ بیسویں صدی کے شروع میں سنہ ۱۹۰۹ء میں بھائی بیگھراج صاحب غریب نے غزلیات المعروف دیوانِ گویا کا ترجمہ بزبانِ پنجابی نظم کیا مگر پیشتر اس کے کہ زیرِ طبع آتا ایک متن اور دو تراجم جن میں سے ایک از قلم بھائی نارائن سنگھ مدرس میونسپل بورڈ کالج امرتسر تھا شائع ہو گئے۔ بھائی بیگھراج صاحب کا ترجمہ زیرِ عنوان پریم پھلواڑی سمت ۴۴۴ نانکشاہی مطابق سنہ ۱۹۱۲ء کو مرحوم بھائی شاہ داس تحصیلدار کی یاد میں بھائی بھگوانداس۔ بھائی رامدیال اور منتر جسم کے زیرِ اہتمام وزیر ہند پریس امرتسر چھاپ کر مفت تقسیم کیا گیا۔ اس کے بعد زندگی نامہ جوت بگاس اور گنج نامہ کے تراجم شائع ہوئے اور رہت نامہ پنجابی میں شائع ہوا۔ اب بھائی نندلعل کی تصانیف کی طرف مترجمان اور ناشران کی کچھ توجہ ہوئی مگر وہ زیادہ تر غزلیات اور زندگی نامہ کی طرف ہی رہی جیسا کہ بعد میں دیے گئے گوشوارہ سے ظاہر ہے مگر یہ مطبوعات اکثر بحروف پنجابی تھیں اور فارسی سے گورمکھی میں تبدیلی کے وقت اور بعد چھاپہ خانہ میں فارسی زبان سے ناواقف لوگوں کے ہاتھوں سے گذرتے وقت اس قدر غلط ہو گئیں کہ بعض نہایت بلند خیال اور فلسفانہ اشعار بالکل بے معنی سے ہو گئے۔ امرِ واقعہ یہ ہے کہ کسی بھی زبان کی عبارت کو خواہ وہ نثر ہو یا نظم کسی دوسری زبان کے حروف میں نہ تو مکمل طور پر بالکل درست تبدیل ہی کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی صحیح طور پر پڑھا جا سکتا ہے۔ ہر زبان کا اپنا علیحدہ ہی تلفظ اور لہجہ ہوتا ہے اور وہ صرف اپنے مخصوص حروف میں ہی صحیح طور پر ادا ہو سکتا ہے بھائی نندلعل کی تصانیف کی حالت میں یہ دقت اور بھی زیادہ اس لیئے بڑھ گئی کہ مصنف کی خود نوشت کتب کہ جن کو درست تسلیم کیا جا سکتا تھا عرصہ دراز سے ضایع اور گم ہو چکی تھیں اور جو نقول اُن کے خاندان کے پاس موجود تھیں وہ سنہ ۱۹۴۷ء کے فسادات کے بعد پاکستان سے ہندوستان کو تبادلۂ آبادی کے وقت راستہ میں گم یا تلف ہو گئیں اور مقابلہ کے لیے کوئی تسلی بخش چیز نہ رہ گئی۔ اس لیئے یہ اشد ضروری ہو گیا کہ اگر بھائی صاحب کی تصانیف کو

آہستہ آہستہ ختم ہونے سے بچا کر زندہ رکھنا ہے تو اُن کو اصل فارسی میں ایک جلد میں جمع کر کے کلیات بھائی نند لعل کی صورت میں شایع کر دیا جاوے۔

یہ خیال ایک مدت سے رہ رہ کر آتا رہا ہے مگر اسے عملی جامہ پہنانے میں کئی وجوہات سے دیر ہو گئی۔ بڑی وجہ یہ تھی کہ اُن کی تمام تصانیف میسر نہیں ہو رہی تھیں خصوصاً توصیف و ثنا۔ دستور الانشا اور عرض الالفاظ۔ باوجود اس کے سنہ ۱۹۴۹ء میں باقی کی تصانیف کو یکجا کر کے چھپوا دیا گیا۔ مگر راقم الحروف کے خالصہ کالج امرتسر سے پٹیالہ چلے آنے کے بعد کسی نے اس طرف توجہ نہ کی اور تمام کا تمام ایڈیشن وہاں چھاپہ خانہ میں ہی لقمہ دیمک ہو کر مٹی کا ڈھیر ہو گیا اور سوائے دو پروف کاپیوں کے جو میرے پاس تھیں کچھ بھی نہ بچا۔ گیارہ سال اور گزر گئے اس عرصہ میں سنہ ۱۹۶۰ء میں بھائی بھگونت سنگھ ہری جی نابھہ کی تجسس اور نظر عنایت سے اُنکے والد ماجد بھائی کاہن سنگھ صاحب مرحوم کے ذخیرۂ قلمی نسخ سے بھائی نند لعل کی نامیسر تصانیف کی نقول مل گئیں جن کے لئے میں اُنکا تہ دل سے ممنون ہوں۔ اب کلیات نند لعل کی اشاعت کا خیال پھر سے اُمنڈ آیا اور جب سنہ ۱۹۶۰ء میں انبالہ میں ہوئی آل انڈیا پنجابی کانفرنس کے دنوں میں نے بھائی صاحب جودھ سنگھ جی سے اسکا ذکر کیا تو بڑی فراخدلی سے آپنے اس مشکل کو حل کرنے میں مدد کا بھروسہ دلایا میں نے کام شروع کر دیا اور اس کے متعلق ۱۳ اپریل سنہ ۱۹۶۱ء کے خالصہ سماچار امرتسر میں ایک مضمون لکھا جس کو دیکھکر سنت سوہن سنگھ جی ملکا ملک ملایا نے سردار جوگندر سنگھ پنجونگ مالم (ملایا) کی معرفت مجھے پیغام دیا جو اُنکے ۱۲ مئی سنہ ۱۹۶۱ء کے نوازش نامہ میں حوالہ قلم تھا کہ میں کلیات بھائی نند لعل کی اشاعت کا انتظام خود ہی کروں اور جو بھی خرچ آئیگا اُسکا انتظام سنت جی کر دینگے۔ اس حوصلہ افزا پیغام نے تمام مشکلات حل کر دیں۔

اس طرح سنت سوہن سنگھ جی کی قدردانی اور علم دوستی کے صدقہ یہ مجموعہ کلیات بھائی نند لعل ناظرین کی خدمت میں پیش ہو رہا ہے۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

۲۸ جولائی سنہ ۱۹۶۳ء

گنڈا سنگھ

فہرست مضامین و تصانیف

مختصر حالاتِ زندگی بھائی نند لعل و خاندانِ او

بھائی نند لال کے آباد اجداد کے اصلی وطن کے متعلق اِس وقت یقینی طور پر کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ تواریخی کتب اور خاندانی روایات اِس معاملہ میں ہماری کوئی رہنمائی نہیں کرتیں۔ مگر مشکل کے وقت پناہ و راحت کے لئے آپ کا پنجاب میں گورو گوبند سنگھ صاحب کی خدمت میں پہونچنا کسی حد تک اِس بات کی دلالت کرتا ہے کہ پہلے سے ہی آپ کے خاندان کا تعلق خطۂ پنجاب سے اور حلقۂ سکھ گورو صاحبان سے تھا جن سے آپ کی عقیدت نے بے خوف و خطر آپ کو اپنی جان و ایمان اُن کے حوالہ کر دینے پر آمادہ کیا۔

بھائی نند لعل کے والد منشی چھجو مل فارسی اور عربی کے اچھے عالم معلوم ہوتے ہیں۔ عہدِ خاندان چغتائیہ میں علمی لیاقت اور ذاتی قابلیت ہی ایسے وسائل تھے کہ جنکی بدولت کوئی غیر مسلم یا ہندو عملۂ شہنشاہی میں عہدہ اہلکاری تک رسائی حاصل کرسکتا تھا۔ عہدِ شاہ جہانی میں منشی چھجو مل تلاشِ روزگار میں دہلی پہونچے۔ اور دارالانشائی شاہی میں ملازم ہوئے۔ یہ شہر اُن دنوں حکومت مغلیہ کا پایۂ تخت تھا۔ یہاں اُس کی ملاقات شاہزادہ دارا شکوہ سے ہوئی۔ یہ شاہزادہ زبان سنسکرت اور علوم ہندی کا ایک قابل تعظیم پنڈت اور ہندو علماء کا فراخدل قدرداں تھا۔ اس کی اپنی تصانیف اور اُس کی زیر ہدایت کیے گئے سنسکرت دھارمک گرنتھوں کے فارسی تراجم اِس بیان کی زندہ شہادت ہیں۔ منشی چھجو مل کی علمی لیاقت اور ایمان داری نے شہزادہ دارا شکوہ کے

دل نشین جلدی ہی اِس قدر گھر کر گیا کہ جب بادشاہ شاہجہاں نے سنہ ۱۶۳۹ء میں اُسے قندہار کی پہلی مہم پر روانہ کیا تو وہ منشی چھجو مل کو بطور میر منشی اپنے ساتھ ہی غزنی لے گیا۔ یہاں یہ عہدہ دیوانی پر مامور ہوئے۔ اور اکثر مالی۔ انتظامی اور فوجی معاملات اُسی کی تحویل میں تھے شہزادہ تو جلد ہی واپس چلا آیا مگر چھجو مل وہیں مامور رہا اور وہاں ہی اُس نے سنہ ۱۶۵۲ء میں یا اس کے قریب وفات پائی۔

رضائے الٰہی کچھ ایسی ہی تھی کہ منشی چھجو مل کے ہاں پہلی زندگی میں کوئی اولاد زندہ نہ رہتی تھی چھوٹی عمر میں ہی بچے مر جاتے تھے۔ پچاس سال کی عمر تک اُس کا کوئی بچہ زندہ نہ رہا تھا۔ اِس لیے بڑھی عمر میں جب نند لعل پیدا ہوا۔ تو کوئی خاص خوشی نہ منائی گئی نند لعل کی جائے ولادت اور تاریخ کا کسی تسلی بخش وسیلہ سے پتہ نہیں چل سکا خاندانی کاغذات کی نایابی کی وجہ بھائی میگھراج اور بھائی رام دیال نے بھی جو اُن کے خاندان میں سے تھے اپنی تصانیف میں اِن کا کہیں ذکر نہیں کیا۔ ہاں لالہ پرمانند اروڑہ ایم اے نے اپنے ایک مضمون لائف اینڈ ورک آف بھائی نند لعل گویا[1] میں اِن کی پیدائش غزنی میں سنہ ۱۶۳۳ء میں بتائی ہے مگر یہ دونوں باتیں بیک وقت اُسی صورت میں تسلیم کی جا سکتی ہیں جب کہ منشی چھجو رام غزنی میں شہزادہ داراشکوہ کے وہاں مقرر ہونے سے کافی عرصہ پہلے گیا ہوا ہو۔ سنہ ۱۶۳۰ء میں داراشکوہ ابھی پندرہ سالہ بچہ تھا اُس کی پیدائش ۲۹ صفر سنہ ۱۰۲۴ھ مطابق ۲۰ مارچ سنہ ۱۶۱۵ء کو ہوئی تھی۔ اِس وقت تک نہ تو اُسے کابل کی صوبہ داری ہی ملی تھی اور نہ ہی قندہار کی مہم

---

[1] لالہ پرمانند نے راقم الحروف کے نام اپنے ۱۴ اکتوبر سنہ ۱۹۴۸ء کے خط میں انبالہ سے جب کہ آپ وہاں کمشنر صاحب کے دفتر کے سپرنٹنڈنٹ تھے تحریر فرمایا تھا کہ آپ نے یہ مضمون ۲۱ جنوری سنہ ۱۹۲۵ء کو پنجاب ہسٹوریکل سوسائٹی لاہور کی بیٹھک میں پڑھا۔ مگر وہ سوسائٹی کے جرنل میں شائع نہیں ہو سکا تھا۔ علاوہ ازیں آپ نے اپنے ایم اے کے امتحان کے لیے ہسٹری آف ملتان ڈیورنگ سکھ ٹائم مضمون لکھا تھا اور کچھ اور تواریخی مضامین اور کتب بھی لکھی تھیں مگر حالات کی ناموافقت کی وجہ سے چھپ نہ سکیں

کے وقت (جو چھ سال بعد سنہ ۱۶۳۹ء میں چڑھی) اُس کی غزنی میں تقرری ہوئی تھی کہ وہ منشی چھجو مل کو ساتھ وہاں لے جاتا۔ لالہ پرمانند نے اِن باتوں کا منبع نہیں بتایا جس کے بغیر انکو صحیح تسلیم کر سکنا ذرہ مشکل ہو رہا ہے۔ مگر بلا تسلی بخش اور قابل اعتبار تواریخی مواد کے خاندانی روایت کو غلط کر سکنا بھی مشکل ہے اِس لئے فی الحال یہی تسلیم کرنا ہوگا کہ منشی چھجو مل شہزادہ داراشکوہ کے ساتھ سنہ ۱۶۳۹ء میں غزنی گئے تھے اور نند لعل کی پیدائش اس سے پیشتر آگرہ میں یا کسی اور جگہ ہو چکی تھی۔ اُن کی تعلیم و تربیت ضرور غزنی میں ہوئی ہوگی کیونکہ اُن کی پہلی زندگی وہیں ہی گذری تھی۔

جوں ہی کہ نند لعل کی زندگی کے خطرہ کے ایام گذر گئے جب کہ اِس سے پہلے کے بچے لقمہ اجل ہو گئے تھے دیوان چھجو رام نے اِس کی تعلیم و تربیت کا خاطر خواہ انتظام کرنا شروع کیا۔ ایک عالم مولوی صاحب عربی اور فارسی پڑھانے کے لیئے مقرر کیئے گئے اور خود دیوان صاحب نے بھی اپنے بیٹے کی تعلیم کی طرف کافی وقت دیا۔ نند لعل ایک نہایت ذہین اور محنتی لڑکا تھا جلدی ہی پڑھ لکھ کر طاق ہو گیا۔ اِنشا پردازی اور شعر گوئی کا اُسے خاص شوق تھا جس میں اُس نے کافی مہارت حاصل کر لی۔

دیوان چھجو مل ویشنومت کے رامانندی بیراگیوں کا پیرو کار تھا۔ مگر ایسے معلوم ہوتا ہے کہ نند لعل پر ایام طفولیت سے ہی سکھ گورو صاحبان کی تعلیم کا اثر ہو گیا تھا گورو نانک کے زمانہ سے ہی افغانستان میں سکھ سنگتیں قایم تھیں اور کابل، غزنی اور قندھار میں سکھ دھرم سالائیں (گوردوارے) موجود تھیں۔ جہاں سکھ سنگتیں صبح و شام جمع ہو کر گورو صاحبان کے شبدوں کا کیرتن کرتیں اور اُن کی تعلیم کی اشاعت کرتیں تھیں۔ گورو ارجن اور گورو ہرگوبند کے زمانہ میں بقول مصنف کتاب دبستان مذاہب شمالی ہندوستان اور افغانستان وغیرہ میں جہاں کہیں بھی وہ گیا ایسے شہر بہت ہی کم تھے جہاں کہ سکھ نہ ہوں۔ افغانستان اور عراق عرب سے سکھ اکثر گھوڑوں کی تجارت کرتے تھے۔ چنانچہ سکھ گورو صاحبان کی

تعلیم اور سکھوں کی مذہبی زندگی سے متاثر ہو کر بارہ سال کی عمر میں جیسے کہ اُن کے خاندان میں ایک روائیت ہے۔ نند لعل نے اپنے والد کے اصرار کے باوجود خاندانی بیراگی گورو کے ہاتھوں تلسی کی کنٹھی پہننے سے انکار کر دیا۔ اور ایشور کے نام کی ایسی مالا پہنائے جانے کی خواہش کی جو کبھی نہ ٹوٹے۔ اور جو زندگی کی راحت میں مددگار ہو۔ یہ روایت گورو نانک کے عہد طفولیت میں پنڈت ہردیال سے جنیو پہننے سے انکار سے مشابہت رکھتی ہے۔

نند لعل کی عمر سولہ سترہ سال کی ہوگی کہ والدہ داغ مفارقت دے گئیں۔ دو سال بعد والد کا سایہ بھی سر سے اُٹھ گیا۔ اپنے مضمون میں لالہ برمانند نے دیوان چھجو مل کی وفات کی تاریخ ۱۶۵۲ء دی ہے۔ جو ہو سکتا ہے درست ہو۔ اس سے نند لعل کے سر پر مصائب کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ عام رواج کے مطابق نند لعل نے حکومت کے کاروبار میں اپنے والد کی جگہ پر تعینات ہونے کی کوشش کی۔ مگر اُنکے والد کا سرپرست شاہزادہ دارا شکوہ غزنی سے جا چکا تھا (اور قندھار کی تیسری مہم کا جو فروری ۱۶۵۳ء میں لاہور سے روانہ ہوئی غالباً نند لعل کو پتہ نہیں تھا) نیا حاکم دیوان چھجو مل کی خدمات سرکار اور نند لعل کی علمی لیاقت سے ناواقف تھا اس لیے اُس نے ان کی طرف خاص توجہ نہ دی اور انھیں ایک نوعمر اور عام آدمی کی طرح ایک معمولی منشی کی جگہ پیش کی نند لعل کی غیور طبیعت نے اُسے حکومت غزنی کے دفتر میں جہاں کہ اُن کے والد ارکانِ سلطنت کے صدر رہ چکے تھے ایک معمولی منشی کے طور پر کام کرنے کی اجازت نہ دی۔ اب وہ ایک غیر ملک میں بے یارو مددگار سے ہو گئے۔ اُس کے دو اور چھوٹے بھائی تھے جو ابھی بچے ہی تھے۔ اُن کی پرورش اور تعلیم و تربیت کی ذمہ داری بھی نند لعل پر ہی تھی۔ نند لعل نے محسوس کیا کہ شہر غزنی میں اُس کے لیے خاندان کی پرانی شان و شوکت کو قایم رکھ سکنا ممکن نہیں ہوگا۔ اور اُس کے بغیر وہاں رہنا مشکل ہوگا۔ اس لئے انھوں نے وہاں سے ہندوستان کی طرف ہجرت کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

غزنی میں اُن کے والد دیوان چھجو رام کافی جائداد اور روپیہ چھوڑ گئے تھے مگر روپیہ بکھرا ہوا تھا چنانچہ اُنھوں نے اپنی تمام جائداد فروخت کر دی اور اُسے نقدی میں جلد از جلد تبدیل کر کے اپنے دو چھوٹے بھائیوں اور دو افغان خادموں سمیت ملتان کو جانے والے ایک قافلہ میں شامل ہو گئے۔ عرصہ دراز سے ملتان ہندوستان کے مشہور و معروف شہروں میں سے تھا۔ اِس کی مشہوری سیاسی اور مذہبی باتوں تک ہی محدود نہ تھی بلکہ یہ افغانستان۔ ایران۔ بلوچستان اور ہندوستان کے درمیان تجارت کا ایک اعلیٰ مرکز بھی تھا جس کی وجہ سے پنجاب اور دہلی کے تاجروں کا ایک خاص مسکن بن گیا تھا جوں ہی کہ آپ کا قافلہ یہاں پہونچا اور شہر کے ہندو کھتریوں سے آپ کا راہ و ربط بڑھا آپ نے یہاں ہی ٹھیرنے کا فیصلہ کر لیا۔ دہلی دروازہ کے باہر شہر کے متمول کھتریوں کے مکانات تھے۔ نند لعل نے بھی اُن کے پڑوس ہی میں جگہ لے کر رہنا شروع کر دیا اور تھوڑے عرصہ میں اپنے مکانات بنوا لیے۔ آہستہ آہستہ کچھ اور لوگ بھی یہاں آکر آباد ہوئے جس سے وہاں ایک اچھا خاصہ محلہ آباد ہو گیا۔ یہاں ہی ملتان میں آپ کی شادی ہوئی۔ آپ کے سسرال والے سکھ دھرم کے پیرو تھے جس سے آپ کے گھر میں سکھ دھرم کی عقیدت اور بھی مضبوط ہو گئی۔

نند لعل کے افغان خادم جو کہ غزنی سے آپ کے ہمراہ آئے اور وہیں ٹھیر گئے تھے۔ اُنھیں آغا یعنی آقا کہہ کر مخاطب کرتے تھے جس سے اِس نئی جگہ میں وہ آغا کے نام سے ہی مشہور ہو گئے اور یہ نئی آبادی بھی آغا پورہ کہلانے لگی۔ سر ایڈورڈ میکلیگن کا خیال ہے کہ غالباً بھائی نند لعل کے آنے سے کافی عرصہ پہلے ہی مغل امرا آغاؤں کا مسکن ہونے کی وجہ سے یہ آبادی آغا پورہ کہلاتی تھی لیکن یہ خیال قرین قیاس معلوم نہیں ہوتا کیونکہ اول تو آغا مغل امرا کا خطاب نہیں ہوتا تھا دوسرے لفظ پورہ کا اضافہ ہندوانہ اثر و خیال کا مظہر ہے۔ بھائی سیگھراج اپنی تصنیف پریم بھاداڑی میں لکھتے ہیں کہ اس جگہ کا

پہلے اگم پورہ ہوتا تھا جو بگڑ کر آغا پورہ ہو گیا۔ کچھ بھی ہو جب تک کوئی خاص قابل اعتبار تواریخی شہادت میسر نہیں ہوتی۔ اس نام کی اصلیت پردہ راز میں ہی رہیگی۔

لالہ پرمانند صاحب ایم۔ اے۔ مرحوم۔ اپنی تصنیف لائف اینڈ ورک آف بھائی نند لعل گویا میں لکھتے ہیں کہ منشی نند لعل کی تصنیف دستور انشاء تواریخ ملتان و پنجاب کے متعلق ایک بیش بہا خزانہ ہے اور اُس وقت کے واقعات کی جو تفاصیل اس نادر کتاب میں دی ہوئی ہیں وہ اور کہیں میسر نہیں وہ نہ صرف ملک کے سیاسی اور سماجی معاملات پر ہی روشنی ڈالتی ہیں بلکہ خود منشی نند لعل کی زندگی کے نشیب و فراز کا بھی ہو بہو نقشہ ہمارے سامنے پیش کرتی ہیں کہ وہ کیسے ۱۶۵۲ء میں فارسی اور عربی زبانوں میں اپنی لیاقت و مہارت کے وسیلہ نواب وصاف خاں حاکم ملتان کے دفتر میں منشی گری پر مقرر ہوئے۔ نواب وصاف خاں آپ کے والد دیوان چھجو مل کے ایک مدت سے واقف تھے مگر آپ کی سب سے بڑی سفارش آپ کی محنت اور ایمان داری تھی جس سے کہ آپ جلدی ہی میر منشی مقرر ہو گئے۔ بعدہٗ آپ بھکر کے قلعدار اور فوجدار بنائے گئے جہاں کہ آپ کے نام زمینداران علاقہ سے پانچ ہزار روپیہ پیشگی یا قرضہ جمع کر کے ارسال کرنے کے لئے پروانہ جاری ہوا۔ اِس پروانہ کی آپ نے خاطر خواہ تعمیل کر دی۔ اس کے بعد آپ کو دینا پور۔ کہروڑ فتح پور اور پرگنہ محی الدین پورہ کا منتظم مقرر کیا گیا مگر سب سے اہم عہدہ جس پر کہ آپ ملتان میں متمکن ہوئے وہ نائب صوبیداری کا تھا۔ لیکن دستور الانشاء سے اس بات کا پتہ نہیں چلتا کہ آپ کتنے عرصہ ملتان کے نائب صوبیدار رہے۔

دستور الانشاء میں بھائی نند لعل کی فوجی خدمات کا بھی ذکر آتا ہے۔ درہ سلطان سرور کے اِردگرد پہاڑیوں میں شاہو نامی ایک راہزن نے تقریباً سات ہزار فوج جمع کر رکھی تھی اور ملک میں شورش برپا کی ہوئی تھی منشی نند لعل ایک جرار فوج کے ساتھ شاہو کی

سرکوبی کے لئے تعینات ہوئے۔ آپ نے اپنی فوجی لیاقت اور بہادری کے وہ جوہر دکھائے کہ شاہو کو میدانِ جنگ میں شکست ہوئی اور اُس کے تین ہزار لڑاکے سپاہی کھیت رہے۔ باقی یا تو بھاگ کر روپوش ہو گئے یا قید کر لئے گئے۔ خود شاہو بھی گرفتار کر لیا گیا اور تمام پہاڑی زمینداروں سے مچلکہ جات۔ لئے گئے کہ وہ ایران اور دیگر ممالک سے آنے والے قافلوں کے راستہ میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں کریں گے جس سے اُمید بندھ گئی کہ ہندوستان اور دوسرے ممالک کے باہمی تجارتی اور سیاسی تعلقات خوشگوار ہو جاویں گے۔ اس طرح تیس سے زیادہ سال منشی نند لال مختلف عہدوں پر مغلیہ حکومت کے وفادار خدمت گذار رہے۔ انھیں شاہزادہ اعظم اور شاہزادہ محمد اکبر (سنہ ۱۶۷۸۰۷۹ء) کی ملازمت کا شرف بھی حاصل تھا۔

مگر قدرت کو نند لعل کی زندگی میں ایک اہم تبدیلی منظور تھی۔ شاہنشاہ اورنگ زیب کے عہد میں منشی نند لعل کو کسی وجہ سے مُلازمت سے علیحدہ کر دیا گیا۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ اُن کے والد منشی چھجو مل عزنی بیں شہزادہ دارا شکوہ کے منظور نظر رہ چکے تھے۔ اُنھوں نے اپنی بحالی کے لئے ہر چند کوشش کی مگر کامیابی نصیب نہ ہوئی۔ اُنھوں نے کچھ عرصہ کے لئے گوشہ نشینی اختیار کر لی اور اپنا وقت سکھ مذہبی کُتب کے مطالعہ میں صرف کرنا شروع کر دیا۔ یہ وہ وقت تھا جبکہ گورو نانک جیسا کی گدّی پر سکھوں کے آخری گورو گورو گوبند سنگھ جی رونق افروز تھے آپ کے دینی و دُنیوی نظام اور علمی کمال و قدردانی نے ایک دُنیا کو محوِ حیرت کر رکھا تھا۔ اور آپ کی عقیدت میں بن رہی سکھوں کی ایک نئی قوم اور آپ کے دِن بدن بڑھ رہے جاہ و جلال سے مُغلیہ حکمرانوں کے دِل دہل رہے تھے۔ رحمتِ الٰہی سے منشی نند لعل کے دِل میں گورو کے دیدار کے لئے ایک تڑپ سی پیدا ہوئی اور وہ اپنے بیوی بچوں کی آسائش کا خاطر خواہ انتظام کر کے مُلتان سے چل دیئے۔ لاہور میں چند روز قیام کر کے امرتسر پہونچے۔ سری دربار صاحب کے درشن

کر گئے آپ آنند پور ماکھووال ضلع ہوشیار پور کو روانہ ہوئے جہاں کہ اُن دنوں گورو گوبند سنگھ جی مقیم تھے۔ بادشاہ درویش و بے کساں را یار گورو گوبند سنگھ کے دیدار فرحت آثار سے نند لعل کچھ ایسے گرویدۂ عقیدت ہوئے کہ ہمیشہ کے لئے خاکبوس پائے گورو گوبند سنگھ ہو گئے۔

آنند پور سے آپ آگرہ گئے۔ غالباً اِن دنوں ہی شہزادہ معظم نے جو شروع ۱۶۹۵ء میں قید سے رہا ہو کر ماہ مئی کے آخر میں صوبیدار آگرہ مقرر ہُوا تھا آپ کو اپنی مُلازمت میں لے لیا۔ مگر قدرت کو بھائی نند لعل کا زیادہ دیر تک آگرہ میں ٹھہرنا منظور نہ تھا۔ ایک موقع پر اورنگ زیب بادشاہ نے مجلس علمائے دینِ اسلام میں اُن سے قرآن مجید کی ایک آیت کی تفسیر کرنے کو کہا۔ کئی ایک نے کوشش کی مگر اتفاق سے کوئی عالم بھی بادشاہ کی تسلّی نہ کر سکا۔ شہزادہ معظم وہاں موجود تھا۔ اُس نے بادشاہ سے کچھ مُہلت چاہی تاکہ وہ اُس آیت کی تفسیر اور مشکل کا حل سوچ سکے۔ دورانِ مُہلت شہزادہ نے کئی عُلما کے علاوہ بھائی نند لعل سے بھی خواہش ظاہر کی کہ وہ بھی اس کے معانی و مطالب پر غور کریں۔ چنانچہ بھائی صاحب کا حل شہزادہ کو بہت پسند آیا۔ اور جب معینہ وقت پر شہزادہ نے بادشاہ سے یہ حل عرض کیا تو اُس کی تسلّی ہو گئی اور وہ بہت خوش ہُوا۔ اُس کو جب یہ پتہ چلا کہ درصل یہ حل شہزادہ کے مُنشی بھائی نند لعل نے کیا ہے تو اُسے بلا کر انعام لائقہ سے سرفراز کیا۔ گفتگو کے دوران میں بادشاہ نے شاہزادہ سے فرمایا کہ جائے حیرت ہے کہ ایسا عالم اور فاضل شخص ابھی تک دینِ اسلام سے مشرف نہیں ہوا۔ شاہنشاہ اورنگ زیب کے اِس فرمان کے بعد بھائی نند لعل کے لئے صرف دو ہی راستے تھے یا دین اسلام قبول کر لیں یا زندگی لے کر کسی محفوظ جگہ کی طرف بھاگ نکلیں دین اسلام قبول کرنے کا تو اُسے خیال بھی نہیں آ سکتا تھا وہ دائم و پایندہ ' مُرشد الدارین ' و جان و دل را راح ،

گورو گوبند سنگھ کے حلقۂ عقیدت میں شامل ہو کر سکھ ہو چکا تھا۔ کوئی ڈر اور لالچ اُس میں لغزش پیدا نہ کر سکتا تھا۔ اُسے مرہم ہر رنج' دبے کساں' رایار گورو گوبند سنگھ' پر مکمل یقین تھا۔ اُس نے آنند پور میں پہنچ جانے کا فیصلہ کر لیا اور موقع پاتے ہی آگرہ سے لاہور آ پہونچا۔ یہاں اُن کا ایک شاگرد غیاث الدین جو آگرہ میں بطور داروغہ ملازم تھا ایک ماہ کی رخصت لے کر اُن سے آملا اور دونو آنند پور میں گورو گوبند سنگھ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ چند دنوں کے بعد غیاث الدین واپس چلا گیا مگر بھائی صاحب وہیں ٹھہر گئے۔

تواریخ عالم میں گورو گوبند سنگھ صرف بطور روحانی اور جنگجو مذہبی رہنما ہی مشہور نہیں۔ وہ اپنے زمانہ کے ایک عالم و شاعر اور علم و ادب کے قدردان و سرپرست تھے اور اُس وقت کے ہندوستان میں آنند پور کے سوا اور کوئی ایسی جگہ نظر نہیں آتی کہ جہاں بیک وقت اتنے اہل علم و قلم جمع ہوں۔ پنجابی برج بھاشا و فارسی وغیرہ زبانوں کے نامور شعرا جن کی تعداد تواریخ نگاروں نے باون تک دی ہے گورو گوبند سنگھ کے ادبی دربار کے رُکن تھے۔ جنھوں نے کہ ان زبانوں میں سے اپنے کلام کے علاوہ پنجابی علمی خزانہ کو بھرپور کرنے کے لئے غیر زبانوں سے مختلف علوم کی کتب کے ترجمے کئے اس سلسلہ میں جب ہم دسم گرنتھ میں شامل خود گورو صاحب کے اپنی تصنیف کی طرف نظر کرتے ہیں تو دنگ رہ جاتے ہیں۔ جس روحانی اور مذہبی تحریک کے رہنماؤں کی پچھلے سو سال سے مغلوں جیسی زبردست حکومت خون کی پیاسی ہو رہی ہو، جس رہنما کے پانچ پیشرو حکومت کے خاص نشانۂ عتاب رہے ہوں اور دو بیگناہ بزرگ شاہانِ وقت کے حکم سے شہید کر دئے گئے ہوں۔ مقامی مغل حاکمان ہی نہیں بلکہ ارد گرد کے ہندو راجگان بھی جس کے دشمن ہو رہے ہوں جس کو اوائل عمر سے ہی خطرۂ جان و عزت کی دف سنائی دیتی رہی ہو اور جسے اپنے جان و ایمان کی حفاظت کے لئے میں

سال کے عرصہ میں چودہ لڑائیاں لڑنی پڑی ہوں اور آخر جسے چالیس سال کی چھوٹی عمر میں جان تک قربان کرنی پڑی ہو۔ اس کا برج بھاشا اور پنجابی میں اس قدر لٹریچر پیدا کر سکنا ایک غیر معمولی کرشمہ ہے۔ مگر اُس سے زیادہ حیران کُن کرشمہ جو گورو گوبند سنگھ نے کر دکھایا وہ تھا خالصہ کا تصور اور ظہور۔ صدیوں سے متعدد ذاتوں میں منتشر ہندو قوم کے رذیل و ذلیل لوگوں میں سے بیک چشم زدن ایک ایسی نئی جاندار غیرت مند اور حب الوطن جماعت کا پیدا کر دینا جس نے پچاس سال کے قلیل عرصہ میں نہ صرف شمالی ہندوستان سے جابر حکمران مغلیہ کی صفیں لپیٹ کر رکھ دیں بلکہ مغرب سے آنے والے حملہ آوروں کے ہمیشہ کے لئے مُنہ موڑ دیئے اور سینکڑوں سالوں کے بعد خطۂ پنجاب کو پھر سے آزادی کا مُنہ دکھلایا اور جلدی ہی اس کی حدود سندھ سے لیکر تبت اور چین تک اور افغانستان کے دروں سے لیکر دہلی سے جا لگرائیں۔ پنجاب کی یہ وسعت جو خالصہ نے اپنے وقت اٹھارویں و اُنیسویں صدیوں میں قایم کر دیں وہ تواریخ ہند میں نہ اُن سے پہلے کبھی تھی اور نہ شاید مستقبل میں کبھی ہو۔

اصل بات تو یہ ہے کہ جغرافیائی اور تواریخی نقطہ سے پنجاب کی یہ کھنچی ہے ہی صرف گورو گوبند سنگھ کے خالصہ کی بخشش جو انھوں نے اہل ہند کو کی اور جس کے لئے ہمیں اُن کا مشکور و ممنون ہونا چاہیے۔ اس خالصہ کے ظہور اور اُن کی پہلی شان و شوکت کو بھائی نند لعل نے بچشم خود دیکھا معلوم ہوتا ہے اسی لیئے انھوں نے خالصہ کی تعریف اور اُن کے فرائض کا جو کہ اپنی تصنیف تنخواہ نامہ کے آخیر میں کیا ہے ایک مُنہ بولتی تصویر ہے۔

جیسے ہم نے صفحہ ۱۲ پر ذکر کیا ہے بھائی نند لعل کو شروع سے ہی شعر گوئی کا شوق تھا اور زمانۂ تعلیم میں ہی اس فن میں انھوں نے کافی مہارت حاصل کر لی تھی۔ سکھ مذہب کی کتب کے مطالعہ سے اُن کا رُجحان رُخ گورو بھگتی اور عشق الٰہی کی طرف ہو گیا تھا۔

مگر آنند پور کے روحانی اور ادبی ماحول میں بھائی نند لعل کی کایا ہی پلٹ گئی۔ گورو گوبند سنگھ کے نورانی دیدار و الٰہی ہدایت کے زیر اثر بھائی نند لعل کے روحانی در کھل گئے۔ عشق الٰہی کا سمندر امنڈ آیا اور بھگتی بھرپور نظم کی صورت میں بہ نکلی۔ چنانچہ آنند پور میں آپ نے جو پہلی تصنیف اپنے ربی پیشوا کی نذر کی وہ بندگی نامہ تھی۔ گورو صاحب نے اس کو بوقت شام بطور کتھا سنانے کا حکم دیا۔ جسے سن کر حاضرین بہت خوش ہوئے۔ اس کے خاتمہ پر گورو صاحب نے بھائی نند لعل کی لیاقت پر ہزار تحسین و آفرین کہی اور اپنی قلم مبارک سے آخیر میں یہ شعر لکھ کر فرمایا کہ اس نسخہ کا نام زندگی نامہ زیادہ موزوں ہے۔

زِ آب جواں پُر شدہ چون جامِ او
زندگی نامہ شدہ زاں نامِ او

گورو صاحب نے آپ کو عہدہ دیوانی پر مامور کرنا چاہا۔ مگر بھائی صاحب نے لنگر کی سیوا کو سب سے برترین خدمت سمجھا۔ آنند پور میں جس قدر ڈیرے تھے سب کے ہاں لنگر ہوتا تھا اسی طرح بھائی نند لعل کے ڈیرہ میں بھی لنگر قایم ہو گیا جہاں کہ محتاج اور ضرورت مندوں کو ہر وقت خوراک تیار ملتی تھی اور خدمت گذاری کے لئے خود بھائی صاحب حاضر رہتے تھے۔ ایک دفعہ سکھوں میں ہو رہی بحث کو سن کر کہ فلاں ڈیرہ کے لنگر میں اچھی خدمت ہوتی ہے اور کوئی کہتا کہ فلاں میں۔ گورو صاحب بھیس بدل کر یکے بعد دیگرے تمام ڈیروں میں پہونچے اور دیکھا کہ بھائی نند لعل کے ڈیرہ میں ہی ہر وقت کھانا تیار ملتا ہے جو کچھ موجود ہوتا ہے حاضر کر دیتے ہیں اور کبھی انکار نہیں کرتے۔

بھائی نند لعل کو آنند پور میں قیام کیے ہوئے جب کچھ عرصہ گذرا تو ملتان سے ان کے اہل و اطفال کی خیریت کی خبر لے کر قاصد پہونچا۔ جب گورو صاحب کو پتہ لگا کہ ان کی اہلیہ اور دو لڑکے ملتان میں اپنے ننھیال کے پاس رہتے ہیں تو آپ نے بھائی صاحب

سے فرمایا کہ اگر آپ کو منظور ہو تو ہم آپ کے بچوں کی تعظیم و تکریم کے لئے سکھ سنگتوں کے نام حکم نامے لکھ دیتے ہیں اور نیز یہ بھی لکھ دیتے ہیں کہ یہاں ہمارے دربار کی بجائے جو نذر آپ کے بچوں کو بھینٹ ہوگی وہ بھی شرفِ قبولیت حاصل کرے گی مگر بھائی نند لعل نے مؤدبانہ اِلتجا کی کہ بندہ اور اُس کا خاندان عرصہ دراز سے مُلازم پیشہ ہے اور شاہزادگان شاہی اور نوابانِ حکومت کے دیوان رہ چکے ہیں۔ آپ کی نظرِ عنایت سے اچھا گذارہ ہو رہا ہے۔ نذر بھینٹ سے مفت خوری کی عادت پڑ جانے سے میں اپنی اولاد کو بچائے رکھنے کے لیے عرض گو ہوں۔ حضور دُعا دیں اور طاقت بخشیں کہ میرا خاندان نیک کمائی سے روزی پیدا کرتا ہے۔ گورو صاحب یہ سُن کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا دھن بھائی۔ دھن بھائی صاحب (مُبارک ہو برادر مُبارک ہو)۔ اِنہی ایام میں ۱۶۹۷ء کے قریب ایک اور عالم شاعر کنور سین ابنِ کیشوداس بندیلکھنڈی اورنگزیب بادشاہ سے ڈر کر گورو گوبند سنگھ جی کے پاس پناہ کے لئے آپہونچا۔ گورو صاحب نے اُسے بھی اراکین دربار میں شامل کر لیا اور معقول تنخواہ مقرر کر دی۔ چنانچہ آنند پور میں بھائی نند لعل کے دورانِ قیام ایک بڑی تعداد علمأ و شعرا کی موجود تھی جو گورو صاحب کی بندہ پروری اور قدر دانی سے فیضیاب ہو رہی تھی۔ مگر جو اُنس و عقیدت بھائی نند لعل کے دِل میں گورو گوبند سنگھ کی ذاتِ مُبارک اور سکھ مذہب کی تعلیم رُوحانی سے پیدا ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اور جس طرح سکھ دھرم اور خالصہ کی سپرٹ کو وہ سمجھ سکے بہت کم علماء کو نصیب ہوئی۔ اس بیان کی صحت کے لئے آپ کی تصانیف شاہد ہیں۔ جو کہ آپ کے جذبات کی صحیح ترجمانی کرتی ہیں۔ گورو گوبند سنگھ جی کی بھی آپ پر خاص نظرِ عنایت تھی۔ وہ اُن کو بھائی صاحب کہہ کر مخاطب کرتے اور اُن کے کلام کی دربار میں اکثر کتھا ہوتی تھی اور حاضرینِ دربار کے سوالات کے جواب دینے کے لئے اکثر آپ سے ہی فرمائش کی جاتی تھی۔ چنانچہ اب تک بھی سکھ گوردواروں میں اور خاص کر

ہری دربار صاحب امرتسر میں. گوربانی اور بھائی گورداس کے کلام کے علاوہ صرف بھائی نند لعل کے اشعار کے کیرتن کی ہی اجازت ہے. سکھ جگت میں یہ ایک لاثانی عزت اور درجہ ہے جو بھائی گورداس کے بعد صرف انھیں ہی نصیب ہوا ہے۔

بھائی نند لعل دسمبر ۱۷۰۴ء تک گورو کے دربار میں آنند پور مقیم رہے اور معلوم ہوتا ہے کہ آنند پور کے محاصرہ کی وجہ سے جب گورو صاحب کو اپنی جائے سکونت چھوڑنے پر مجبور ہونا پڑا تو تمام شیرازہ بکھر گیا. سرسہ ندی کے کنارہ سے خاندان کے افراد علیحدہ علیحدہ ہو گئے اور اکثر سکھ منتشر ہو گئے تو بھائی نند لعل بھی علیحدہ ہو گئے۔ ۱۷۰۵ء۔۱۷۰۶ء میں آپ کہاں رہے اس کے متعلق کچھ پتہ نہیں چل سکا. ہاں اورنگ زیب کی وفات کے بعد جو شروع ۱۷۰۷ء میں ہوئی آپ پھر سے اپنے سابق آقا شہزادہ معظم شاہ عالم کی خدمت میں پہنچ گئے جو شاہ عالم بہادر شاہ بادشاہ کے لقب سے دہلی کے تخت پر متمکن ہوا۔ دوسری طرف بہادر شاہ کا بھائی شہزادہ اعظم بھی تختِ مغلیہ کا دعوے کر رہا تھا اور دکن سے ایک جرار فوج کے ساتھ دہلی کی طرف بڑھا آرہا تھا۔ اس وقت بہادر شاہ کا دل دہل رہا تھا کہ کہیں اعظم کے ساتھ جنگ میں شکست ہی نہ ہو جائے. اتفاق سے اس وقت گورو گوبند سنگھ دکن کی طرف کے سفر کا خیال چھوڑ کر راجپوتانہ سے جہاں کہ بگھور کے نزدیک انھیں بادشاہ اورنگ زیب کی موت کی خبر مل گئی تھی. جسے ملنے کے لئے انھوں نے یہ سفر اختیار کیا تھا. واپس پنجاب کی طرف آرہے تھے. آپ شاہ جہان آباد دہلی کے نزدیک تھے کہ بہادر شاہ کی طرف سے بھائی نند لعل مدد کے لئے گورو صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے. اس وقت عام انسان گورو صاحب کے نہایت ہمدردانہ رویہ کو دیکھ کر محوِ حیرت رہ جاتا ہے. شاہزادہ معظم کے باپ دادا گورو گوبند سنگھ اُن کے بزرگوں اور سکھوں کی مذہبی تحریک کے بدترین مخالف رہ چکے تھے اور اُن کے جانی دشمن تھے. معظم کے پردادا بادشاہ جہانگیر نے

گورو گوبند سنگھ کے پردادا گورو ارجن کو طرح طرح سے اذیت دے کر شہید کر دیا تھا۔ بادشاہ شاہ جہاں کے زمانہ میں، گورو ہرگوبند کے خلاف چار دفعہ مغلیہ فوج نے چڑھائی کی گو انہیں منہ کی کھانی پڑی۔ بادشاہ اورنگ زیب نے ہفتم گورو ہر رائے کو دہلی بلانے کی کوشش کی اور ان کی وفات کے بعد ان کے جانشین گورو ہرکرشن کو بلا بھیجا جہاں انکی وفات ہوگئی۔ گورو گوبند سنگھ کے والد نہم گورو تیغ بہادر کو دہلی میں سربازار چاندنی چوک میں بادشاہ اورنگ زیب کے حکم سے قتل کر دیا۔ خود گورو بند سنگھ کی ساری عمر بادشاہ کے زیر عتاب گذری اور متعدد دفعہ انہیں افواج مغلیہ کا سامنا کرنا پڑا۔ آخر ان کا مسکن آنندپور تباہ و برباد کر دیا گیا۔ تمام جائداد لٹ گئی۔ قلمی نسخ کا بے بہا علمی خزانہ تباہ ہوگیا۔ دو بچے جنگ چمکور میں مارے گئے اور دو سرہند میں زندہ دیواروں میں چنوائے اور قتل کر دئے گئے اور وہیں آپ کی بزرگ والدہ صدمہ قتل سے لقمہ اجل ہوگئیں اور خود گورو صاحب کو بحالت بے سروسامانی طرح طرح کے مصائب جھیلنے پڑے۔ مگر واہ رے گورو گوبند سنگھ عجب تھا آپ کا عرشی نقطہ نگاہ کہ بدیں صورت بھی آپ نے اپنے دل و دماغ کا توازن متوازی رکھا اور غم و غصہ یا بدلے کی بھڑک سے بالاتر ہو کر شہزادہ کے باپ دادا کے مظالم کا بدلہ اورنگ زیب کے مصیبت زدہ بیٹے سے لینے کی بجائے اس کی حق رسائی کے لئے مدد کا وعدہ کر دیا اور ۸ ر جون ۱۷۰۷ء کو جاجو کے مقام پر ہوئی جنگ برادران میں تخت شاہی کے صحیح وارث شہزادہ معظم (شاہ عالم بہادر شاہ) کی مدد کے لئے اپنے دو تین سو نیزہ دار جانباز بھیج دیے۔ چنانچہ یہ شعر گورو گوبند سنگھ پر عین صادق آتا ہے۔

کفر است در طریقتِ ما کینہ داشتن

آئینِ ماست سینہ چو آئینہ داشتن

فضلِ الٰہی سے فتح شہزادہ معظم شاہ عالم کی ہوئی اور وہ اورنگ زیب کے تخت کا

وارث بن گیا۔ شکرانہ کے طور بادشاہ بہادر شاہ نے گورو گوبند سنگھ کو ۲۳ جولائی ۱۷۰۷ء کو دربار شاہی میں ملاقات کے لیے باہر آنے کی خاص اجازت دی۔ اور ساٹھ ہزار روپیہ کی مالیت کی مرصع دھگدھگی۔ کلغی اور سروپا وغیرہ کی خلعت خاص پیش کی اور ایک مذہبی رہنما کی حیثیت میں انھیں اجازت دیدی کہ وہ خلعت کو وہاں پہننے کی بجائے اپنے آدمی کے ہاتھوں اٹھوا لے جائیں۔ اسی سال کے آخر ماہ نومبر میں بادشاہ نے راجپوتانہ کی طرف کچھواہوں کے خلاف مہم پر جانے کا ارادہ کیا مگر چونکہ دکن سے اس کے چھوٹے بھائی کام بخش کی بغاوت کی خبریں آنی شروع ہوگئیں اس لیے اسے فوراً اس پر روانہ ہونا پڑا۔ اس وقت تک گورو صاحب اور بادشاہ کے درمیان چل رہی گفت و شنید کسی فیصلہ کن نتیجہ پر نہ پہونچی تھی اس لیے گورو صاحب بھی بادشاہ کے ساتھ ہی دکن کو چل دیئے۔ تاکہ موقعہ بموقعہ بات چیت جاری رہ سکے۔

جب بادشاہی کیمپ شروع ماہ ستمبر ۱۷۰۸ء کو ننڈیڑ کے مقام پر پہونچا اور وہاں موقعہ پاکر گورو صاحب مادھوداس بیراگی کے ڈیرہ پر تشریف لے گئے تو اُن کے ہمراہیان نے وہاں نزدیک ہی ایک کھلی جگہ میں گوشت پکانا شروع کر دیا۔ اس سے مادھوداس کے ڈیرہ اور شہر ننڈیڑ کے ہندوؤں میں ایک ہیجان سا برپا ہو گیا۔ اتفاق سے اس روز ۳ ستمبر کو سورج گرہن تھا اور اماوس بھی۔ یہ دونوں دن ہندوؤں میں خاص مبارک سمجھے جاتے ہیں۔ مگر سکھ انھیں نظام شمسی میں گردشِ سیارگان کا ایک قدرتی کام ہی سمجھتے تھے اور گورو صاحبان کی تعلیم کے زیرِ اثر اُن کے مبارک یا نامبارک ہونے کے وہم سے مبرا ہو چکے تھے۔ اگرچہ جب ننڈیڑ کے ہندوؤں نے بہادر شاہ بادشاہ کے پاس شکایت کی۔ اور بادشاہ نے موقعہ پر جاکر حالات کا جایزہ لیا تو استغاثہ کے بے معنی ہونے کی وجہ سے مستغیثان کو نادم ہونا پڑا۔

اِس واقعہ کا ذکر کرتا ہوا ٹھاڈی (مطرب) نند لعل اپنی ہمعصر تصنیف، امرنامہ میں بھائی نند لعل کی بادشاہ کے ہمراہ موجودگی کے متعلق لکھتا ہے کہ

زور رائے سلطان بُدہ نند لعل
شدہ ہمرہِ شاہِ والا کمال

یہ اس بات کی شاہد ہے کہ بھائی صاحب اُس وقت بادشاہ بہادر شاہ کے ایک معزز رکن کی صورت میں اُس کے ہم رکاب اُردوے شاہی میں موجود تھے۔

لالہ پرمانند اروڑہ اپنے متذکرہ بالا مضمون میں لکھتے ہیں کہ چونکہ بھائی صاحب کے خطوط مندرجہ دستور الانشا میں تخت نشینی فرخ سیر بادشاہ کا ذکر آتا ہے اِس لیئے یہ بات بلا شک و شبہ کہی جا سکتی ہے کہ آپ ۱۷۱۳ء تک قیدِ حیات میں تھے۔ مگر آپ کب دکن سے پنجاب واپس لوٹے اور وہاں سے کب اور کن حالات میں اپنے گھر مُلتان پہونچے کسی قابلِ اعتبار تواریخی دستاویز کی غیر حاضری میں وثوق کے ساتھ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ ہاں قیاس یہی ہے کہ دکن کی مہم سے واپسی پر بہادر شاہ بادشاہ کو اجمیر کے نزدیک پنجاب میں بندہ سنگھ بہادر کی فتوحات کی خبریں ملنے پر جب بادشاہ سیدھا پنجاب کی طرف آیا تو بھائی نند لعل بھی ۱۷۱۰ء میں شاہی کیمپ کے ساتھ ہی پنجاب کو آ گئے اور بادشاہ کی وفات کے بعد یا کچھ عرصہ پہلے ۱۷۱۲ء میں مُلتان چلے گئے اور وہیں اُن کی وفات ہُوئی۔

مُلتان پہنچ کر بھائی صاحب نے اپنی زندگی کے آخری ایام خلق خدا کی خدمت میں صرف کیئے۔ اور اہالیان شہر کی ضرورت کو محسوس کر کے ایک بلند پایہ کی تعلیمی درسگاہ جاری کی جہاں بلا امتیاز مذہب و ملت اہلِ اِسلام و اہلِ ہنود کے لئے فارسی اور عربی کی اِبتدائی تعلیم سے لیکر اُس زمانہ کے رائج تمام علوم کی اعلےٰ سے اعلےٰ درجہ کی تعلیم کا اِنتظام کیا گیا۔ خود بھائی نند لعل معلم اعلےٰ کے فرائض اُدا کرتے،

اور بڑے شوق اور محبت سے ہر طالب علم کی دینی اور دنیوی مسایل کی تفسیر میں بھائی
اور مشکل کشائی کرتے۔ لالہ پرمانند کے بیان کے مطابق اس تعلیمی درسگاہ کا کام آپ کی زندگی
کے بعد بھی جاری رہا اور آپ کی اولاد ۱۸۴۹ء میں ملتان میں انگریزی عملداری ہو جانے کے
کافی عرصہ بعد تک بھی اس کی سرپرستی اور نگرانی کرتی رہی چنانچہ بیسوی صدی کے شروع
تک ایسے سفید ریش بزرگ موجود تھے جو سڑک پر گزرتے ہوئے اس مدرسہ کی بوسیدہ
عمارت کے سڑک کی طرف کے اس کمرہ کی ایک کھڑکی کے سامنے سر تسلیم خم کرتے تھے
جہاں کہ عہد طفولیت میں اُنھوں نے اس خاندان کے بزرگ بھائی جسرام سے تعلیم پائی تھی

بھائی نند لعل کی تصانیف

جیسے بھائی نند لعل کی تصانیف کے مضامین اور اُنکی طرز تحریر سے ظاہر ہوتا ہے۔
یہ تمام کی تمام آپ کے آنندپور میں گورو گوبند سنگھ جی کی خدمت میں حاضر ہونے کے بعد اور
سکھ مذہب کی تعلیم کے زیر اثر قلمبند ہوئی ہیں۔ ان کی تعداد دس ہے ان میں سے سات
زبان فارسی میں ہیں اور تین پنجابی میں۔ نظم کے لئے آپ گویا اور لعل تخلص کرتے تھے۔

۱۔ زندگی نامہ۔ (فارسی) جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ یہ تصنیف آپ نے آنندپور میں
سب سے پہلے حوالہ قلم کی اور بندگی نامہ کے طور پر اپنے مرشد و آقائی دو جہان گورو گوبند سنگھ
کی نذر کی جس کے مطالعہ سے خوش ہو کر گورو صاحب نے اس کا نام بندگی نامہ کی بجائے
زندگی نامہ تجویز فرمایا اس کا مضمون عشق الٰہی اور گور دبھگتی ہے اور اکثر خیالات سکھ گورو
صاحبان کے کلام مشمولہ سری گورو گرنتھ صاحب سے لیئے گئے ہیں اور کئی ایک مقامات پر
گورو صاحب کے واکوں کا بعینہ ترجمہ کر دیا گیا ہے۔

۲۔ غزلیات المعروف دیوان گویا۔ (فارسی) یہ آپ کی سب سے مشہور تصنیف ہے

جو متعدد دفعہ زیر طبع آئی ہے نظم کی چستی خیالات کی بلندی اور طرز بیان کی خوبصورتی میں یہ ایک اہم چیز ہے اور روحانی اوپدیشی نقطہ نگاہ سے نہایت مؤثر سکھ مذہب کی تعلیمات کی ترجمانی کرنے میں جیسے کہ وہ گوروبانی میں دی گئی ہیں بہت حد تک یہ ایک کامیاب کوشش ہے اور غالباً اسی خیال سے اس کے کئی ایک تراجم زبان پنجابی میں شائع ہوئے ہیں

۳- **توصیف وثنا** (فارسی) جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے یہ تصنیف متعلقہ حمد وثنا ہے خاتمہ کی آخری اشعار کے سوا یہ تمام نثر میں ہے اور فارسی وعربی کے ثقیل الفاظ کی بھرمار نے اسے اس قدر مشکل بنا دیا ہے۔ کہ غالباً اسی وجہ سے عام طلاب علم نے اس کی طرف توجہ نہیں کی اور یہ زیر طبع نہیں آسکی۔ خالصہ ٹریکٹ سوسائٹی امرت سر کی طرف سے شائع شدہ گنج نامہ (زیر ٹریکٹ ۴۸۶) کا نام غلط فہمی سے توصیف وثنا دیا گیا تھا جس کی بعد میں درستی کر دی گئی تھی۔ اب یہ تصنیف بھائی نند لعل گویا میں شائع کر دی گئی ہے۔

۴- **گنج نامہ** (فارسی، نظم و نثر کی مشترکہ تصنیف ہے جس میں مصنف نے سکھ مذہب کے بانی اور اپنے روحانی پیشواؤں گورو نانک اول سے لے کر دہم گورو گوبند سنگھ تک کی یکے بعد دیگرے علیحدہ علیحدہ توصیف وثنا کی ہے اور اپنی گہری عقیدت کا اظہار کیا ہے۔ یہ تصنیف معہ ترجمہ زبان پنجابی خالصہ ٹریکٹ سوسائٹی امرت سر کی طرف سے توصیف وثناء سے نام بطور ٹریکٹ ۴۸۶ شائع ہوئی تھی بعد میں اس کا نام درست کر دیا گیا تھا۔

۵- **جوت بکاس** (فارسی نظم) اس میں گورو نانک اول بانی سکھ مذہب کی جوت یعنی نور الٰہی کا اُن کے جانشین پیامبروں میں درجہ بدرجہ ظہور دکھایا ہے اور دہم گورو گوبند سنگھ کو حق حق اندیش، بادشاہ درویش، انسانِ کامل کی صورت میں پیش کیا ہے یہ کتاب معہ ترجمہ پنجابی از قلم بھائی میگھراج غریب گورد یال سنگھ اینڈ سنز کتب فروشان لاہور کی طرف سے سمت ۱۹۷۵ مطابق ۱۹۱۸ء میں شائع ہوئی تھی

بعدہٗ فروری مارچ ۱۹۶۰ء میں خالصہ ٹریکٹ سوسائٹی امرت سر کی طرف سے شائع ہوئی۔

۶۔ جوت بکاس (پنجابی نظم) یہ کتاب مندرجہ بالا فارسی تصنیف کی پنجابی حروف میں نقل یا زبان پنجابی میں اس کا ترجمہ نہیں بلکہ ایک آزاد تصنیف ہے۔ جو خالصہ ٹریکٹ سوسائٹی امرت سر کی طرف سے زیر ٹریکٹ نمبر ۱۲۱۴/ ۴۹۷/ ۸۲۴ زیر طبع آ چکی ہے۔

۷-۸۔ رہت نامہ و تنخواہ نامہ (پنجابی نظم) ان ہر دو کے متعلق مرحوم بھائی کاہن سنگھ صاحب نابھہ مؤلف گورشبد رتناکر مہان کوش کا خیال ہے کہ یہ بھائی نند لعل کی تصانیف نہیں بلکہ کسی اور معتقد سکھ کی لکھی ہوئی ہیں۔ اگر یہ بات درست بھی تصور کر لی جاوے تو بھی چونکہ یہ دونو رہت نامہ اور تنخواہ نامہ مرید و مرشد بھائی نند لعل اور گورو گوبند سنگھ کے سوال و جواب کی ترجمانی کرتی ہیں اس لیئے انھیں کلیات نند لعل میں شامل کر دینا عین مناسب ہے۔ مگر بھائی صاحب کے خاندان کے لوگوں کا عقیدہ یہی ہے کہ یہ تصانیف خود بھائی صاحب کی ہیں یہی خیال شمس العلما سردار سر عطر سنگھ رئیس بھدوڑ کا تھا جو کہ اُن کی طرف سے ۱۸۷۶ء میں البرٹ پریس لاہور میں چھپے رہت نامہ بھائی نند لعل کے انگریزی ترجمہ سے ظاہر ہے۔ رہت نامہ و تنخواہ نامہ متعدد دفعہ زیر طبع آ چکے ہیں مگر فارسی حروف سے گورمکھی میں منتقل ہوتے وقت اور چھاپہ خانہ میں ان میں بہت سی غلطیاں آ گئیں ہیں جن کو بھائی صاحب کے خاندان سے حاصل ہوئی نقل سے مقابلہ کر کے درست کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

رہت نامہ کے آخر میں دیئے ہوئے تاریخ و مقام تالیف سے ظاہر ہوتا ہے کہ بتاریخ مگھر سدی نومی سمت ۱۷۵۲ بکرمی مطابق ۴-۵ دسمبر ۱۶۹۵ء بروز بدھوار برکنارہ دریائے ستلج (بمقام آنندپور) یہ الفاظ کہے (یا قلمبند کیئے) گئے۔ اس تاریخ اور اس کے اندر استعمال کیے گئے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ رہت اُس وقت تک کی ہے جب کہ

ابھی خالصہ کا ظہور نہیں ہوا تھا، ورنہ ہی خود گورو صاحب نے سنگھ لفظ اپنے نام کے ساتھ استعمال کرنا شروع کیا تھا جو خالصہ کے ظہور کے وقت سے ہوا تھا۔

تنخواہ نامہ خالصہ کے ظہور کے بعد کی تصنیف ہے جس میں یہ الفاظ خالصہ اور گوبند سنگھ عام استعمال کیئے گئے ہیں اور آخیر میں خالصہ کی باقاعدہ تعریف درج ہے۔

۹۔ دستورالانشاء (فارسی نثر) یہ بھائی نند لعل کے مکاتیب کا مجموعہ ہے جو بھائی صاحب نے وقتاً فوقتاً اپنے عزیزوں اور دوستوں کو لکھے اور اُن کو بادیگر شاگردان کو فن خط و نویسی میں درس کے لئے قلمبند کیئے۔ جیسے لالہ پرمانند کے مضمون کے حوالہ میں صفحہ ۵ پر ذکر آیا ہے۔ بھائی نند لعل کے مکاتیب کا یہ مجموعہ نہ صرف تواریخ پنجاب و ملتان کے متعلق ایک بیش بہا خزانہ ہے بلکہ بھائی نند لعل کی زندگی کے متعلق بھی کافی واقفیت مہیا کرتا ہے۔ لالہ پرمانند نے دستورالانشاء کا نسخہ بھائی صاحب کے خاندان سے لے کر ملاحظہ کیا تھا جو اب ہمیشہ کے لئے معدوم ہوگیا معلوم ہوتا ہے کم از کم اس کی تلاش میں اب تک ہماری کوشش مکمل طور پر کامیاب نہیں ہوئی اور جو نقل ہمیں بھائی بھگونت سنگھ ہری جی نابھہ کی وساطت سے میسر ہوئی ہے وہ ادھوری ہے اور اس میں وہ کل تفاصیل موجود نہیں جن کا ذکر کر لالہ پرمانند نے کیا ہے۔ مگر پھر بھی جو کچھ ہمیں مل پایا ہے اُسے غنیمت سمجھ کر کلیات میں شامل کر رہے ہیں اسکا کوئی بھی حصہ ابھی تک شائع نہیں ہوا۔ اگر دستورالانشاء کا مکمل نسخہ یا باقی حصہ بھائی صاحب کے خاندان کے کسی رکن یا کسی اور صاحب کے پاس ہو تو راقم الحروف کو مطلع فرمائیں تاکہ اس تصنیف کو مکمل صورت میں شائع کیا جا سکے۔

۱۰۔ عرض الالفاظ (فارسی نظم) نامی تصنیف میں جو کلیات ہذا کے آخیر میں شامل ہے بھائی نند لعل نے فارسی اور عربی الفاظ کا ایک وسیع مجموعہ دیا ہے اور اسے جا بجا حمد و ثنائی الٰہی اور توصیف و مدح گورو صاحبان کیلئے استعمال

کیا ہے۔ طلبائے دینیات و فلسفہ کے لیئے اصطلاحات کا ایک بیش بہا خزانہ ہے۔ جس سے نہ صرف بھائی صاحب کی علمی قابلیت کا ہی اندازہ لگایا جاسکتا ہے بلکہ اُن کی تصانیف کو سمجھنے میں کافی مدد مل سکتی ہے۔ یہ نسخہ شامل کلیات ہو کر پہلی دفعہ شائع ہو رہا ہے۔

چونکہ بھائی صاحب کی تصانیف ناظرین کے سامنے ہیں اس لیئے ہم نے اِن کے ادبی پہلو پر کچھ لکھنا مناسب نہیں سمجھا۔

بھائی نند لعل کا خاندان

آپ کی شادی مُلتان میں ہوئی تھی اور آپ کے دو فرزند تھے لکھپت رائے جو ۱۶۷۳ء اور لیلا رام جو ۱۶۷۵ء میں پیدا ہوئے یہ دو تو صاحبزادے بھائی صاحب کی زندگی میں ہی تعلیم سے فارغ ہو کر معزز عُہدوں پر مُلتان میں مُلازم ہو گئے اور اُن کی شادیاں بھی ہو گئیں۔ بھائی لکھپت رائے لاولد فوت ہوئے۔ دوسرے بھائی لیلا رام کے فرزند سردار نوندھ سنگھ مُلتان میں افسر فوج تھے۔ اِن کے لڑکے منشی پرسرام کچھ دیر نواب مظفر خاں صوبہ دار مُلتان کے اہلکار رہے اور بعد میں نواب صادق محمد خاں ثانی ، والی ریاست بہاولپور کے عہد میں بیت پور اور علی پور کے کاردار رہے آپ کے تین فرزندان لالہ نبھراج۔ سردار چپایا سنگھ اور لالہ کرم چند تھے لالہ نبھراج بعہد نواب محمد بہاول خاں ثالث، فوج میں صوبہ دار رہے۔ جنگ ملتان ۱۸۴۹ء میں وہ بھی زیر کمان کپتان خوشی رام اور کپتان جادہ رام شریک تھے۔ نواب فتح خاں کے انتقال کے بعد وہ ۱۸۶۳ء میں مُلتان آ گئے اِن کے فرزند لالہ بھوپت رائے سول جج ملتان کے ریڈر رہ کر پنشن پر ریٹائر ہوئے اور بعد سیر کشمیر بھیراہی بھائی بیگھراج زندگی کے آخری ایام یادِ خدا میں گذار کر مُلتان میں اگرا ئے عالم بقا ہوئے

لالہ بھوپت رائے کے صاحبزادے لالہ شامداس عہدہ تحصیلداری پر گورداس پور تھے کہ ۱۹۱۱ء میں اپنی بھانجی کی شادی میں آئے ہوئے عین شادی کے وقت اچانک بعارضہ قولنج انتقال کر گئے۔

لالہ شامداس کے دوسرے بھائی لالہ بھگوانداس ۱۸۴۲ء میں پیدا ہوئے اور بعد حصول تعلیم دفتر ضلع ملتان میں ملازم ہوئے اور صاحب ڈپٹی کمشنر کے ریڈر اور قایم مقام سپرنٹنڈنٹ ضلع رہے اور ۱۹۲۰ء میں بعارضہ بخار صفراوی ایک ماہ علیل رہ کر فوت ہوئے۔ آپ کے دو بیٹے واسدیو سنگھ اور اندرجیت سنگھ ہیں جنکی زرعی جایداد ضلع ملتان اور مظفر گڈھ میں تھی اور سکنی جایداد ملتان اور لائلپور میں کافی آمدنی کی تھی۔

لالہ بھوپت رائے کے تیسرے صاحبزادے اور لالہ شامداس اور بھگوانداس کے بھائی لالہ مرلی دھر نے پیشہ تجارت اختیار کیا۔ آپ کا بڑا لڑکا گوردیال چھوٹی عمر میں ہی انتقال کر گیا اور دوسرا لڑکا برہمداس اُن کے ساتھ تجارت میں شامل ہو گیا۔

بھائی پرسرام کے دوسرے فرزند سردار چیلا سنگھ فوج بھاولپور میں صوبہ دار تھے اور ایک دفعہ نواب محمد بھاول خاں ثالث کے ہمرکاب گئے ہوئے کہیں راستہ بھول جانے کے باعث مفقود الخبر ہو گئے۔

بھائی پرسرام کے تیسرے صاحبزادہ کپتان کرم چند نے دربار سرکار بہاولپور میں بہت ناموری پائی۔ آپ ۱۸۱۶ء میں پیدا ہوئے آپ عربی فارسی اور سنسکرت اِن تینوں زبانوں میں علامہ تھے۔ کپتان پرہم رام جو افواج بہاولپور کے کمانڈر انچیف تھے ۱۸۳۲ء میں آپ کو عہد نواب بہاول خاں ثالث میں بہاولپور لے گئے۔ جہاں پہلے آپ کاردار خانواہ مقرر ہوئے اور پھر فوج میں صوبہ دار ہوئے۔ ۱۸۴۶ء میں آپ کاردار الصدر (علاقہ غربیہ کے گورنر) بنائے گئے۔ اِن دنوں کاردار علاقہ ایک بڑا

معزز عہدہ تھا جس کے زیر حکم کافی فوج پیدل اور سواران ہوتی تھی اور ہر صیغہ میں اُس کے اختیارات کلی ہوتے تھے ۱۸۴۷ء میں آپ ہمراہ کپتان خوشی رام و کپتان جادو رام نواب بہاولپور کی طرف سے جنگ ملتان برخلاف دیوان مولراج شامل ہوئے اور دسمبر ۱۸۴۹ء میں جب نواب صاحب گورنر جنرل ہند لارڈ ڈلہوزی سے برائے ملاقات گئے تو آپ اُن کے ہم رکاب تھے ۱۸۵۲ء میں نواب محمد بہاول خاں ثالث کے انتقال کے بعد ۹ اکتوبر سن حال کو سعادت یار خاں مسند نشین ہوئے۔ کرم چند اس وقت صاحبزادہ فتح خاں کے طرفداروں میں سے تھے۔ جو چار ماہ کے بعد ۲۲ فروری ۱۸۵۳ء کو مسند نشین ہوئے۔ اِن کے زمانہ میں آپ علاقہ شرقیہ کے گورنر مقرر ہوئے۔ بموقعہ غدر ۱۸۵۷ء آپ بمعہ فوج بہاولپور علاقہ سرسہ میں برائے قائمی امن بھیجے گئے جہاں کی تسلی بخش خدمات کے صلہ میں آپ کو خلعت سے سرفراز کیا گیا۔ ۱۳ اکتوبر ۱۸۵۸ء کو نواب فتح خاں کی وفات کے بعد نواب بہاول خاں رابع کی عہد حکومت میں بد امنی پھیل جانے کی وجہ سے آپ ملتان آگئے اور مواضعات پیر محمود جیبہ سیال اور باقر آباد میں اراضی خرید کر پیشۂ زمینداری میں مشغول ہوئے۔ نواب بہاول خاں رابع کی وفات کے بعد ۱۸۶۶ء میں انتظام ریاست کے لئے سرکار انگریزی ہند نے اپنی ایجنسی مقرر کر دی تو آپ پھر بہاولپور میں پہلے کاردار حصہ شرقی اور پھر عہدہ سپرنٹنڈنٹ پولیس پر ممتاز ہوئے۔ کچھ عرصہ کے بعد آپ ریاست بیکانیر میں ریاست بہاولپور کے وکیل مقرر ہوئے۔ بیکانیر میں کرم چند جی کو سنسکرت کے مطالعہ کا ایک اچھا موقعہ مل گیا۔ نواب صادق محمد خاں رابع کی مسند نشینی سے ایک سال پہلے ۱۸۷۸ء میں آپ بیکانیر سے بہاولپور واپس گئے اور بعہدہ سپرنٹنڈنٹ مودیخانہ وغیرہ ممتاز ہوئے۔ اِس وقت نواب صاحب کی فرنشات اور بیگمات کی ضروریات کا انتظام آپ کے سپرد تھا۔ ۱۸۸۴ء میں

پنشن یاب ہو کر ۱۸۵۵ء میں انتقال کر گئے۔ آپ کے دو فرزندان لالہ لعل چند اور لالہ موہن لعل تھے۔

لعل چند ۱۸۳۶ء بمقام ڈیرہ مبارک احمد پور میں پیدا ہوئے اور چونکہ ایام طفولیت سے ہی وہ فن سپاہگری کے شائق تھے چودہ سال کی عمر میں نواب بہاولپور کی خاص نظر عنایت سے جمعدار سواران بھرتی کر لیے گئے۔ جب آپ کے والد نوکری چھوڑ کر زمینداری میں جا مشغول ہوئے تو آپ بھی وہیں چلے گئے اور سرکار انگریزی کی ایجنسی قائم ہونے پر ناظر ایجنسی مقرر ہوئے بعد میں سپرنٹنڈنٹ ایجنسی و سپرنٹنڈنٹ توشہ خانہ رہے پھر میر منشی سرکار اور نواب صاحب کے مصارف خاص کے مہتمم بنے۔ ۱۸۹۴ء میں وائسرائے ہند کی ملاقات کے لیے کلکتہ گئے ہوئے بیمار ہو گئے اور فروری ۱۸۹۴ء میں واپس آ کر فوت ہو گئے۔ آپ کے دو لڑکے تھے۔ پربھدیال تو اٹھارہ سال کی عمر ہی میں چل بسے دوسرے لالہ دیر بھان تھے۔

لالہ موہن لعل ۱۸۶۲ء میں بمقام ملتان پیدا ہوئے۔ کچھ عرصہ مشن سکول بہاولپور میں تعلیم پائی اور امتحان منشی فاضل پاس کر کے تحصیلداری کے امتحان کی تیاری کر رہے تھے کہ آپنے والد کی خواہش کے مطابق ریاست بہاولپور میں ملازمت اختیار کر لی۔ مارچ ۱۸۸۵ء میں انچارج توشہ محل جون ۱۸۹۰ء میں نائب سپرنٹنڈنٹ اور مارچ ۱۸۹۴ء میں سپرنٹنڈنٹ توشہ خانہ اور فروری ۱۹۰۰ء میں سپرنٹنڈنٹ توشہ خانہ خاص مقرر ہوئے مئی ۱۹۰۴ء میں نائب منتظم تقریبات اور مارچ ۱۹۱۳ء منتظم تقریبات یعنی ہاؤس ہولڈ منسٹر ہو گئے۔ جولائی ۱۹۱۴ء آپ کو فالج ہو گیا اور چھ ماہ کی رخصت کے بعد جنوری ۱۹۱۵ء میں پنشن یاب ہوئے۔ بصلہ خدمات آپ کو چھ سو روپیہ نقد اور پانچسو بیگہ آراضی عطا ہوئے۔ مگر آپ جلدی ہی بعد ۱۲ اپریل ۱۹۱۵ء کو فوت ہو گئے۔ آپ کے ہاں ایک بیٹا رام نارائن تھا۔

لالہ ویربھان ولد لالہ لعل چند ۱۸۷۳ء میں تولد ہوئے اور تعلیم سے فارغ ہو کر داروغہ جیل مقرر ہوئے۔ اپنے تایا موہن لعل کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اُن کی ترقی کے ساتھ ساتھ جون ۱۸۹۰ء میں انچارج نور محل، مارچ ۱۸۹۴ء میں نائب سپرنٹنڈنٹ اور ۱۹۰۱ء میں سپرنٹنڈنٹ توشہ خانہ ہوئے۔ ۱۹۱۸ء میں آپ پنشن پر ریٹائر ہوئے نواب محمد بہاول خاں کی آپ پر خاص نظر عنایت تھی اور دورہ میں نواب صاحب آپ کو ہمیشہ اپنے ہمرکاب رکھتے تھے۔ چنانچہ حج کے لیے مکّہ جاتے وقت بھی وہ ان کو ساتھ لے جانا چاہتے تھے مگر گورنر پنجاب نے مصلحتاً اس بنا پر انھیں روک دیا کہ مکّہ میں غیر مُسلم یا ہندو کی موجودگی اُس کے لیے خطرہ جان ہوگا۔ آپ کے تین بیٹے ہوئے سردار امر سنگھ (پیدائش ۱۸۹۵ء) سردار جواہر سنگھ (پیدائش ۱۹۰۱ء) اور سردار رتن سنگھ (پیدائش ۱۹۰۳ء)۔

لالہ رام نارائن ولد لالہ موہن لعل ۱۸۵۵ء میں تولد ہوئے چونکہ ان کی والدہ اُن کے تولد ہونے کے بارہ روز بعد فوت ہو گئی تھیں اس لیے ان کی پرورش اور تربیت ان کے چچا لالہ لعل چند اور چچی کی زیر نگرانی ہوئی۔ کچھ عرصہ ضلع مُلتان کے انگریزی دفتر میں مُلازم رہے اور زمینداری کا انتظام کرتے رہے ۱۹۱۱ء میں اپنے چچازاد بھائی لالہ ویربھان سے علیحدہ ہو گئے۔ اِدھر اِن کے والد لالہ موہن لعل نائب مشیر تفریعات ریاست بہاولپور کی علالت طویل ہو گئی اس لیے یہ مُلتان کی مُلازمت سے فارغ ہو کر ستمبر ۱۹۱۱ء میں بہاولپور میں لائبریرین نور محل مقرر ہو گئے اور ۱۹۱۷ء میں انچارج نور محل ہوئے ۱۹۱۹ء میں ریاست کی طرف سے فیروزپور میں وکیل رہے اور پھر مُلتان میں تبدیل ہو گئے جہاں سے واپس فیروزپور آ گئے۔ آپ کا پہلا لڑکا من موہن سنگھ ۱۹۱۶ء میں مُلتان میں اور دوسرا جگت موہن سنگھ دسمبر ۱۹۲۱ء میں بمقام بہاولپور پیدا ہوا۔ بعدہٗ نونہال سنگھ ۱۹۲۶ء اور ہری کرپال سنگھ ۱۹۲۷ء میں پیدا ہوئے۔

سردار مدن موہن سنگھ کے ہاں ایک لڑکا پربیت پال سنگھ ۱۹۴۰ء میں پیدا ہوا۔

سردار امر سنگھ ولد ویر بھان ۱۸۹۵ء میں بمقام ملتان پیدا ہوئے۔ ایپرل سروس کیمل کور (رسالہ شترزان) اور دیگر فوجی ٹریننگ حاصل کرنے کے بعد پولیس سکول پھلور میں ٹریننگ لی اور ریاست بہاولپور میں سارجنٹ پولیس درجہ اول ملازمت شروع کی اور درجہ بدرجہ ترقی کرتے گئے۔ ان کا ایک فرزند ہری سنگھ ۱۹۱۲ء میں بمقام ملتان تولد ہوا جو اس وقت انسپکٹر پولیس ہے۔ ان کے ہاں ایک دختر اور پانچ لڑکے ہیں۔

سردار امر سنگھ کا چھوٹا بھائی جواہر سنگھ ۱۹۰۱ء میں بمقام ملتان تولد ہوا۔ بہاولپور تعلیم ختم کرنے کے بعد لاہور میں پڑھا اور پھر فوجی ٹریننگ حاصل کی اور پہلی جنگ عالم میں کیمل کور کی ڈبل کمپنی میں کوت دفعدار رہا اور جب یہ کمپنی ٹوٹ گئی تو محکمہ چیف کورٹ ریاست بہاولپور میں ملازم ہوا۔

پاکستان کی قائمی کے متعلق ۱۹۴۷ء کے فسادات اور تبادلہ آبادی کے وقت خاندان کے افراد ہندوستان میں آکر چونکہ جا بجا بکھر گئے ہیں اس لئے جو کچھ مواد میسر ہو سکا ہے اسی پر اکتفا کرنے کے سوا اور کوئی چارہ ہی نہیں رہ گیا ہے۔ اگر بعد میں کچھ پتہ چل گیا تو آئندہ ایڈیشنوں میں شامل شجرہ نسب کر دیا جاوے گا۔

حالات بھائی نندلعل و اُس کے خاندان کے مشہور ماخذ

سنتوکھ سنگھ بھائی - سری گور پرتاپ سورج گرنتھ - المعروف سورج پرکاش - (برج بھاشا) مطبوعہ بحروف پنجابی -

کاہن سنگھ - بھائی - نابھہ والے - گورمت سدھاکر - پنجابی -

ویر سنگھ - بھائی - بھائی نندلعل نستارہ - خالصہ ٹریکٹ سوسائٹی امرتسر سمت ۴۴۲ پنجابی ٹریکٹ ۸۵۲

رام دیال - بھائی - لائف آف بھائی نندلعل گویا - سکھ ٹریکٹ سوسائٹی خالصہ کالج امرتسر جون و جولائی ۱۹۲۳ء انگریزی ٹریکٹ ۴۷ -

میگھراج - بھائی - پریم پھلواڑی (پنجابی ترجمہ غزلیات - دیوان گویا) نانکشاہی بحروف گورمکھی و ۱۹۲۱ء (بحروف اردو)

ایضاً پریم سرور (پنجابی ترجمہ زندگی نامہ) وزیر ہند پریس امرتسر سمت ۴۴۸ نانک شاہی مطابق ۱۹۱۶ء

ایضاً پریم سمندر (پنجابی ترجمہ جوت بگاس)

پرمانند اروڑہ - لالہ - لائف اینڈ ورک آف بھائی نندلعل گویا - انگریزی - ۲۱ جنوری ۱۹۲۵ء غیر مطبوعہ (گنڈا سنگھ)

میکالف - ایم - اے - دی سکھ ریلیجن اینڈ اِٹس گورُوز - آکسفورڈ یونیورسٹی پریس لنڈن ۱۹۰۹ء انگریزی -

حالات خاندان بھائی نندلعل مؤلفہ یکے از اراکین خاندان قلمی اردو (مئی ۱۹۲۲ء) بوساطت سردار دیبندبال سنگھ امرتسر		(گنڈا سنگھ)

گوشوارہ قلمی اور مطبوعہ تصانیف بھائی نند لعل معہ تراجم بزبان پنجابی

ا۔ غزلیات (دیوان گویا)

دیوان گویا۔ قلمی۔ بدستخط دہرم داس۔ باختتام انجامید۔ بمقام کھانوں سنگھان۔ بتاریخ جیٹھ سدی دوج سمت ۱۹۰۶ بکرمی (گنڈا سنگھ)

دیوان گویا۔ قلمی۔ نامکمل۔ خالصہ کالج امرت سر نمبر ۵۸۰

دیوان گویا۔ فارسی۔ بھائی گوردیال سنگھ کتب فروش لاہور سنہ ۱۹۱۲ء (اِس پر غلطی سے کتاب کا نام دیوان گویا یعنی زندگی نامہ بھائی نندلال جی لکھا ہوا ہے۔ صرف دیوان گویا چاہیئے

پریم پھلواڑی۔ پنجابی ترجمہ دیوان گویا معہ سوانح عمری بھائی نند لال۔ بھائی میگھراج غریب (بحروف گورمکھی) مطبوعہ وزیر ہند پریس امرت سر سمت ۴۴۴ نانک شاہی مطابق سنہ ۱۹۱۲ء پرتاپ سنگھ سندر سنگھ امرت سر۔

پریم پٹاری۔ پنجابی ترجمہ۔ بابا برج بلب سنگھ بیدی اُونہ بحروف فارسی۔
ایضاً پنجابی ترجمہ۔ بابا برج بلب سنگھ بیدی اونہ۔ بحروف گورمکھی گوردیال سنگھ اینڈ سنز۔ لاہور سنہ ۱۹۴۶ء

پوتھی غزلاں تے رُباعیاں (بھائی نند لال) پنجابی ترجمہ۔ بھائی نرائن سنگھ بحروف گورمکھی۔ سنت سنگھ کتب فروش۔ بازار مائی سیواں۔ امرت سر اور بھائی چتر سنگھ جیون سنگھ بازار مائی سیوان امرت سر سنہ ۱۹۴۶ء

پریت ہلارے۔ غزلاں بھائی نند لعل۔ مہندر سنگھ ایڈیٹر رسالہ امرت۔ (بحروف گورمکھی) جولائی سنہ ۱۹۴۶ء

۲. زندگی نامہ

مثنوی بندگی نامہ۔ قلمی۔ فارسی بدستخط دھرم داس متوطن موضع نولڑی ختم شد بمقام کھانوں سنگھان (درسمت ۱۹۰۶ بکرمی مطابق ۱۸۴۹ء) (گنڈا سنگھ)

مناجات بھائی نندلعل عرف گویا۔ قلمی۔ فارسی۔ نامکمل (گنڈا سنگھ)

مثنوی بھائی نندلعل۔ قلمی۔ فارسی نامکمل۔ خالصہ کالج امرت سر و گنڈا سنگھ

زندگی نامہ۔ پنجابی ترجمہ از بھائی شاہداس (ملاحظہ ہو پریم بھاواڑی۔ بھائی میگھراج سمت ۴۴۴ نانکشاہی صفحہ ۱۰۔ فٹ نوٹ ۳)

پریم سرور (پنجابی ترجمہ۔ نظم۔ بھائی میگھراج۔ وزیر ہند پریس امرت سر سمت ۴۴۸ نانکشاہی مطابق ۱۹۱۶ء (بحروف گورمکھی)

زندگی نامہ۔ پنجابی ترجمہ۔ بھائی نارائن سنگھ مدرس میونسپل بورڈ کالج امرت سر ۱۹۲۶ء (بحروف گورمکھی)

زندگی نامہ پنجابی ترجمہ بسنت سروپ سنگھ۔ ناشران اوتم سنگھ گوبند سنگھ پتنکا نوالے۔ امرت سر (بحروف گورمکھی)

زندگی نامہ۔ فارسی۔ سنت لچھمن سنگھ۔ بابو نرنکار پرشاد حسب فرمائش اورینٹل پریس فیض آباد ۱۹۳۲ء (بحروف فارسی)

۳۔ توصیف و ثنائی۔ قلمی۔ فارسی۔ بھائی بھگونت سنگھ ہری جی۔ نابھہ۔
(گنڈا سنگھ)

۴۔ گنج نامہ

گنج نامہ۔ قلمی۔ فارسی۔ بھائی بھگونت سنگھ ہری جی نابھہ۔ مع ترجمہ پنجابی۔ خالصہ

ٹریکٹ سوسائٹی امرت سر (ٹریکٹ ۴۸۶) (بحروف گورمکھی) پہلے غلطی سے اس کا نام توصیف وثنا رچھپ گیا تھا۔ جو بعد درست گنج نامہ کر دیا گیا۔

۵۔ جوت بکاس

قلمی۔ فارسی۔ بھائی بھگونت سنگھ ہری جی۔ نابھہ۔ (گنڈا سنگھ)

جوت بکاس (بحروف پنجابی) معہ پنجابی ترجمہ۔ بھائی سیکھراج غریب۔ گوردیال سنگھ اینڈ سنز لاہور۔

۶۔ جوت بکاس

پنجابی۔ خالصہ ٹریکٹ سوسائٹی امرت سر ٹریکٹ ۴۹۷

۷۔ رہت نامہ بھائی نند لعل۔

ترجمہ انگریزی۔ سر سردار عطر سنگھ رئیس بھدوڑ۔ البرٹ پریس لاہور ۱۸۷۶ء (معہ تنخواہ نامہ)

رہت نامہ۔ پنجابی۔ مطبوعہ معہ دیگر رہت نامہ ہائے۔ نیز اخبار خالصہ ایڈوکیٹ امرت سر ۲۶ جون ۱۹۶۱ء

۸۔ تنخواہ نامہ۔

ترجمہ انگریزی سر دار عطر سنگھ رئیس بھدوڑ۔ البرٹ پریس لاہور ۱۸۷۶ء (معہ رہت نامہ)

قلمی۔ بحروف فارسی نقل از کاغذات خاندان بھائی نند لعل حرفت سردار دینا سنگھ امرت سر (گنڈا سنگھ)

پنجابی۔ خالصہ ایڈوکیٹ امرت سر ۳ جولائی ۱۹۶۱ء

۹۔ دستور الانشاء

قلمی۔ فارسی۔ بھائی بھگونت سنگھ ہری جی۔ نابھہ (گنڈا سنگھ)

۱۰۔ عرض الالفاظ۔

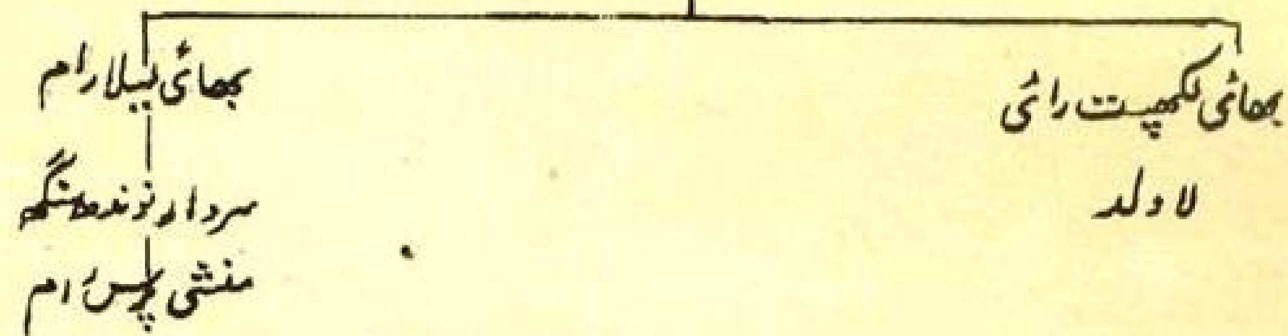
قلمی۔ فارسی۔ بھائی بھگونت سنگھ ہری جی نابھہ (گنڈا سنگھ)

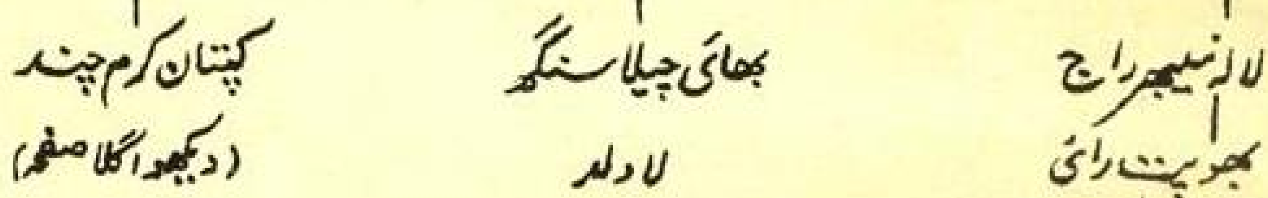
علاوہ ازیں حال ہی میں اپریل ۱۹۶۳ء میں ایک مجموعہ تصنیفات گویاؔ خالصہ ٹریکٹ سوسائٹی امرتسر کی طرف سے شائع ہوا ہے جس میں مرتب گیانی مہاں سنگھ کے دیباچہ کے علاوہ سری لکشن ویر سنگھ صاحب مضطر کی طرف سے ایک عالمانہ تعارف شامل ہے اس مجموعہ میں غزلیات (دیوان گویا[1]) زندگی نامہ[2]۔ جوت بکاس[3،4]۔ گنج نامہ[5] اور توصیف وثنا[6] دی ہوئی ہیں۔

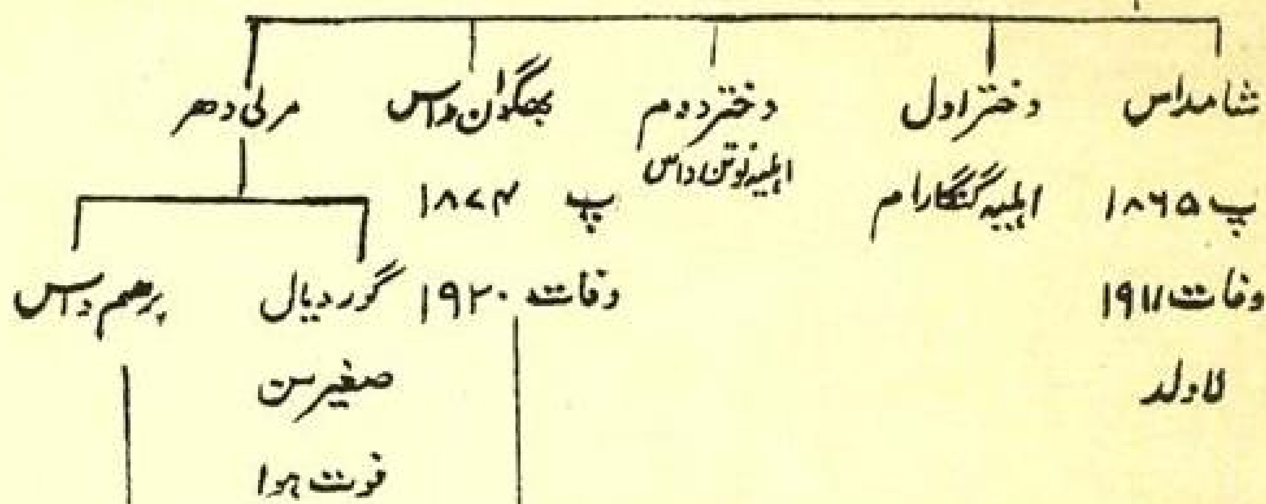
شجرۂ نسب خاندان بھائی نندلعل گویاؔ

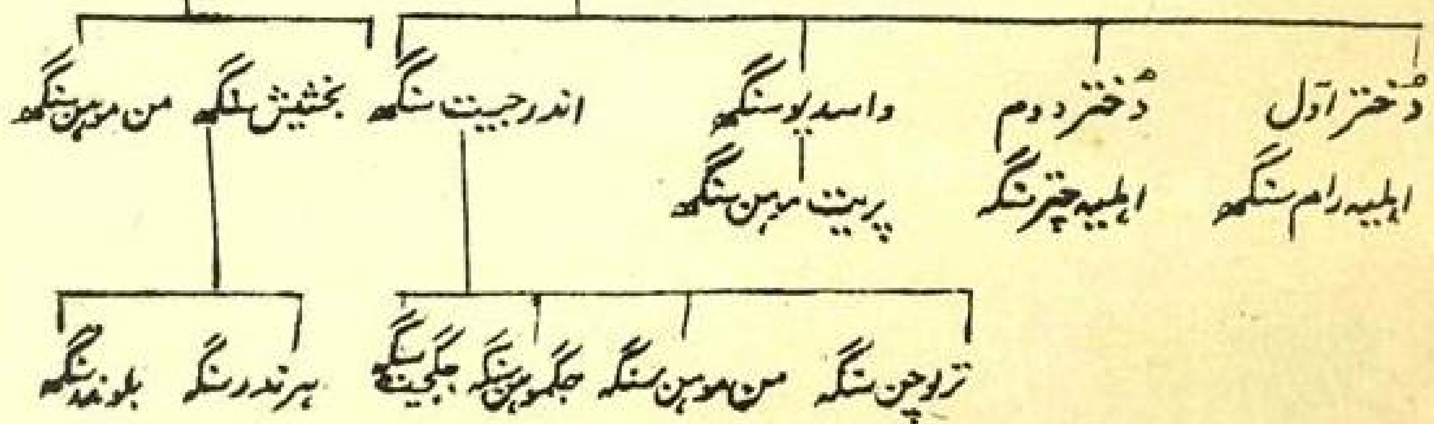
دیوان چھجومل المعروف چھجورام

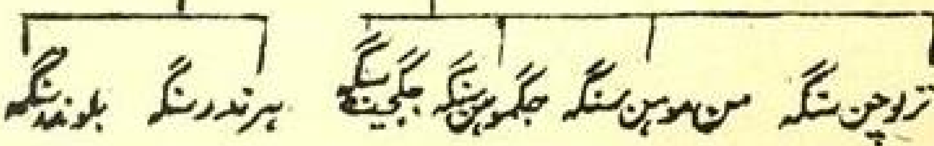
بھائی نندلال

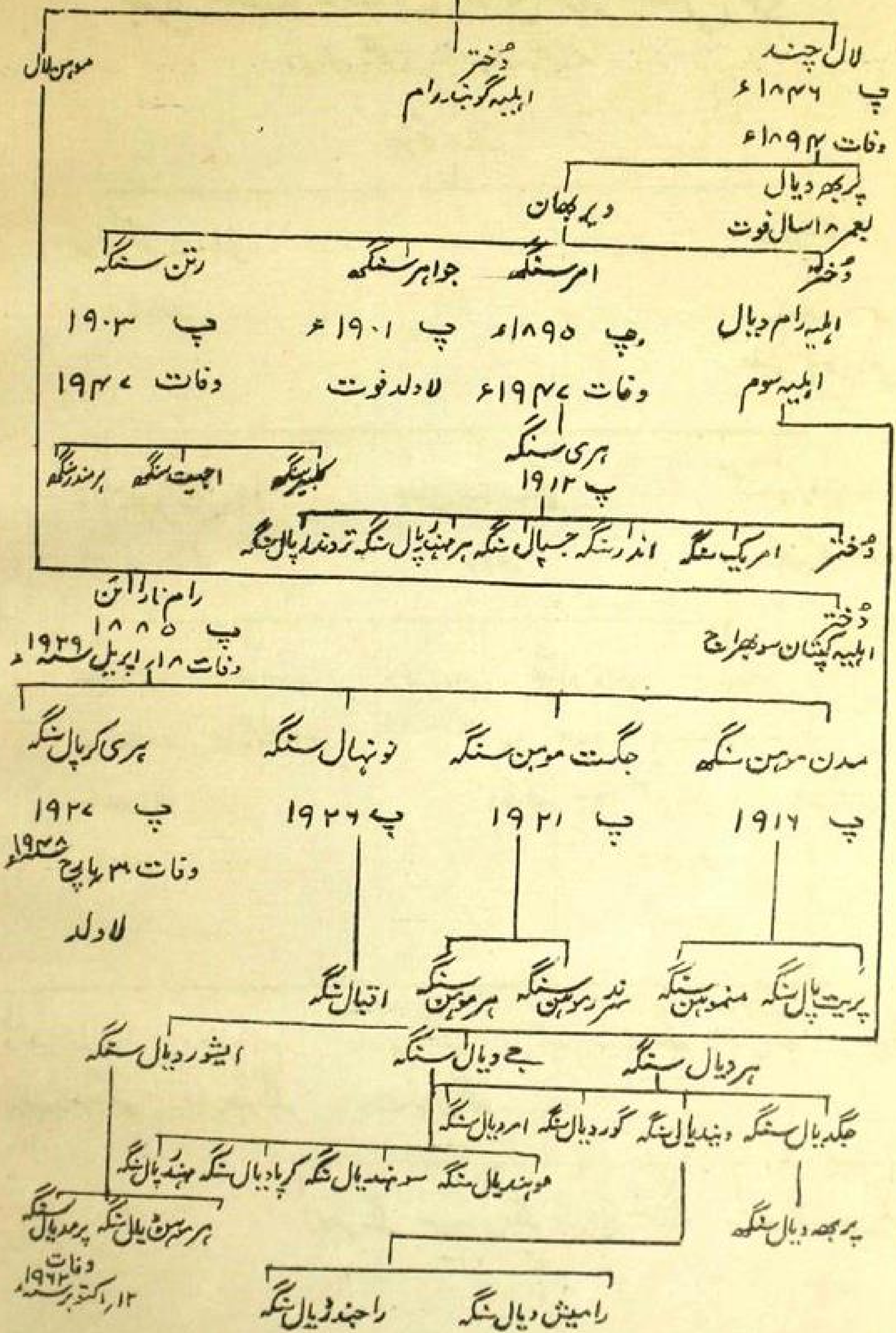











کپتان کرم چند ولد منشی پرس رام
پیدائش ۱۸۱۶ وفات ۱۸۸۵
لال چند
پ ۱۸۴۶ء
وفات ۱۸۹۴ء
دُختر
اہلیہ گوبند رام
موہن لال
پربھ دیال
بعمر ۸ اسال فوت
دیر بھان
دُختر
اہلیہ رام دیال
اہلیہ سوم
امر سنگھ
چ ۱۸۹۵ء
وفات ۱۹۴۷ء
جواہر سنگھ
پ ۱۹۰۱ء
لاولد فوت
رتن سنگھ
پ ۱۹۰۳
وفات ۱۹۴۷
ہری سنگھ
پ ۱۹۱۲
کلبیر سنگھ
اجیت سنگھ
پرمندر سنگھ
دُختر
امریک سنگھ
اندر سنگھ
جسپال سنگھ
ہرمہندر پال سنگھ
ترونندر پال سنگھ
رام نارائن
پ ۱۸۸۵
وفات ۱۸ اپریل سنہ ۱۹۲۹ء
دُختر
اہلیہ کپتان سوبھراج
مدن موہن سنگھ
پ ۱۹۱۶
جگت موہن سنگھ
پ ۱۹۲۱
نونہال سنگھ
پ ۱۹۲۶
ہری کرپال سنگھ
پ ۱۹۲۷
وفات ۳۰ مارچ ۱۹۳۰ء
لاولد
پریت پال سنگھ
منموہن سنگھ
ندر موہن سنگھ
ہرموہن سنگھ
اقبال سنگھ
ہر دیال سنگھ
جے دیال سنگھ
ایشور دیال سنگھ
جگدیال سنگھ
دینا دیال سنگھ
گور دیال سنگھ
امر دیال سنگھ
موہندیال سنگھ
سو ہندیال سنگھ
کرپادیال سنگھ
مہندر پال سنگھ
پربھ دیال سنگھ
ہر موہن دیال سنگھ
پرمدیال سنگھ
وفات
۱۲ اکتوبر سنہ ۱۹۶۲ء
رامیش دیال سنگھ
راجندر دیال سنگھ

غزلیاتِ دیوانِ گویا

غزلیات

(۱)

هوای بندگی آورد در وجود مرا — وگرنه ذوقِ چنین آمدن نبود مرا
خوش است عمر که در یاد بگذرد ورنه — چه حاصل است ازین گنبد کبود مرا
درآن زمان که نیائی بیاد می میرم — بغیر یاد تو زین زیستن چه سود مرا
فداست جان و دلِ من بخاکِ مردمِ[51] پاک — هرآن کسی که بسوی تو ره نمود مرا
نبود هیچ نشانها ز آسمان و زمین — که شوقِ روی[52] تو آورد در سجود مرا
بغیر یادِ تو گویا نمی توانم زیست — بسوی دوست رهائی دهند زود مرا

(۲)

دین و دنیا در کمند آن پری رخسارِ ما — هر دو عالم قیمتِ یک تارِ موی یارِ ما
ما نمی آریم تابِ غمزهٔ مژگانِ[53] او — یک نگاهِ جانفزائیش بس بود درکارِ ما
گاهی صوفی گاهی زاهد گه قلندر می شود — رنگهای مختلف دارد بتِ عیارِ ما
قدرِ لعلِ او بجز عاشق نداند هیچ کس — قیمتِ یاقوت داند چشمِ گوهربارِ ما
هر نفس گویا بیادِ نرگسِ مخمورِ او — باده های شوق بینوشد دلِ هشیارِ ما

---

۵۱ مقدم ÷ ۵۲ یاد ÷ ۵۳ مستانه اش ÷

(۳)

بده ساقی مرا یک جام زان رنگینیٔ دلها　　بچشمِ پاک بین آسان کنم این جمله مشکلها
مرا در منزلِ جانان همه عیش و همه شادی　　جرس بیهوده می نالد کجا بندیم محملها
خدا حاضر بود دائم ببین دیدار پاکش را　　نه گردابی درو حائل نه دریا و نه ساحلها
چرا بیهوده میگردی به صحرا و به دشت ای دل　　چو آن سلطان خوبان کرده اندر دیده منزلها
چو غیر از ذاتِ پاکش نیست هر جا که می بینم　　بگو گویا کجا بگذارم این دنیا و اهلها

(۴)

بیا ای ساقیٔ رنگین ز می پر کن ایاغ اینجا　　نشانی لعل میگوید ز حق بخشد سراغ اینجا
انا الحق از لبِ منصور گر چون شیشه قلقل کرد　　که آرد تابِ این صهبا کجا جامِ دماغ اینجا
جهان تاریک شد جانان برافروز نقابِ عنا　　نما رخسارهٔ تابان که می باید چراغ اینجا
بیاین یکدم که یاد آید توان عمری بسر بردن　　اگر یکدم کسی یابد بشوقِ حق فراغ اینجا
دو چشمِ من که دریای عظیم الشان بود گویا　　ز هر اشکم بود شادابیٔ صد باغ بلاغ اینجا

(۵)

ره رسانِ راهِ حق آمد ادب　　هم بدل یادِ خدا هم بلب
هر کجا دیدیم انوارِ خدا　　بسکه از صحبت بزرگان شد جذب
چشمِ ما غیر از جمالش وا نشد　　زانکه جمله خلق را دیدیم رب
خاکِ قدمش روشنیٔ دل کند　　گر ترا با سالکان باشد نسب

گیست گویا کو مرادِ دل نیافت
هر کسی با نفسِ خود کرده غضب

(۶)

دل اگر دانا بود اندر کنارش یار هست
چشم گر بینا بود در هر طرف دیدار هست

هر طرف دیدار را آن دیدهٔ بینا کجاست
هر طرف طور است هر سو شعلهٔ انوار هست

سر اگر داری برو سر را بنه بر پائی او
جان اگر داری نثارش کن اگر درکار هست

دست اگر داری برو دامانِ جانان را بگیر
سوئے او میرو اگر پا را سرِ رفتار هست

گوش گر شنوا بود جز نامِ حق کے بشنود
ورزبان گویا بود در هر سخن اسرار هست

برهمن مشتاقِ بت زاهد فدای خانقاه
هر کجا جامِ محبت دیده ام سرشار هست

بے ادب پا را منه منصور شو در راهِ عشق
راه رو این راه را اول قدم بر دار هست

هر چه داری در بساطِ خود نثارِ یار کن
گر ترا مانندِ گویا طبعِ گوهر بار هست

(۷)

گدائی کوی ترا میلِ بادشاهی نیست
هوائی سلطنت و ذوق کجکلاهی نیست

هر آن که مملکتِ دل گرفت سلطان شد
کسے که یافت ترا هیچ او سپاهی نیست

گدائی کوی ترا بادشاه چهره دسر است
اسیرِ خطِ ترا حاجتِ گواهی نیست

کدام دیده که در وی سواد نورِ تو نیست
کدام سینه که او مخزنِ الٰهی نیست

فدائی او شود عذری مخواه ای گویا
که در طریقت ما جائی عذر خواهی نیست

لے گر ؟

(۸)

از پیشِ چشمم آن بتِ نامهربان گذشت — جانان گذشت تا ز رهِ دیده جان گذشت
رنگش کبود کرد و دلش پر شراره ساخت — از بسکه دودِ آهِ منِ[1] از آسمان گذشت
ما را بیک اشارهٔ ابرو شهید کرد — اکنون علاج نیست که تیر از کمان گذشت
یکدم بخویش راه نبردم که کیستم — ای وای نقدِ زندگیم رایگان گذشت
هرگز بسیرِ روضهٔ رضوان نمی رود — گویا کسی که جانبِ کوی بتان[2] گذشت

(۹)

بدر پیشِ روی تو شرمنده است — بلکه خورشیدِ جهان هم بنده است
چشمِ ما هرگز بغیر از حق ندید — ای خوشا چشمی که حق بیننده است
ما نمی لافیم از زهد و ریا — گر گنهگاریم حق بخشنده است
دیگری را از کجا آریم ما — شور در عالم یکی افگنده است
حرفِ غیر از حق نیاید هیچ گاه — بر لبِ گویا که حق بخشنده است

(۱۰)

در میانِ بزمِ ما جز قصهٔ جانانه نیست — بی حجاب آ اندرین مجلس که کس بیگانه نیست
بگذر از بیگانگی ها و بخود شو آشنا — هر که با خود آشنا شد از خدا بیگانه نیست
شوقِ مولا هر کرا باشد همو صاحبدل است — کارِ هر زاهد نمی باشد کارِ هر دیوانه نیست

---

[1] دودِ شعله ام ۔ [2] مغان ۔

ناصحا تا چند گوئی قصه‌هائی وعظ و پند — بزم مستان است جائی قصه و افسانه نیست

این متاع حق به پیش صاحبان دل بود — چون بصحرا میروی در گوشهٔ ویرانه نیست

این متاع شوق را از عاشقان حق بخواه — زانکه در جانش بجز نقش رخ جانانه نیست ۱؎

چند میگوئی تو ای گویا خمش شو زین سخن — شوق مولا منحصر بر کعبه و بتخانه نیست

(۱۱)

دل اگر در حلقهٔ زلف دوتا خواهد گذشت — از ختن و ز چین و ماچین و خطا خواهد گذشت

بادشاهی بر دو عالم یک نگاه روی تو — سایهٔ زلف تو از بال هما خواهد گذشت

این بساط عمر را دریاب کین باد صبا — از کجا آمد ندانم از کجا خواهد گذشت

بادشاهی جهان جز شور و غوغا بیش نیست — پیش درویشی که آواز دعا خواهد گذشت

از گذشتن‌ها چه می‌پرسی درین دیر خراب — بادشه خواهد گذشت هم گدا خواهد گذشت

شعر گویا زندگی بخش است چون آب حیات — بلکه در پاکیزگی ز آب بقا خواهد گذشت

(۱۲)

امشب به تماشای رخ یار توان رفت — سوی بت عاشق کش عیار توان رفت

در کوچهٔ عشق ارچه محال است رسیدن — منصور صفت با قدم دار توان رفت

ای دل بسوی مدرسه گر میل نداری — باری بسوی خانهٔ خمار توان رفت

چون خاطرم از عشق تو شد رشک گلستان — بیهوده چرا جانب گلزار توان رفت

۱؎ یہ شعر نسخہ نمبر ۲ میں موجود نہیں ہے۔

ای دلِ چو شدی واقفِ اسرارِ الٰہی — در سینہ ام ای مخزنِ اسرار تواں رفت
صدرہ ضنۂ رضوانست چو در خانہ شگفتہ — گویا بچہ سوئی در و دیوار تواں رفت

(۱۳)

دیدی آخر طالبِ مولا رہِ مولا گرفت — حاصلِ عمرِ گرامی را ازیں دنیا گرفت
ہیچ کس بیروں نباشد از سوادِ زلفِ تو — ایں دلِ دیوانہ ام آخر ہمیں سودا گرفت
غیرِ آں سرورِ رواں ہرگز نبایَد در نظر — تا قدِ رعنای اُو در دیدۂ ما جا گرفت
از ندائی ناقۂ لیلیٰ دلِ شوریدہ ام — ہمچو مجنوں مست گشتہ رہ سوئی صحرا گرفت
خوش نمی آید مرا گاہی بغیر از یادِ حق — تا حدیثِ عشقِ اُو اندر دلم ماوا گرفت
تا بیائی یک نفس بہرِ نثارِ خدمتت[۱] — چشمِ گوہر بارِ ما خوش لؤلؤی لالا گرفت
می بر آید جانِ من امروز از راہِ دو چشم — نوبتِ دیدارِ اُو تا وعدۂ فردا گرفت
غیرِ حمدِ حق نباید بر زبانم ہیچ گاہ — حاصلِ ایں عمر را آخر دلِ گویا گرفت

(۱۴)

دلِ من در فراقِ یار بسوخت — جانِ من بہرِ آں نگار بسوخت
آں چناں سوختم ازاں آتش — ہر کہ بشنید چوں چنار بسوخت
من نہ تنہا بسوختم از عشق — ہمہ عالم ازیں شرار بسوخت
سوختن در فراقِ آتشِ یار — ہمچنیں کیمیا بکار بسوخت

۱؎ یہ شعر نسخہ نمبر ۲ میں درج نہیں ہے + سلا نیاز +

آفریں باد بر دلِ گویا | کہ بہ امیدِ روئی یار بسوخت

(۱۵)

از دو چشمِ مست و شیدا الغیاث | از لب و دہنِ شکرخا الغیاث

وائی بر نفسی[1] کہ بیہودہ گذشت | الغیاث از غفلتِ ما الغیاث

از نزاعِ کفر و دیں دل برہم است | بر درِ درگاہِ مولا الغیاث

لولیانِ شوخ عالم در ربود | می کنم از دستِ آنہا الغیاث

کی زدستِ خنجر مژگانِ او | می شود خاموش گویا الغیاث

(۱۶)

مست را با جامِ رنگین احتیاج | تشنہ را بہ آبِ شیریں احتیاج

صحبتِ مردانِ حق بس انور است | طالباں را ہست چندیں احتیاج

از تبسم کردہ گلشن جہان | ہر کہ دیدش کی بہ گلچیں احتیاج

یک نگاہِ لطفِ تو دل می برد | باز می دارم ازاں ایں احتیاج

نیست گویا غیرِ تو در دو جہان | با تو دارم اندل و دیں احتیاج

(۱۷)

ای زلفِ عنبریں تو گویا نقابِ صبح | پنہاں چو زیرِ ابرِ سیہ آفتابِ صبح

بیروں بر آمد آں مہِ من چوں نخوابِ صبح | صد طعنہ میزند بہ رخ آفتابِ صبح

---

[1] دہا۔

باچشم خواب ناک چو از بیروں بر آمدی
شرمنده گشت از رخ تو آفتاب صبح

از مقدم شریف جہاں ادبہ فروغ
چوں برگنند نقاب رخ آفتاب صبح

بیداری است زندگی صاحبان شوق
گویا حرام کردم از آئنده خواب صبح

(۱۸)

می برد دین و دلم این چشم شوخ
می کشند از چاه غم این چشم شوخ

کاکل او فتنه زن عالم است
رونق افزائی جہاں این چشم شوخ

خاک پای دوستی دل برد
ہادی راه خدا این چشم شوخ

کی کند او سوی گل نرگس نگاه
ہر که دیده لذت آن چشم شوخ

ہر کرا گویا غبار دل نشست
آنکه دیده یک نگه آن چشم شوخ

(۱۹)

به ہوش باش که ہنگام نو بہار آمد
بہار آمد و یار آمد و قرار آمد

درون مردم چشمم زبس که جلوه گرست
بہر طرف که نظر کرد روی یار آمد

بہر طرف که رود دیده میروم چه کنم
درین مقدمه ما را چه اختیار آمد

خبر دہند بیاران مدعی که امشب
انا الحق زده منصور سوی دار آمد

خبر دہید به گلہا که بشگفند ہمه
ازین نوید که زاں بلبل ہزار آمد

خدای ماند زغیرت جدا من حیران
حدیث شوق تو از بس که بی شمار آمد

خیال حلقهٔ زلف تو می کند گویا
ازیں سبب که دل از شوق بیقرار آمد

(۲۰)

طبیب عاشق بیدرد را دوا چه کند | ترا که پای بود لنگ رهنما چه کند
جمال او همه جائی حجاب جاده گرست | تو در حجاب خودی یار رمه لقا چه کند
ترا که نیست بیک گونه خاطر مجموع | مقام امن خوش گوشه سرا چه کند
بغیر بدرقه عشق کی رسی به منزل یار | بغیر جذبه شوق تو رهنما چه کند
چو سرمه دیده کنی خاک مرشد ای گویا | جمال حق نگری با تو توتیا چه کند

(۲۱)

صبا چون حلقهای زلف[۲] او را شانه میسازد[۱] | عجب زنجیر از بهر دل دیوانه میسازد
نه دانستیم از روز ازل این نقش آدم را | که نقاش از برای ماندن خود خانه میسازد
دل عاشق بباید کز فرصت معشوق میگردد | سراپا جان نشود هر کس که با جانانه میسازد
برای گرد نان گرد هر دونی چه میگردی | طمع دیدی که آدم را اسیر دانه میسازد
مگو از حال لیلی با دل شوریده گویا | که شرح قصه مجنون مرا دیوانه میسازد

(۲۲)

هر دم هزار سجده بسوی تو میکنند | هر دم طواف کعبه کوی تو میکنند
هر جا که بنگرند جمال تو بنگرند | صاحبدلان نظاره روی تو میکنند
جان را نثار قامت رعنات کرده اند | دلهای مرده زنده ز بوی تو میکنند

---

[۱] به دست ٭ [۲] زلفین ٭

آئینہ غدائی نماہست روئی تو | دیدارِ حق ز آئینہ روئی تو میکنند
تیرہ دلاں کہ چشم ندارند سطلق آں | خورشید را مقابلِ روئی تو میکنند
مستانِ شوق غلغلہ دارند در جہاں | صد جاں فدائی یک سرِ موئی تو میکنند
در پردۂ جمالِ تو روشن شود جہاں | در ہر طرف کہ ذکر ز روئی تو میکنند
آشفتگانِ شوقِ تو گویا صفت مدام | آوازِ خوش کلام زبوئی تو میکنند

(۲۳)

ای گردشِ چشمِ تو کہ ایام ندارد | خورشیدِ فلک پیشِ رخت نام ندارد
صیاد قضا از پئی دل بردنِ عاشق | چوں حلقۂ زلفِ تو دگر دام ندارد
ایں عمرِ گراں مایۂ غنیمت شمر آخر | ما صبح ندیدیم کہ او شام ندارد
تا چند دلاسا کنم ایں خاطرِ خود را | بی دیدنِ روئی تو دل آرام ندارد
ایں چشمِ گہربار کہ دریا شدہ گویا | بی روئی دِلآرامِ تو آرام ندارد

(۲۴)

نالۂ جاں فزائی تو گویا نمی شود | درمانِ دردِ ماست کہ پیدا نمی شود
لب تشنہ را بہ آبِ لبت ہست آرزو | تسکینِ ما ز خضر و مسیحا نمی شود
داریم دردِ دل کہ مرا ورا علاج نیست | تاں جاں تپیدہ ایم مداوا نمی شود
گفتم کہ جاں دہیم عوضِ یک نگاہِ تو | گفتا میانِ ما و تو سودا نمی شود

۱؎ کجا ۔

اندر ہوائی زلفِ گرہ گیرِ مہوشان | من میروم گرہ زدلم وا نمی شود
باساحلِ مُراد کجا آشنا شویم | تا چشمِ ما بیادِ تو دریا نمی شود
گویا در انتظارِ تو چشمم سفید شد | من چوں کنم کہ بی تو دلا سا نمی شود

(۲۵)

چوں ماہِ دو ہفتہ رُو نمائی۔ چہ شود | امشب مہ من اگر بیائی۔ چہ شود؟
این جملۂ جہاں اسیرِ زلفت گشتہ | یک لحظہ اگر گرہ کشائی۔ چہ شود؟
عالم ہمہ گشتہ است بی تو تاریک | خورشید صفت اگر برآئی۔ چہ شود؟
یک لحظہ بیا و در دو چشمم بنشیں | در دیدہ نشستۂ دل ربائی۔ چہ شود؟
این ہستۂ و خالت کہ برُوبیت شیداست | بہ فروشی اگر بہ نقدِ خدائی۔ چہ شود؟
در دیدہ توئی و من بہر کو جویا | از پردۂ غیب رُو نمائی۔ چہ شود؟
گویاست بہر طرف سُراغت جویا | گر گم شدہ را رہنمائی۔ چہ شود؟

(۲۶)

قدم آں بہ کہ در راہِ خُدا بیہودہ میباشد | زبانی بہ کہ در ذکرِ خُدا آسودہ میباشد
بہ ہر سُوئی کہ می بینم بہ چشمم ما سوا نابید | ہمیشہ نقشِ اُو در دیدۂ ما بُودہ میباشد
ز فیضِ مرشدِ کامل مرا معلوم شد آخر | کہ دائم مردمِ دُنیا بہ غم آلودہ میباشد
زہی صاحبدلِ روشن ضمیرِ عارفِ کامل | کہ بر درگاہِ حق پیشانیئی او سودہ میباشد
بہ قربانی سرِ کوئی بگردد دم مزن گویا | اشارِ تہائی چشمِ اُو مرا فرمودہ میباشد

(۲۷)

هزار تختِ مرصع فتاده در ره اند　　قلندرانِ تو تاج و نگین نمی خواهند
فناه پذیر بود هرچه هست در عالم　　نه عاشقان که ز اسرارِ عشق آگاه اند
تمام چشم تواں شد پی نظارهٔ او　　هزار سینه به سودای هجر میکاهند
تمام دولتِ دنیا به یک نگه بخشند　　یقیں بداں که گدایانِ او شهنشاه اند [له]
همیشه صحبتِ مردانِ حق طلب گویا　　که طالبانِ خدا واصلانِ الله اند

(۲۸)

گر دستِ من همیشه پی کار میرود　　من چوں کنم که دل بسوی یار میرود
آوازِ لن ترانی هردم بگوشِ دل　　موسی مگر بدیدنِ دیدار می رود
ایں دیده نیست آنکه ز اشک میچکد　　جامِ محبت است که سرشار می رود
دلدار و دل زبسکه یکی اندر وجود　　زاں دل همیشه جانبِ دلدار می رود
در هر دو کون گردنِ او سربلند شد　　منصور وار هر که سوی دار می رود
گویا ز بادِ دوستِ حقیقی حیات یافت　　دیگر چرا بکوچهٔ خمار می رود

(۲۹)

کیست امروز که سودای نگاری دارد　　بادشاهیست درین دهر که یاری دارد
دانم ای شوخ که خونِ دو جهاں خواهد ریخت　　چشمِ مستِ تو امروز خماری دارد

له یقیں بداں که گدایانِ کوئی او شاهند.

دامنِ چشم مرا خونِ جگر رنگیں کرد
دلِ دیوانۂ ما طرفہ بہاری دارد

سایۂ طوبیٰ و فردوس نخواہد ہرگز
ہر کہ منصورِ صفتِ سایۂ داری دارد

روی گلگونِ خود ای شمع برافروز دمی
دلِ پروانہ و بلبل بتو کاری دارد

بہر دیوانہ اگر سلسلہ ہا می سازند
دلِ گویا بہ خم زلف قراری دارد

(۳۰)

کسی بحالِ غریبانِ بی نوا نہ رسد
رسیدہ ایم بجائی کہ بادشا نہ رسد

ہزار خلدِ بریں را بہ نیم جو نہ خرند
ازاں کہ ہیچ بداں کوئی دلربا نہ رسد

طبیبِ عشق چنیں گفتہ است میگویند
بحالِ دردِ غریباں بجز خدا نہ رسد

برائی روشنیِ چشمِ دل اگر خواہی
بخاکِ درگہ او ہیچ توتیا نہ رسد

بیا و دستِ توال عمر را بسر بردن
کہ در برابرِ آں ہیچ کیمیا نہ رسد

تمام دولتِ گیتی فدائی خاکِ درش
کہ تا فدائش نہ گردد کسی بجا نہ رسد

فدائی خاکِ درش میشود ازاں گویا
کہ ہر کہ خاک نہ گردد بہ مدعا نہ رسد

(۳۱)

مشتِ خاک درگہ او کیمیا گر می کند
ہر گدا را بادشاہِ ہفت کشور می کند

خاکِ درگاہِ تو صد تاج است بہر فرقِ من
عاشقم گر دل ہوائی تاج و افسر می کند

کیمیا گر گر مس سازد طلائی دو رنگ
طالبِ حق خاک را خورشید انور می کند

شعرِ گویا ہر کسی کو بشنود از جان و دل
کی دلش پر وائی لعل و کان گوہر می کند

مثلِ دہانِ تنگ تو تنگ شکر نہ باشد ۳۲ ابرِ شال را کہ گفتم زیں خوب تر نہ باشد

باہجر آشنا شو گر طالبِ وصالی
رہ کی بری بمنزل تا راہبر نہ باشد

دامانِ چشم مگذار از دستِ ہمچو مژگان
تا جیب آرزوہا پُر از گہر نہ باشد

شاخِ امیدِ عاشق ہرگز ثمر نہ گیرد
از اشک آبِ مژگان تا سبز تر نہ باشد

ای بوالفضول گویا از عشقِ او مزن دم
گویا نہد دریں رہ آں را کہ سر نہ باشد

(۳۳)

گلِ ہولی بباغ دہر بو کرد
لب چوں غنچہ را فرخندہ خو کرد

گلاب و عنبر و مُشک و عبیری
چو بارانِ بارش از سو بسو کرد

زہی پچکاریٔ پُر زعفرانی
کہ ہر بی رنگ را خوش رنگ و بو کرد

گلالِ افشانیٔ دستِ مبارک
زمین و آسمان را سرخ رو کرد

دو عالم گشت رنگین از طفیلش
چو شاہم جامہ رنگین در گلو کرد

کسی کو دید دیدارِ مقدس
مرادِ عمر را حاصل نکو کرد

شود قربان خاکِ راہِ سنگت
دلِ گویا ہمیں را آرزو کرد

(۳۴)

ذکرِ وصفش بر زباں باشد لذیذ
نامِ او اندر دہاں باشد لذیذ

ای زہی سیبِ زنخدانِ شما
میوہ چوں در بوستاں باشد لذیذ

چشمِ ما روشن ز دیدارِ شماست
زاں نثارش بسکہ آں باشد لذیذ

سنبلی زلف تو دل را برده است آن لب لعل تو زان باشد لذیذ
لذتی گویا نه باشد به ازان همچو شعری تو به هندوستان لذیذ

(۳۵)

عارفان را سوی او باشد لذیذ عاشقان را کوی او باشد لذیذ
کاکل او دلفریب عالم است طالبان را موی او باشد لذیذ
روضهٔ باغ ارم قربان کنم بسکه ما را کوی او باشد لذیذ
زنده می گردم ز بوی مقدمش بسکه ما را بوی او باشد لذیذ
ذکر یاد حق که او باشد لذیذ از همه میوه که او باشد لذیذ
آب بخشی جمله عالم می شوی گر ترا این آرزو باشد لذیذ
شعر گویا بیش از شیر و شکر میوه در هندوستان باشد لذیذ

(۳۶)

ز فیض مقدمت ای آبروی فصل بهار جهان چو باغ ارم پُر شدست از گلزار
تبسم تو جهان را حیات می بخشد قرار دیدهٔ صاحبدلان پُر اسرار
بغیر عشق خدا هیچ عشق قایم نیست بغیر عاشق مولا همه فنا پندار
بهر طرف که نگاهی کنی روان بخشی نگاه تست که در هر طرف بود جانبار
خدا که در همه حال است حاضر و ناظر کجاست دیده که بیند بهر طرف دیدار
بغیر عارف مولا کسی نجات نیافت اجل زمین و زمان را گرفته در منقار

ہمیشہ زندہ بود بندۂ خدا گویا	کہ غیرِ بندگیش نیست در جہاں آثار

(۳۷)

من از جواں کہ پیر شدم در کنارِ عمر	ای با تو خوش گذشت مرا در کنارِ عمر
دہائی ماندہ را تو چنیں مغتنم شمار[1]	آخر خزاں بر آورد ایں نوبہارِ عمر
ہاں مغتنم شمار دمی را بہ ذکرِ حق	چوں باد میرود ز نظر در شمارِ عمر
باشد رواں چو قافلۂ موجِ پی بہ پی	آبی بنوش یک نفس از جوئی بارِ عمر
صد کار کردۂ کہ نیاید بکارِ تو	گویا بکن کہ باز بیاید بکارِ عمر

(۳۸)

ما کہ دیدیم سرِ کوئی تو ای محرمِ راز	وز ہمہ روی فگندیم سرِ خود بہ نیاز
تا بگردی سرِ کوئی تو بگردید علم	روضۂ خلدِ بریں را بکنم پا انداز
از خمِ کاکلِ مشکیں دل و دیں بردازما	حاصلِ عمر ہمیں بود ازیں عمرِ دراز
مصحفِ روئی تو حافظ ہمہ اہمہ در حال	خمِ ابروئی تو محرابِ دل اہلِ نماز
دلِ من بی تو چنانست چہ گوید گویا	ہمچو آں شمع کہ دائم بود اش سوز و گداز

(۳۹)

بی تو عالم جملہ حیرانست و بس	سینہ از ہجرِ تو بریانست و بس
طالبِ مولا ہمیشہ زندہ است	بر زبانش نامِ سبحانست و بس

---

[1] ذکر۔

خالِ مشکینش دلِ عالم ربود — کفرِ زلفش دامِ ایمانست و بس
زود بنما آن رخ چون آفتاب — این علاجِ چشمِ گریانست و بس
دل نثارِ قامتِ رعنائی او — جان فدائی جانِ جانانست و بس
گر بپرسی حالِ گویا یک نفس — این علاجِ دردِ هجرانست و بس

(۴۰)

مدام باده کش و صوفی و صفا میباش — تمام زهد شو و رندی نوا میباش
بسوی غیر میفگن نظر که بی بصری — تمام چشم شو و سوی دوست وا میباش
به گردِ قامتِ آن شاهِ دلربا میگرد — اسیرِ حلقهٔ آن زلفِ مشک سا میباش
نگویمت که بسوی دیر یا حرم میرو — بهر طرف که روی جانبِ خدا میباش
بسوی غیر چو بیگانگان چه میگردی — همی زحالِ دلِ خسته آشنا میباش
مدام شاکر و شاداب چون دلِ گویا — تمامِ مطلبِ فارغ ز مدعا میباش

(۴۱)

همه را سینه بریانست بریانست و بریانش — دو عالم بهرِ آن دیدار حیرانست و حیرانش
ز خاکِ کوی تو کان سرمهٔ اهلِ نظر باشد — نمی باشد علاجی به برای چشمِ گریانش
مه و خورشید گردِ کوی او گردند روز و شب — عجائب روشنی بخشد دو عالم هست احسانش
بهر سوی که می بینم جمالش جلوه گر باشد — جهان آشفته و شیدا مدام از زلفِ پیچانش
شده جیبِ زمین پر تو توی لاله از اشکِ من — جهان بگرفته‌ام گویا به یادِ لعلِ خندانش

(۴۲)

هرکس شنیده است ز تو گفتگوی خاص — از صد غمِ شدید شده زود تر خلاص

آبحیاتِ ما سخنِ پیرِ کامل است — دلهائی مرده را بکند زنده و خلاص

از خودنمائی تو خدا هست دور تر — بینی درونِ خویش شوی از خودی خلاص

گویا تو دستِ خود را ز حرص کوته کن — تا اندرونِ خانه ببینی خدائی خاص

(۴۳)

بیا چو سروِ خرامان دمی به سیرِ ریاض — شوی تو دیدۂ ما را نگاه گشت بیاض

برائی ریشِ دلم خندۂ تو مرهم بس — تبسم لبِ لعلت دوائی هر امراض

نگاه کرد و متاع دلم به غارت برد — برید جیبِ دلم را به غمزه چون مقراض

ز فیضِ مقدمت ای نوبهارِ گلشنِ حسن — جهان چون باغِ ارم کردۂ زهی فیاض

چرا بحالتِ گویا نظر نمی فگنی — که یک نگاهِ تو حاصل مرادِ اهلِ اغراض

(۴۴)

بسکه ما را هست با تو ارتباط — از قدومِ تست در عالم نشاط

فرش کردم در قدوم راه تو — دیده و دل را که بوده در بساط

بر فقیرانِ خدا رحمی بکن — تا درین دنیا بیابی انبساط

دائما دل را بسوی حق بیار — تا به آسان بگذری زین پل صراط

نیست آسوده کسی در زیرِ چرخ — بگذر ای گویا ازین کهنه رباط

(۴۵)

بهر کجا که روی جانِ من خدا حافظ — به بردهٔ دل و ایمانِ من خدا حافظ
بیا که بلبل و گل هر دو انتظارِ تواند — دمی بجانب بستانِ من خدا حافظ
نمک ز لالِ لبت ریز بر دلِ ریشم — پشیند[له] ز سینهٔ بریانِ من خدا حافظ
چه خوش بود که خرامد قدت چو سروِ بلند — دمی بسوی گلستانِ من خدا حافظ
بیا به مردمکِ دیده ام که خانهٔ تست — درونِ دیدهٔ گریانِ من خدا حافظ

(۴۶)

ای رخ نور رونق بازارِ شمع — اشک ریزِ چشم گوهر بارِ شمع
هر کجا روشن چراغی کرده اند — یک گلی بود است از گلزارِ شمع
تا که بر افروختی رخسارِ خود — می شود قربانِ تو صد بارِ شمع
گردِ رخسارِ تو از بهرِ نثار — جاں بریزد دیده های زارِ شمع
بسکه امشب نامدی از انتظار — سوخت محفل چشم آتش بارِ شمع
صبحدم گویا تماشائی عجیب — جمله عالم خفته و بیدارِ شمع

(۴۷)

ساقیا برخیز و هان پر کن ایاغ — تا ز نوشِ او کنم رنگین دماغ
حلقهٔ زلفت دلم را برده بود — یافتم از پیچ پیچِ او سراغ

له بجز.

از شعاعِ پرتوی دیدارِ پاک　　صد ہزاراں ہر طرف روشن چراغ
یاد اُو کُن یادِ اُو گویا مدام　　تا بیابی از غمِ عالم فراغ

(۴۸)

گر ز راہِ شوق سازی سینہ صاف　　زُود بینی خویشتن را بی گزاف
از خودی تو دُور گشتہ چوں خُدا　　دُور کُن خود بینی و بیں بی غلاف
عاشقاں دارند چوں عشق مدام　　دم مزن در پیش شاں ای مردِ لاف
بگذر از لذّتِ ایں خمسہ حواس　　تا بیابی لذّتی از جامِ صاف
گر بجوئی راہ مُرشد را مُدام　　تا شوی گویا مبرّا از خلاف

(۴۹)

ربُود مقدمِ وصلش زمن عنانِ فراق　　دہیم تا بکجا شرح داستانِ فراق
نبُود غیرِ تو در ہر دو چشم وا بر ویم　　نیافتیم در آں جا دگر نشانِ فراق
ہنُوز ہجر نیا لودہ بود وصلِ تُرا　　شنیدہ ایم سخن وصل از زبانِ فراق
چناں ز ہجرت آتش فتادہ در دلِ من　　کہ برق نالۂ من سوخت خانمانِ فراق
چہ کردہ است فراقِ تو بر سر گویا　　کہ در شمار نیاید مرا بیانِ فراق

(۵۰)

بشنو از من حرفی از رفتارِ عشق　　تا بیابی لذّت از گفتارِ عشق
عشقِ مولا ہر کرا اسمارکرد　　مغتنم داند سر دِ کارِ عشق

آں زہی دم کو ببادش بگذرد　　سرِ ہماں خوش کو رود در کارِ عشق
صد ہزاراں جاں بکف در راہِ او　　ایستادہ تکیہ بر دیوارِ عشق
ہر کہ شد در راہِ مولا بی ادب　　ہمچو منصورش سزد بر دارِ عشق
ای زہی دل کو زعشقِ حق پراست　　خم شدہ پشت فلک از بارِ عشق
زندہ مانی دائما ای نیک خوی　　بشنوی گر زمزمہ از تارِ عشق
بادشاہاں سلطنت بگذاشتند　　تا شوند آں محرمِ اسرارِ عشق
مرہمی جز بندگی دیگر ندید　　ہمچو گویا ہر کہ شد بیمارِ عشق

(۵۱)

تا آفریدہ است مرآں خدائی پاک　　جز حرفِ نامِ حق نبماند ز جسمِ خاک
در ہجرِ تست جان و دلِ عاشقاں چنیں　　چوں لالہ داغ بر جگر و سینہ چاک چاک
ایں گفتہ است مرگ کہ بی یادِ حق بود　　چوں سایہ تو ہست ندارم ہیچ باک
تخت و نگیں گذاشتہ شاہاں تو بہرِ تو　　بکشاز رخ نقاب کہ عالم شدہ ہلاک
ای خاکِ درگہ تو شفا بخش عالم است　　رحمی بکن بحالِ غریبان دردناک
دنیاست کاں خراب کن ہر دو عالم است　　دارا بخاک رفتہ و قارون شدہ ہلاک
چشمم ہمیشہ بی تو گہربار می شود　　گویا مثالِ دانہ کہ از خوشہ ہائی تاک

(۵۲)

من نہ دانم کہ کدامم کہ کدامم کہ کدامم　　بندۂ آدمیم و او حافظ من در ہمہ حال

صاحبِ حال بجز حرفِ خدا دم نزند   غیرِ ذکرش ہمہ آواز بود قیل و مقال

مرشدِ کامل ما ہند گیست فرمائد   ای زہی حال مبارک کُنند صاحبِ حال

(۵۳)

چون خدا حاضر است در ہمہ حال   تو چرامی زنی دگر پر و بال

حمدِ حق گو دگر مگو ای جان   صاحبِ حال باش و بندهٔ حال

غیر یادِ خدا دمی که گذشت   این زوال است پیشِ اہلِ کمال

ماسوا نیست ہر کجا بینی   تو چرا غافلی در عین وصال

غیرِ حرفِ خدا مگو گویا   که دگر پوچ ہست قیل و مقال

(۵۴)

ما که خود ہر بندهٔ حق را خدا فہمیده ایم   خویشتن را بندهٔ این بندہا فہمیده ایم

مردمانِ چشمِ یارا احتیاج سرمه نیست   بسکه خاکِ راه مردم توتیا فہمیده ایم

ہر نفس سر بر زمین داریم از بہرِ سجود   زان که روی یارِ خود نورِ خدا فہمیده ایم

بادشاہان را فقیران بادشاہی داده‌اند   زان گدای کوی او را بادشاه فہمیده ایم

ما نمی خواہیم ملکِ و مال را گویا از آن   سایهٔ زلفِ ترا بالِ ہما فہمیده ایم

(۵۵)

درون مردمکِ دیده دلربا دیدم   بہر طرف که نظر کردم آشنا دیدم

به گردِ کعبه و بتخانه ہر دو گردیدم   دگر نیافتم آنجا ہمین ترا دیدم

بہر کجا کہ نظر کردم از رہِ تحقیق
ولے بخانۂ دِلِ خود خدا دیدم

گدائی کردنِ کوئی تو بہ ز سلطانیست
خلافتِ دو جہاں ترک مدعا دیدم

مرا ز روزِ ازل آمد این ندا گویاؔ
کہ انتہائی جہاں ابتدا دیدم

(۵۶)

از دوستِ غیرِ دوست تمنا نمی کنیم
ما دردِ سرِ خویش مداوا نمی کنیم

بیمارِ نرگسیم کہ نرگس غلامِ اوست
ما آرزوئی خضر و مسیحا نمی کنیم

ہر جا کہ دیدہ ایم جمالِ تو دیدہ ایم
ما جز جمالِ دوست تماشا نمی کنیم

با یار ہمدمیم نہ بینیم غیرِ او
ما چشمِ خود بروی کسی وا نمی کنیم

پروانہ وار گردِ رخِ شمع جاں دہیم
چوں عندلیب بیہدہ غوغا نمی کنیم

گویاؔ خموش باش کہ سودائی عشقِ یار
تا این سر است از سرِ خود وا نمی کنیم

(۵۷)

ما بیادِ حق ہمیشہ زندہ ایم
دائم از احسانِ او شرمندہ ایم

خود نما را بندگی منظور نیست
او ہمیشہ صاحب و ما بندہ ایم

در وجودِ خاکیاں پاکی از وست
ما خدائی پاک را بینندہ ایم

ما بپائی شاہ سر افگندہ ایم
از دو عالم دست را افشاندہ ایم

نیست در ہر چشم غیر از نورِ او
صحبتِ مردانِ حق جوئندہ ایم

ما چو ذرہ خاکِ پائی او شدیم
تا بدامن دستِ خود افگندہ ایم

کیست گویا ذاکرِ نام خدا　　ہمچو خورشید جہاں رخشندہ ایم

(۵۸)

ما بندۂ عشقیم خدا را نشناسیم　　دشنام ندانیم دعا را نشناسیم
آشفتۂ آنیم کہ آشفتۂ ما ہست　　ما شاہ ندانیم وگدا را نشناسیم
چوں غیر تو کس نیست بہ تحقیق درینجا　　ایں تفرقۂ ما و شما را نشناسیم
سر پا شدہ پا سر شدہ در راہِ محبت　　گوییم ولیکن سر و پا را نشناسیم
ما نیز چو گویا ز ازل مست ایستم　　ایں قاعدۂ زہد و ریا را نشناسیم

(۵۹)

ہر گہ نظر بجانبِ دلدار می کنیم　　دریائی ہر دو چشم گہربار می کنیم
ہر جا کہ دیدہ ایم رخِ یار دیدہ ایم　　ما کی نظر بجانب اغیار می کنیم
زاہد مرا ز دیدنِ خوباں منع مکن　　ما خود نظر بسوئی رخِ یار می کنیم
ما جز حدیث روئی تو قوتی نہ خوردہ ایم　　در راہِ عشق[۱] ایں ہمہ تکرار می کنیم
گویا ز چشم یار کہ مخمور گشتہ ایم　　کی خواہش شراب پُر[۲] اسرار می کنیم

(۶۰)

نمی گنجد بچشم غیر شاہِ خود پسندِ من　　بہ چشم خوش نشست آں قامت بخت بلندِ من
تمامی مردہ ہا را از تبسم زندہ می سازد　　چو ریزد آبحیواں از دہانِ غنچہ خندِ من

---

۱ عشق ... ۲ از ...

برای دیدنِ تو دیده ام شد چشمهٔ کوثر بیا جاناں که قربان تو جان دردمندِ من

اگر بینی درونِ من بغیر از خود کجا یابی که غیر از ذکرِ تو نبود درونِ بند بندِ من

منم یکمشتِ گلِ گویا درونم نورِ لامع بگردش دائما گردد دلِ پُر شهدمندِ من

(۶۱)

بی وفا نیست کسی گر تو وفادار شوی وقت آنست که بر وقت خبردار شوی

جان اگر هست نثارِ قدمِ جاناں کن دل به دلدار بده زاں که تو دلدار شوی

منزلِ عشق دراز است بپا نتواں رفت سر قدم ساز که تا در رهِ آں یار شوی

گفتگوی همه کس در ادراکِ خود است لب فرو بند که تا محرمِ اسرار شوی

می فروشند دلِ دیوانه خود را گویا به امیدِ کرمِ آں که خریدار شوی

رُباعیات

هر کس ز شوقِ تو قدم از سر ساخت بر نه طبقِ چرخ علم سر افراخت

شد آمدنش مبارک و رفتن هم گویا آں کس که راهِ حق را بشناخت

کُور است هر آں دیده که حق را نه شناخت این عمرِ گرانمایه بغفلت در باخت

او گریه کناں آمد و بحسرت مُرد افسوس درین آمد شد کاری نساخت

این چشمِ تو خانه دارِ جانانست این تختِ وجودِ مسندِ سلطانست

هر بوالهوسی بسوی او ره نه بُرد که این راه تعلق منزلِ مردان است

هر دل که براه راست جانان شده است   تحقیق بدان که عینِ جانان شده است
یک ذره ز فیض جنبش خالی نیست   نقاش درونِ نقش پنهان شده است

این آمد و رفت جز و می بیش نبود   هر جا که نظر کنیم جز خویش نبود
ما جانبِ غیر چون نگاهِ بکنیم   چو غیر تو هیچ کس پس و پیش نبود

هر بنده که طالبِ مولا باشد   در هر دو جهان رتبهٔ اش اولیٰ باشد
گویا دو جهان را بجوی به ستاند   مجنون تو کی عاشق لیلیٰ باشد

در دهر که مردانِ خدا آمده اند   بر گم شدگانِ رهنماء آمده اند
گویا اگر این چشم تو مشتاق خدا است   مردانِ خدا خدا نما آمده اند

در مذهبِ ما غیر پرستی نکنند   سر تا بقدم بهوش و مستی نکنند
غافل نشوند یکدم از یادِ خدا   دیگر سخن از بلند و پستی نکنند

یک ذره اگر شوق الٰهی باشد   بهتر ز هزار بادشاهی باشد
گویا ست غلامِ مرشدِ خویش   این خط نه محتاج گواهی باشد

هر کس بجهان نشو و نما می خواهد   اسپ و شتر و فیل و طلا می خواهد
هر کس ز برائ خویش چیزی خواهد   گویا ز خدا یاد خدا می خواهد

پر گشته ز سر تا بقدم نور النور   آئینه که در وی نبود هیچ قصور
تحقیق بدان ز غافلان دور بود   او در دل عارف کرده ظهور

این عمر گرانمایه که برباد شود   این خانهٔ ویران به چه آباد شود[له]

[له] بود

نا مرشد کامل ندہد دست بہم		گویا دلِ غمگیں تو چوں شاد شود[1]

دلِ ظالم بہ قصدِ کشتن ماست		دلِ مظلوم من ببوئی خداست

او دریں فکر تا بما چہ کند		ما دریں فکر تا خدا چہ کند

در حاصلِ عمر آں چہ ما یافتہ ایم		در ہر دو جہاں یاد خدا یافتہ ایم

ایں ہستیِ خویشتن بلا بود عظیم		از خویش گذشتیم خدا یافتہ ایم

از خاک درِ تو توتیا یافتہ ایم		گر دولت آں نشو و نما یافتہ ایم

ما سجدہ بر روی غیر دیگر نکنیم		در خانۂ دل نقش خدا یافتہ ایم

گویا خبر از یادِ خدا یافتہ ایم		ایں جام لبا لب از کجا یافتہ ایم

جز طالبِ حق نصیب ہر کس نبو		ایں دولتِ نایاب کہ ما یافتہ ایم

گویا تا کی دریں سرائی معلوم؟		گاہی لازم شود و گاہی ملزوم؟

تا کی چو سگاں بر استخواں جنگ کنیم؟		دنیا معلوم اہلِ دنیا معلوم؟

گویا اگر آں جمال دیدن داری		از خود ہوس میل رمیدن داری

زیں دیدہ مبین کہ حجاب است ترا		بی دیدہ ببیں ہر آنچہ دیدن داری

موجود خدا است تو کرا می جوئی		مقصود خدا است تو کجا می پوئی

ایں ہر دو جہاں نشانِ دولتِ اوست		یعنی سخن از زبانِ حق می گوئی

---

[1] بود

متفرق بیت

مبر ای باد خاکم از درِ دوست دشمنم سرزنش کند که هر جائیست

نیست غیر از آن صنم در پردهٔ دیر و حرم می بود آتش دو رنگ از اختلاف سنگها

آسمان سجده کند پیشِ زمین که برد یک دو نفس از پی ذکرِ خدا بنشیند

بزیر سایهٔ طوبی مراد ها یابی

بزیر سایهٔ مردانِ حق خدا یابی

ایک اونکار ستگر پرساد

زِندگی نامہ

آں خداوندِ زمین و آسماں | زِندگی بخشِ وجودِ اِنس و جاں
خاکِ راہش توتیائی چشمِ ماست | آبرو[1] افزای ہر شاہ و گداست
ہر کہ باشد دائما در یادِ او | یادِ حق ہردم بود ارشادِ او
گر تو در یادِ[2] خدا باشی مدام | می شوی اَی جانِ من مردِ تمام
آفتابی ہست پنہاں زیرِ اَبر | بگذر از ابر و نما رُخ ہمچو بدر
ایں تنت ابر است در روی آفتاب | یادِ حق میداں ہمیں باشد ثواب[3]
ہر کہ واقف شد ز اسرارِ خدا | ہر نفس جُز حق ندارد مُدعا
حق چہ باشد یادِ آں یزدانِ پاک | کی بداند قدرِ اُو ہر مُشتِ خاک
صحبتِ نیکاں اگر باشد نصیب | دولتِ جاوید یابی اَی حبیب
دولت اندر خدمتِ مردانِ اُوست | ہر گدا و پادشہ قربانِ اُوست
خوی شاں گیر ای برادر خوی شاں | دائما میگرد گردِ کوی شاں
ہر کہ گردِ کوی شاں گردید یافت | در دو عالم ہمچو مہر و بدر تافت

---

۱ نسخہ ۲- کابرو .. ۲ نسخہ ۲- ۳- گر ترا یادِ خدا باشد مدام .. ۳ جواب ..

دولتِ جاوید باشد بندگی بندگی کن بندگی کن بندگی
در لباسِ بندگی شاہی تُراست دولتی از ماه تا ماہی تُراست
ہر کہ غافل شُد از اُو نادان بود گر گدا باشد و گر سُلطان بود
شوقِ مولا از ہمہ بالاتر است سایۂ اُو بر سرِ ما افسر است
شوقِ مولا معنیِ ذکرِ خداست کان طلسمِ چشمِ ما را[ل] کیمیاست
شوقِ مولا زندگیِ جانِ ماست ذکرِ او سرمایۂ ایمانِ ماست
روز جمعہ مومنانِ پاک باز گرد می آیند از بہرِ نماز
۳۰. ہمچناں در مذہبِ ما سادہ[ع] سنگ کز محبت با خُدا دارند رنگ
گرد می آیند در ماہی دو بار بہرِ ذکرِ خاصۂ پروردگار
آن ہجومِ خوش کہ از بہرِ خداست آں ہجومِ خوش کہ از دفعِ بلاست
آں ہجومِ خوش کہ بہرِ یادِ اُوست آں ہجومِ خوش کہ حق بُنیادِ اوست
آں ہجومِ بد کہ شیطانی بود عاقبت از وی پشیمانی بود
ایں جہان و آنجہاں افسانہ ایست این و آں از خرمنش[س] یک دانہ ایست
ایں جہان و آنجہاں قربانِ حق اولیا و انبیا قربانِ حق[ع]

ل نسخہ ۳- جسم ما را ٭ ع نسخہ ۲- این ٭ س خوشہ ٭
ع نسخہ ۲- این جہان و آنجہان قربانِ اوست - اولیا و انبیا قربانِ اوست
این جہان و آنجہان قربانِ حق - اولیا و انبیا حیرانِ حق

هر که در یادِ خدا قایم بود — تا خدا قایم بود دایم بود
این دو عالم ذرهٔ از نورِ اوست — مهر و مه مشعل کشِ مزدورِ اوست
حاصلِ دنیا همین دردِ سر است — هر که غافل شد ز حق گاؤخر است
غفلت از وی یک زمان صد مرگ دان — زندگی یاد است نزدِ عارفان
هر دمی کو بگذرد در یادِ او — با خدا قایم بود بنیادِ او
هر سری کو سجدهٔ سبحان کرد — حق مر او را صاحبِ ایمان کرد
سر برای سجده پیدا کرده اند — دردِ هر سر را دوا کرده اند
پس ترا باید کنی هر دم سجود — عارف[۱] از وی یک زمان غافل نبود
هر که غافل شد چرا عاقل بود — هر که غافل گشت او جاهل بود
مرد عارف فارغ از چون و چرا است — حاصلِ عمرش همین یادِ خدا است
صاحبِ ایمان همان باشد همان — کو نباشد غافل از وی یک زمان
کفر باشد از خدا غافل شدن — بر لباسِ دنیوی مایل شدن
چیست دنیا و لباسِ دنیوی — از خدا غافل شدن ای مولوی
این لباسِ دنیوی فانی بود — بر خداوندیش ارزانی بود
دین و دنیا بندهٔ فرمانِ او — این از آن شرمندهٔ احسانِ او
چیست احسان صحبتِ مردانِ حق — آنکه میخوانند از عشقش سبق
یادِ او سرمایهٔ ایمان بود — هر گدا از یادِ او سلطان بود

۱؎ غافل از وی یکزمان عارف نه بود۔

روز و شب در بندگی باشند شاد   بندگی او بندگی او باد و یاد
چیست سلطانی و درویشی بدان   یادِ آن جاں آفرینِ انس و جان
یادِ او گر مونسِ جانت بود   هر دو عالم زیرِ فرمانت بود
بس بزرگی هست اندر یادِ او   یادِ او کن یادِ او کن یادِ او
گر بزرگی بایدت کن بندگی   ورنه آخر میکشی شرمندگی
شرم کن هاں شرم کن هاں شرم کن   این دلِ چوں سنگ خود را نرم کن
معنیِ نرمی غ بی آمده   دردِ هرکس را طبیبی آمده
حق پرستاں خود پرستی چوں کنند   سربلنداں میلِ پستی چوں کنند
خود پرستی قطرهٔ ناپاکِ تو   آنکه جا کرده به مشتِ خاکِ تو
خود پرستی خاصهٔ نادانِ تو   حق پرستی مایهٔ ایمانِ تو
جسمِ تو از باد و خاک و آتش است   قطرهٔ آبی و نورِ ذاتش است[۱]
خانه ات از نورِ حق روشن شده   یک گلی بودی کنون گلشن شده
پس درونِ گلشنِ خود سیر کن   همچو مرغِ قدس در وی طیر کن
صد هزاراں خلد اندر گوشه اش   هر دو عالم دانهٔ از خوشه اش
قوتِ آں مرغِ مقدس یادِ او   یادِ او هاں یادِ او هاں یادِ او
هر کسی کو مائلِ یادِ خداست   خاکِ راهش توتیای چشمِ ماست

۱؎ نسخه ۲- قطره آبی ز نورِ ذاتش است ۔

گر ترا یادِ خدا حاصل شود — حلِ هر مشکل ترا ای دل شود
حلِ هر[۵۵] مشکل همین یادِ خداست — هر که یادِ حق کند ذات خداست
در حقیقت غیرِ حق منظور نیست — کیست ای جان کو سراپا نور نیست
قطرهٔ نوری سراپا نور باش — بگذر از غم دائما مسرور باش
تا بکی در بندِ غم باشی مدام — بگذر از غم یادِ حق کن والسلام
غم چه باشد غفلت از یادِ خدا — چیست شادی یادِ آن بی منتها
معنیِ بی منتها دانی که چیست — آنکه او ناید بقیدِ مرگ و زیست
در سرِ هر مرد و زن سودای اوست — در دو عالم شورش و غوغای اوست
منزلِ او بر زبانِ اولیاست — روز و شب کاندر دلش یادِ خداست
چشمِ او بر غیر هرگز وا نشد — قطرهٔ او جز سوی دریا نشد
بندهٔ او صاحبِ هر دو سرا — کو نه بیند غیرِ نقشِ کبریا
این جهان و آنجهان فانی بود — غیرِ یادش جمله نادانی بود
یاد کن هان تا توانی یاد کن — خانه را از یادِ حق آباد کن
این دلِ تو خانهٔ حق بوده است — من چه گویم حق چنین فرموده است
شاه با تو همنشین و همزبان — تو بسوی هر کس و ناکس دوان
وای تو بر جان تو احوال تو — وای بر این غفلت و افعال تو

---

۵۵ نسخہ ۳ میں یہ شعر نہیں ہے۔

هر کسی کو طالبِ دیدار شد — پیشِ چشمش جمله نقش پار شد
درمیان نقش نقاش است و بس — این سخن را درنیابد بوالهوس
گر تو میخوانی ز عشقِ حق سبق — یادِ حق کن یادِ حق کن یادِ حق
ای برادر یادِ حق دانی که چیست — اندرونِ جملهٔ دلها جای کیست
۸۰- چون درونِ جملهٔ دلها جای اوست — خانهٔ دل منزل و ماوای اوست
چون بدانستی که در دلها خداست — پس ترا آدابِ هر دل مدعاست
یادِ حق اینست دیگر یاد نیست — هر کرا این غم نباشد شاد نیست
زندگیِ عارفان یادِ خداست — از خدا دور است هر کو خود نماست
کیست گویا مشتِ خاکِ بیش نیست — آنهم اندر اختیارِ خویش نیست
حق که هفتاد و دو ملت آفرید — فرقهٔ ناجی ازینها برگزید
فرقهٔ ناجی بدان بی اشتباه — هست هفتاد و دو ملت را پناه
مردمانش هر یکی پاکیزه تر — خوبرو و خوب خو و خوش سیر
پیش شان جز یادِ حق منظور نیست — غیر حرفِ بندگی دستور نیست
میچکد از حرفِ شان قند و نبات — بارد از هر موی شان آبِ حیات
۹۰- فارغ اند از بغض و کینه و ز حسد — بر نمی آید از ایشان فعلِ بد
هر کسی را عزت و حرمت کنند — مفلسی را صاحبِ دولت کنند
مرده را آبِ حیوان میدهند — هر دلی پژمرده را جان میدهند

سبز میسازند چوبِ خشک را / بوی می بخشند رنگِ مشک را
جملہ اشراف اند در ذات و صفات / طالبِ فیضان اند خود ہم عینِ ذات
خوی شانِ علم و ادب اظہر است / روی شان دشمن زہرِ انور است
ملتِ شان قومِ مسکینان بود / ہر دو عالم شایقِ ایشان بود
قومِ مسکیں قومِ مردانِ خداست / این ہمہ فانی و او دائم بقاست
صحبتِ شان خاک را اکسیر کرد / لطفِ شان بر ہر دلے تاثیر کرد
ہر کہ با ایشان نشیند یک دمی / روزِ فردا را کجا دارد غمی
آنچہ در صد سالہ عمرش نیافت / صحبتِ شان ہمچو خورشیدش بتافت
ما کہ از احسانِ شان شرمندہ ایم / بندۂ احسانِ شان را بندہ ایم
صد ہزاراں ہمچو من قربانِ شان / ہر چہ گویم کم بود در شانِ شان
شانِ شان بیرون بود از گفتگو / جامۂ شان پاک از شست و شو
دان یقین تا چند این دنیا بود / آخرش کارِ تو با مولا بود
پس ز اول کن حدیثِ شاہ را / پیروی کن ہادیِ این راہ را
تا تو ہم یابی مرادِ عمر را / لذتی یابی ز شوقِ کبریا
جاہل آنجا صاحبِ دل می شود / غرقِ دریا ہم بساحل می شود
ناکس آنجا عارفِ کامل شود / بادۂ مولا ہر کرا حاصل شود
این ادب تاج است بر افراقِ کس / آنکہ غافل نیست از حق یک نفس

۱۱۰- هر کسی را نیست این دولت نصیب　　دردِ شان را نیست غیر از حق طبیب

داروی هر درد را یادِ خداست　　زانکه در هر حال حق دارد رواست

مرشدِ کامل همه را آرزو　　غیر مرشد کس نه یابد ره بدو

ره روان را راه بسیار آمده　　کاروان را راه در کار آمده

دمبدم در ذکرِ مولا حاضر اند　　خویش منظور و خدا را ناظر اند

مرشدِ کامل همان باشد همان　　کز کلامش بوی حق آید عیان

هر که آید پیش ایشان ذرّه وار　　زود گردد همچو مهر نور بار

زندگی اینست بی چون و چرا　　بگذرد این عمر در یادِ خدا

خود پرستی کار نادان آمده　　حق پرستی ذات ایمان[51] آمده

هر دمی غفلت بود مرگِ عظیم　　حق نگه دارد ز شیطانِ رجیم

۱۲۰- آنکه روز و شب بیادش مبتلاست　　این متاع[52] اندرو دکانِ اولیاست

کهترینِ بندهٔ درگاهِ شان　　بهتر است از مهترانِ[53] این جهان

پس[54] بزرگان کو فدائی راهِ شان　　سرمهٔ چشمم ز خاکِ راهِ شان

همچنین پندار خود را ای عزیز　　تا شوی ای جانِ من مردِ تمیز

صاحبان را بنده بسیار آمده　　بنده را با بندگی کار آمده

---

۵۱ نسخه ۴- راهِ ایمان ؛ ۵۲ کمترین ؛ ۵۳ نسخه ۳- بادشاهان ؛

۵۴ نسخه ۳- پس بزرگ آمد فدائی راهِ شان ؛

پس ترا باید کہ خدمت گار شان | باشی و ہرگز نباشی بارِ شان
گرچہ یاری دِہ زغیر از سالکی است[۱] | لیک در گفتن چنین عیبی بسی است
ذرّہ را دیدم کہ خورشید جہان | شد ز فیضِ صحبتِ صاحبدلان
کیست صاحبدل کہ حق بشناسدش | کز لفایش شوق حق می باردش
صحبت شان شوق حق بخشد ترا | از کتابِ حق سبق بخشد ترا
۱۳۰۔ ذرّہ را خورشید انور می کنند | خاک را از حق منور می کنند
چشم تو خاکی و در وی نورِ حق | اندرونش چار سوئی و نُہ طبق
خدمتِ شان بندگی حق بود | کان قبول قادرِ مطلق بود
بندگی کن زانکہ او باشد قبول | قدرِ او را کی بداند ہر جہول
ہست کارِ روز و شب دریادِ او | یک نفس خالی نمی باشد از او
چشمِ شان روشن ز دیدارِ اللہ | در لباس اندر گدا و بادشاہ
بادشاہی آنکہ او دائم بود | ہمچو ذاتِ پاکِ حق قایم بود
رسمِ شان آئین درویشی بود | از خدا و با ہمہ خویشی بود
ہر گدا را عز و جاہی می دہند | دولت بی اشتباہی می دہند
ناکسان را عارفِ کامل کنند[۲] | بی دلان را صاحب دل می کنند

---

[۱] نسخہ ۲۔ گرچہ یاری دِہ بغیر از شان کسی است ۞

[۲] نسخہ ۳۔ ناکسان را در نظر کامل کنند ۞

خودپرستی از میان برداشتند | تخمِ حق در کشتِ دلها کاشتند

خوش نشینند ار هیچ می دانند شان | حرفِ حق را روز و شب خوانندشان

تا کجا اوصافِ مردانِ خداست | از هزاران گر یکی گویم رواست

همچنین مردم بجو کان کیستند | دیگران مردند اینها زیستند

زیستن را معنی دانی که چیست | ای خوشا عمری که در یادش بزیست

مردهٔ عارف زنده از عرفانِ اوست | نعمتِ هر دو جهان در خانهٔ اوست

معنی این زندگی یادِ خداست | کز طفیلش زنده جانِ اولیاست

ذکرِ او بر هر زبان گویا شده | هر دو عالم راهِ حق جویا شده

جمله می خوانند ذکرِ ذو الجلال | ای زهی قیل و زهی فرخنده قال

قیل و قالی گر برای حق بود | از برای قادرِ مطلق بود

یافت این سرمایهٔ عمرِ عجیب | هست اندر صحبتِ ایشان نصیب

آن روا باشد دگر منظور نیست | غیرِ حرفِ راستی دستور نیست

سادهٔ سنگت نام شان در هندوست | اینهمه تعریفِ شان ای مولویست

صحبتِ ایشان بود لطفِ خدا | تا نصیبِ کس شود این رونما

هر کسی این دولتِ جاوید یافت | زندگی عمر را امید یافت

اینهمه فانی و آن باقی بدان | جامِ عشقِ پاک را ساقی بدان

---

۵۱ مزرعهٔ دل ٭

هرچه هست از صحبتِ ایشان بود | کز طفیلش جمله آباداں بود
این همه آبادی از لطفِ خداست[1] | غفلت ازوی یک نفس مرگ و جفاست[2]
صحبتِ شان حاصلِ این زندگی است | زندگی این زندگی این بندگی است
گر تو میخواهی که مردِ حق شوی | عارف و کامل مطلق شوی
۱۶۰- صحبتِ شان کیمیا باشد ترا | تا چه می خواهی روا باشد ترا
اینهمه کو صاحبِ جاں آمدند | از برائی صحبتِ شاں آمدند
زندگی شان ز فیضِ صحبت است | صحبتِ شان آیتِ پُر رحمت است
هر کسی را صحبتِ شاں بایدش | تا ز دل عقدِ گُهر بکشایدش
صاحبِ گنجینهٔ ای بی خبر | لیک زاں گنجی ترا نبود خبر
کی از آں گنجی بیابی اطلاع | اندرونِ قُفل چون باشد متاع
پس ترا لازم بود جوئی کلید | تا به بینی گنج خفیه را پدید
قُفل بکشا از کلیدِ نامِ حق | از کتابِ گنج مخفی خواں سبق
این کلیدِ نام پیشِ شاں بود | مرهمِ دلهائی ریش و جاں بود
چونکسی را این کلید آید بدست | صاحبِ گنجینه باشد[3] هر که هست
۱۷۰- گنج را چون یافته جویای گنج | گشت فارغ از همه تشویش و رنج
آن همه از مردانِ حق شد ای شفیق | آنکه راهی یافت در کوی رفیق

---
۱ یاد ۔ ۲ خطا ۔ ۳ گردد ۔

صحبتِ شاں ذرہ را چوں ماہ کرد ہر گدا را صحبتِ شاں شاہ کرد
رحمتِ حق باد بر اوضاعِ شاں بر پدر بر مادر و ابنائی شاں
ہر کہ شاں را دید حق را دیدہ است خوش گُل از باغِ محبت چیدہ است
گُل ز باغِ معرفت بر چیدن است دیدنِ ایشاں خدا را دیدن است
مشکل آمد دیدنِ حق را بیاں میدہد ایں جملہ را قدرت نشاں
از طفیلِ شاں خدا را دیدہ ام گُل ز باغِ معرفت بر چیدہ ام
دیدنِ حق معنیٔ دارد شریف من نیم ایں جملہ آں ذاتِ لطیف
ہر کہ اُو دانست ایں حرفِ تمام یافت[1] اُو آں گنجِ مخفی را مقام
معنیٔ حق صورتی دارد نکوست صورتِ حق صورتِ مردانِ اوست
خلوتِ ایشاں بود در انجمن وصفِ ایشاں بر زبانِ مرد و زن
زیں خبر واقف کسے باشد کہ اُو دارد از شوقِ محبت گفتگو
شوقِ مولا اش گریبان گیر شد ناکسی ہم صاحبِ تدبیر شد
شوقِ مولایت چوں باشد دستگیر ذرہ گردد رشکِ خورشیدِ منیر
بسکہ حق میبارد از گفتارِ[2] شاں دیدہ ہا روشن شد از دیدارِ[3] شاں
روز و شب باشند در ذکرش مدام در لباسِ دنیوی مردی تمام
با ہمہ از جملہ آزادند شاں در ہمہ حال از خدا شادند شاں

---

[1] یافتہ ایں گنج خفیہ را مقام ۔ [2] دیدار ۔ [3] انوار ۔

در لباسِ دُنیوی و رسمِ دین | همچو ایشان ثانی دیگر مبین
همچنان دریادِ حق دارند دست | حق شناس و حق پسند و حق پرست
در لباسِ دُنیوی سر تا قدم | بینی و غافل نه بینی نیم دم
آن خدائی پاک شان را پاک کرد | گرچه جسمِ شان ز مشتِ خاک کرد
این وجودِ خاک پاک از یادِ اوست | زانکه ایشان[1] مظهرِ بُنیادِ اوست
رسمِ شان آئینِ دلداری بود | در همه حال از خدا یاری بود
هر کسی را کی نصیب این دولت است | دولتِ جاوید اندر صحبت است
این همه از صحبتِ مردانِ اوست | دولتِ هر دو جهان در شانِ[2] اوست
صحبتِ شان نخلِ بے بار آورد | نخلِ جسمِ خاکِ حق بار آورد
همچنین صُحبت کجا باز آیدت | کز برائی مردمی می شایدت
مردمی یعنی به حق پیوستن است | غیرِ ذکرش از همه وارستن است
چون دلِ بنده بذکرش راه یافت | حاصلِ عمرِ دلِ آگاه یافت
کارِش از گردونِ گردان درگذشت | بر سرِ دُنیا چو مردان در گذشت
این جهان و آنجهان تحسین کنند | آنکه دل از ذکرِ حق رنگین کنند
در وجودش آشنائی تافته | نامِ حق در صحبتِ شان یافته
نامِ حق از بسکه روز و شب گرفت | دستِ او را ذکرِ مولا بر گرفت

---

[1] نسخه ۲- اِنسان ٭ [2] نسخه ۲- خانه ٭

ذکرِ مولا آنکه یاری داده شد — خانهٔ دیراں زحق آباده شد
ذکرِ مولا دولتی باشد عظیم — کی بدست آید زگنج ومال وسیم
هر که حق[۱] را خواست حق او را بخواست — شوقِ مولا بهترین کیمیاست
گوهرِ مقصودِ تن یادِ خداست — لیکن او اندر زبانِ اولیاست
پارسای به که بهرِ حق بود — بادشاهی چیست کاں ناحق بود
هر دو مشتاق اند رند و پارسا — تا کرا خواهد خدائی کبریا
بنده تا باشد برائی بندگیست — غیرِ حرفِ حق همه شرمندگیست
لیک در ظاهر کسی باشد درست — آنکه آرد مرشدِ کامل بدست
دین و دنیا هر دو فرماں دارِ او — هر دو عالم شایقِ دیدارِ او
هر کرا الفت زنامِ حق بود — در حقیقت عارفِ مطلق بود
یادِ حق را طالبِ او می کنند — عارفِ حق جمله نیکو می کنند
حق هماں باشد که باشی بندهٔ — بی ادب دائم زحق شرمندهٔ
عمر آں باشد که او در یاد رفت — عمر نه بود آنکه او برباد رفت
بنده[۲] پیدا شد برائی بندگی — خوش علاجی هست بهرِ زندگی
ای[۳] خوشا چشمی که دیده روی دوست — مردمِ چشمِ دو عالم سوی اوست

---

۱ هر کرا حق ۔ ۲ تا توانی بندگی کن بندگی ۔ ۳ نسخه ۲ سے
ای خوشا چشمی که دیده روی او — بندگی اش جمله مقبول نکو

این جهان و آنجهان از حق پر است — لیک مرد حق ز عالم کمتر است

هر کسی کو با خدا همرنگ شد — وصف او در ملکِ روم و زنگ شد

معنئ یکرنگی آمد شوقِ حق — بنده را آرام اندر ذوقِ حق

او برنگِ صاحبی با عز و جاه — ما برنگِ بندگی اندر پناه

او برنگِ صاحبی فرمانروا — ما برنگِ بندگی نزدش گدا

او برنگِ صاحبی دارد نظر — بنده را از بندگی باشد خبر

عمرها جویای این دولت شدند — سالها مشتاقِ این صحبت شدند

هر کسی را ذره زان باشد نصیب — آن بخوبی گشت خورشیدِ نجیب

غیر او یعنی ز حق غفلت بود — یاد او سرمایهٔ دولت بود

دیدنِ حق[ل] تا میسر می شود — صحبتِ مردان تاثر می شود

حرفِ حق در دل اگر ماوا کند — در بنِ هر موی او حق جا کند

هر که خود را سوی حق می آردش — از رخ او نورِ حق میباردش

این همه فیض از طفیلِ صحبت است — صحبتِ مردانِ حق خوش دولت است

هیچکس از حالِ شان آگاه نیست — هر که و مه را درانجا راه نیست

در نظر آیند چون ذاتِ اله — در حقیقت هر دو عالم را پناه

در کسب باشند آزاد از کسب — عمر گذرانند اندر یادِ رب

ل نسخه ۲- او

خویش را چوں مور بشناسند شاں　　در حقیقت بهتر از پیلِ دماں
هر چه می بینی همه حیرانِ شاں　　شانِ شاں بهتر بود از امتحاں
صحبتِ مردانِ حق باشد کرم　　دولتی کآں را نباشد هیچ غم
خود بزرگ و هر کسی با شاں نشست　　او بزرگی یافت تا هر جا که هست
هر کسی کو خویش را بشناخته　　در طریقِ بندگی پرداخته
این زمین و آسماں پُر از خدا ست　　عالمی هر سو دواں کآں شه کجاست
دیده بر دیدارِ حق گر مبتلاست　　هر چه می بینی بچشمت حق نماست
هر که شاں را دید حق را دیده است　　او طریقِ بندگی فهمیده است
طرزِ یکرنگی عجب رنگ آردش　　کز بدن نورِ خدا می باردش
او برنگِ صاحبی ایں[له] هست و بود　　بندگی دائم باداب و سجود
او برنگِ صاحبی ارشادِ او　　بندگی تا سر قدم بنیادِ او
صاحبی با صاحباں زیبد مدام　　بنده را در بندگی باشد قیام
صاحباں را صاحبی باشد شعار　　بنده را در بندگی فصلِ بهار
صاحباں را صاحبی دایم بود　　بنده هم در بندگی قایم بود
از برای آں که تو سرگشته　　از پئی دنیا ز حق برگشته
دولتِ گیتی نباشد پایدار　　یک نفس خود را بسوی حق بیار

له ا ب

چوں دلِ تو مائلِ یادِ خداست ‏ آں خدای پاک کی از تو جداست
گر تو غافل باشی از فکرِ بلند ‏ تو کجا و او کجا اے ہوش مند
یادِ او درد دو عالم را دواست ‏ یادِ او ہر گم شدہ را رہنماست
یادِ او ایں جملہ را لازم بود ‏ ہر کہ غافل شد ازو ملزم شود
یا الٰہی بندہ را توفیق دہ ‏ تا بیادت بگذرد ایں عمر بہ
عمر آں باشد کہ در یادِ خدا ‏ بگذرد دیگر نباشد مدعا
مدعا بہتر جز یاد نیست ‏ غیر یادش[1] ایں دلِ ناشاد نیست
شادیِ دائم بود یادِ خدا ‏ ای زہی دولت کہ باشد رہنما
گرچہ حق در جملۂ دلہا بود ‏ لیک عارف صاحبِ ایماں بود
چشمِ عارف قابلِ دیدار ہست ‏ مردِ عارف واقفِ اسرار ہست
صحبتِ مردانِ حق را دوست دار ‏ تا تو ہم گردی زمینش رستگار
ہر چہ ہست از صحبتِ ایشاں بود ‏ زانکہ جسم و جاں سراپا جاں بود
مردماں دیدہ روشن شد ازو ‏ خاک جسم جملہ گلشن شد ازو
ای زہی صحبت[2] کہ خاک اکسیر کرد ‏ ناکسی[3] را صاحبِ تدبیر کرد
گوہر و لال و جواہر پیشِ شاں ‏ ہر دمی کو بگذرد در یادِ آں
ایں جواہر ہا ہمہ فانی بود ‏ یادِ حق بر بندہ ارزانی بود

---

۱ ذکرش ٭ ۲ نسخہ ۲: دولت ٭ ۳ ناکساں ۔

رسم مردانِ خدا دانی که چیست — فارغ اند از قید ہای مرگ و زیست

یک نفس بی یادِ حق[۱] نگذاشتند — خوش علم بر نُہ طبق افراشتند

خیر خواهِ جملگی پیدائش اند — زیب بخش این ہمه آرائش اند

نامِ حق مردانِ حق را زیور است — چشمِ شان از نورِ حق پُر گوہر است

حرفِ شان تعلیمِ عمرِ جاوداں — یادِ حق دارند دائم بر زباں

ہر چه می گویند ارشاد ست و بس — بر نمی آرند غیر از حق نفس

این ہمه مشتاقِ دیدارِ خدا ست — بوستانِ دہر گلزارِ خدا ست

ہر که با مردانِ حق شد آشنا — سایۂ او بہتر از بالِ ہما

یادِ حق یعنی ز خود بگذشتن است — از خیالِ[۲] غیرِ حق وارستن است

رستگی از خویشتن وارستگی ست — با خدای خویشتن دل بستگی ست

ہر کسی کو با خدا دل بسته است — او ز چرخِ نُہ طبق بر جسته[۳] است

صحبتِ دل بستگانِ با خدا — کی میسر آیدت این کیمیا

دین و دنیا ہر دو حیراں مانده اند — بس ز حیرانی پریشاں مانده اند

ہر کرا این آرزوی پاک ہست — مرشدِ او صاحبِ ادراک ہست

واصلانِ حق ترا واصل کنند — دولتِ جاوید در حاصل کنند

دولتِ جاوید پیشِ عارف است — این سخن مشہور پیشِ عارف است

۱؎ نسخه ۲- او " ۲؎ نسخه ۳- قیود " ۳؎ بگذشته "

عارفان و کاملان و واصلان — نام او دارند دائم بر زبان
بندگی شان بود ذکر خدا — دولتِ جاوید باشد حق نما
چون نماید دولتِ جاوید رو — تو ز حق باشی و حق باشد ز تو
بهر دولت گر پر توی حق بر فگند — خارِ هجرت را ز پای دل بکند
خارِ هجر از پای دل چون دور شد — خانهٔ دل از خدا معمور شد
همچو قطره کو بدریا در فتاد — عین دریا گشت و وصلش دست داد
قطره چون شد بدریا آشنا — بعد از آن تفریق نتوان شد جدا
۲۹۰- قطره چون جانبِ دریا شتافت — از رهِ تفریق خود را قطره یافت
قطره را این دولتی چون دست داد — قطره شد اندر حقیقت با مراد
گفت من یک قطرهٔ آبی بوده ام — پهن دریا را چنان پیموده ام
گر مرا دریا ز راهِ لطفِ خویش — واصلِ خود کرد از اندازه بیش
همچو موج از پهنِ دریا رو نمود — موج گشت و کرد دریا را سجود
همچنان هر بنده کو واصل است — در طریقِ بندگی بس کامل است
موج و دریا گرچه در معنی یکیست — لیک اندر این و آن فرقِ لبیست
من یکی موجم تو بحرِ بیکران — فرق باشد از زمین و آسمان
من نیم این جمله از الطافِ تو — من یکی موجم ز طبعِ صافِ تو

۱ هر دم ۞ ۲ در ۞ ۳ نسخه ۲- باز ۞

بازرگان صحبتی میبایدت — از همه اوّل همین میشایدت

۳۰۰. قادرِ مطلق بقدرت ظاهر است — درمیانِ قدرت خود قادر است

قادر و قدرت بهم آمیختند — آن متاع غیرِ حق را ریختند

پس ترا هم باید ای یارِ عزیز — حق کدام و تو کدامی کن تمیز

گر تو واصل گشته در ذات او — غیر حرفِ بندگی دیگر مگو

اینهمه از دولتِ این بندگیست — زندگی بی بندگی شرمندگیست

حق تعالیٰ بندگی فرموده است — هر کسی کو بنده[1] شد آسوده است

چون اناالحق بر زبان اظهار کرد — شرع آن منصور را بر دار کرد

مستیِ حق معنیِ هشیاری است — عارفان را خواب هم بیداری است

در حقیقت[2] بی ادب باید سزا — چون ادب آمد همه را رهنما

گر تو سر تا پا همه حق گشته — واصل بی چونِ مطلق گشته

۳۱۰. باز راهِ بندگی در پیش گیر — بندهٔ او باش و راهِ خویش گیر

در همه حالت خدا حاضر ببین — حاضر و ناظر همه ناظر ببین

در رهِ حق جز ادب تعلیم نیست — طالبِ او را بجز تسلیم نیست

طالبانِ حق همیشه با ادب — با ادب باشند اندر یادِ رب

بی ادب را کی ز راهِ شان[3] خبر — بی ادب از حق همیشه بی بصر

---

۱ هر کسی در بندگی آسوده است ۔ ۲ در حقیقت با ادب باید ترا ۔ ۳ خال ۔

بی ادب هرگز بحق راهی نیافت / راهِ حق را هیچ گمراهی نیافت
هادیِ راهِ خدا آمد ادب / بی ادب خالیست از الطافِ رب
بی ادب راهِ خدا کی داندش / هر کرا قهرِ خدا میراندش
در پناهِ سایهٔ مردانِ حق / گر روی آنجا ادب یابی سبق
بی ادب اینجا ادب آموز شد / این چراغِ گل جهان افروز شد
ای خدا هر بی ادب را ده ادب / تا گذارد عمر را در یادِ رب
گر بیابی لذتی از یادِ او / زنده باشی دائما ای نیک خو
این وجودِ خاک را قائم بدان / قائم آمد شوقِ او در حرزِ جان
شوقِ مولا زندگیِ جان بود / یادِ او سرمایهٔ ایمان بود
شوقِ او در هر دلی کی جا کند / در وجودِ خاک کی ماوا کند
شوقِ مولا مر ترا چون دست داد / دولتِ دایم بدستت در فتاد
خاکِ راهش سرمهٔ چشمِ سر است / عارفان را به ز تاج و افسر است
دولتِ دنیا نباشد پایدار / در طریقِ عارفانِ حق گذار
یادِ او لازم بود دایم ترا / ذکرِ او قایم کند قایم ترا
عارفان دارند با عرفانِ خویش / حاصلِ عرفان دردِ جانِ خویش
مسندِ شوقِ الٰهی بی زوال / ورنه بینی پُر زوالی هر کمال
بی زوال آمد کمالِ ذوقِ حق / تا که یابد ذره از شوقِ حق

هر کسی کو یافت او جاوید شد / در حقیقت صاحب امید شد
چون امیدش صورتِ حاصل گرفت / ذرّه از شوق جا در دل گرفت
آبِ حیوان میچکد از موی او / زنده میگردد جهان از بوی او
ای زهی انسان که حق را یافته / رو ز یادِ غیر حق برتافته
در لباسِ دنیوی فارغ ازان / همچو ذاتش عاشقان را او نهان
ظاهرش در قیدِ مشتِ خاک هست / باطنِ او با خدای پاک هست
ظاهر اندر مایلِ فرزند و زن / در حقیقت با خدای خویشتن
ظاهر اندر مایلِ حرص و هوا / باطنِ او پاک از یادِ خدا
ظاهر اندر مایلِ اسپ و شتر / باطنش فارغ ز قیدِ شور و شر
ظاهر اندر مایلِ سیم و زر است / باطن اندر صاحبِ بحر و بر است
رفته رفته باطنش ظاهر شده / در حقیقت طبلهٔ عنبر شده
ظاهر و باطن شده یکسانِ او / هر دو عالم بندهٔ فرمانِ او
هم بدل یادِ خدا و بر زبان / این زبانش دل شده دل شد زبان
واصلانِ حق چنین فرموده اند / بنده ها در بندگی آسوده اند
صاحبی باشد مسلم شاه را / کرنشِ من سالکِ این راه را
سالکِ این ره بمنزل راه یافت / حاصلِ عمرِ دلِ آگاه یافت
بنده ها را بندگی در کار هست / جامِ شوقِ بندگی سرشار هست

صاحبی زیبد خدای پاک را — آنکه زینت داد مشتِ خاک را
شوق از یادِ حقش ممتاز کرد — سرفرازو صاحبِ هر راز کرد
مشتِ خاک از یادِ حق رونق گرفت — بسکه در دل شوقِ یادِ حق گرفت
ای زهی قادر که از یک قطرهٔ آب — خاک را روشن کند چون آفتاب
ای زهی خاکی که نور افروز شد — این سعادت‌ها نصیب اندوز شد
ای زهی قدرت که حق بار آورد — مشتِ خاکی را بگفتار آورد
حاصلِ این زندگی یادِ خداست — ای زهی چشمی که بر حق مبتلاست
ای زهی دل کاندرش شوقش بود — در حقیقت صاحبِ ذوقش بود
آن زهی سر کو براهش در سجود — همچو چوگاں گوی شوقش در ربود
ای زهی دستی که وصفِ او نوشت — ای زهی پائی که در کویش گذشت
آں زبانی به که ذکرِ او کند — خاطری آں به که فکرِ او کند
در همه عضوی که او اندر تن است — شوقِ او اندر سرِ مرد و زن است
آرزوی جمله شوقِ او بود — شوقِ او آغشته در هر مو بود
گر تو خواهی صاحبِ عرفاں شوی — جاں بجاناں ده که تا جاناں شوی
هر چه داری کن همه قربانِ او — ریزه چینی کن دمی از خوانِ او
شوقِ عرفانش اگر کامل بود — گوهرِ مقصود تو حاصل شود
تو هم از این عمر یابی بهرهٔ — مهرِ عرفانش چو بخشد ذرهٔ

---

۱ خود

نامِ تو اندر جهان گردد بلند　　　شوقِ عرفانت کند بس ارجمند
شوقِ عرفانش کسی را دست داد　　　کز کلیدش قفلِ دلها را گشاد
قفل را بکشا و مالِ بیکران　　　در کفِ خود آر[1] از گنجِ نهان
کاندران لال و گهر بسیار هست　　　از متاعِ لولوی شهوار هست
هرچه میخواهی زِ گنجِ بیشمار　　　آیدت در دست ای عالی تبار
پس بخوانی صاحبانِ[2] شوق را　　　تا ازیشان حاصل کنی این ذوق را
ذوق و شوقِ حق گر باشد ترا　　　فیضِ این صحبت اثر بخشد ترا
گرچه در دلها نباشد جز خدا　　　عارفان را منزلی باشد علا
غیرِ عارف واقفِ این حال نیست　　　عارفان را غیرِ ذکرش قال نیست
بادشاهان سلطنت بگذاشتند　　　چون گدایان کو بکو بشتافتند
از برای آن که یادِ او کنند　　　از مکافاتِ دو عالم وارهند[3]
واقفِ این ره اگر دست آمدی　　　مقصدش در سلطنت دست آمدی
جمله لشکر طالبانِ حق شدی　　　در حقیقت عارفِ مطلق شدی
سالکِ این ره اگر دریافتی　　　دل ازین شاهی کجا برتافتی
تخمِ حق در مزرعهٔ دل کاشتی　　　تا غبارِ دل ز دل برداشتی
بر سرِ تختِ نگین قایم بدی　　　ذکرِ مولا گر بدل قایم شدی

---

[1] نسخه ۲- زان ۰ [2] بجو آن ۰ [3] از مکافاتِ عمل ها وارهند ۰

بوی حق می آید از هر موی شان زنده می شد هر کسی از بوی شان

نام حق بیرون نبود از جسم شان مرشدِ کامل اگر، ادی نشان

آبِ حیوان اندرونِ خانه هست لیک بی هادی جهان بیگانه است

چون ز شهر گم شدنش نزدیک تر چون بصحرا می روی ای بی خبر

واقفِ این ره چو گردد رهنما خلوتی در انجمن باشد ترا[۱]

هر چه شان اندر خلافت داشتند جمله را یکبارگی بگذاشتند

از برای آنکه حق حاصل کنند پیروی عارفِ کامل کنند

عارفِ کامل ترا کامل کند هر چه میخواهی ترا حاصل کند

رستی اینست راهِ حق بگیر تا تو هم گردی چو خورشیدِ منیر

حق درونِ دل که دلداری کند مرشدِ کامل ترا یاری کند

واقفِ این ره اگر آری بدست اندرون یابی مطلع هر چه هست

مرشدِ کامل کسی را دست داد تاجِ عرفان را بفرقِ او نهاد

محرمِ حق مرشدِ کامل کند دولتِ جاوید را حاصل کند

هر دو عالم بندهٔ فرمانِ او[۲] این جهان و آنجهان قربانِ او

معنیِ احسان عرفانِ خداست عارفان را دولتِ خوش منتهاست

تا خدای خویشتن بشناختش نقدِ عمرِ جاودان دریافتش

---

[۱] نسخه ۲. خلوت اندر. [۲] احسان

اُو درونِ دل تو بیرون می روی — او بخانه تو بهرِ چه چون می روی

اُوست از هر سوی تو چون آشکار — تو کجا بیرون شدی بهرِ شکار

اندرونِ خانه ات نورِ اله — تافتت چون بر آسمان رخشنده ماه

اندرونِ چشمِ تو بینا شده — بر زبانت حکمِ حق گویا شده

این وجودت روشن از نورِ حق است — روشن از نورِ خدائی مطلق است

لیک افتد نیستی از حالِ خویش — روز و شب حیرانی از افعالِ خویش

مرشدِ کامل ترا محرم کند — دردِ ریشِ هجر را مرهم کند

تا تو هم از واصلانِ او شوی — صاحبِ دل گردی و خوش‌خوش شوی

از برائی آنکه سرگردان شوی — عمرها اندر طلب حیران شوی

تو چه باشی عالمِ حیرانِ او — عرش و کرسی جمله سرگردانِ او

چرخ میگردد بگردِ آن که اُو — دارد از شوقِ خدا فرخنده خو

جمله حیرانند سرگردانِ او — چون گدا جویند او را کو بکو

پادشاهِ هر دو عالم در دل است — لیکن[1] این آغشته آب و گل است

در دلِ تو نقشِ حق چون نقش بست — جمله نفس شوق شد ای حق پرست

نقشِ حق یعنی نشانِ نامِ حق — آبِ حیوان را بنوش از جامِ حق

آنکه او را جستم از هر خانهٔ — یافتم ناگاه در کاشانهٔ

این طفیلِ مرشدِ کامل بود — هر چه میخواهی از و حاصل شود

---

[1] لیک آن وارسته از آب و گل است

این مرادِ دل کسی بی آن نیافت — هر گدائی دولتِ سلطان نیافت
نام بی مرشد میاور بر زبان — مرشدِ کامل دهد از حق نشان
مرشدِ هر چیز می باشد بسی — مرشدِ کامل کجا یابد کسی
آن خدائی پاک کِ دل را کام داد — این دلِ بشکسته را آرام داد
حاصلِ حق مرشدِ کامل بود — زانکه او آرامِ جان و دل بود
اول آ ای دل فنائی خویش شو — تا بیابی راهِ حق در کوی او
واقف از از مرشدِ کامل شوی — بی تکلف صاحبِ این دل شوی
هر که او خود را فنائی او نکرد — حق مرا او را صاحبِ عرفان نکرد
هر چه هست آن اندرون خانه هست — سیر کن در گشتِ دل این خانه هست
مرشدِ کامل چو باشد رهنما — با خدائی خویش گردی آشنا
گر دلِ تو جانبِ حق آردت — از بنِ هر موی حق بیبارد ت
هم درین دنیا بیابی کام را — خاک بر سر کن غم ایام را
بیرونِ از جسم تو نبود هیچ چیز — یک دمی هم خویشتن را کن تمیز
تا بیابی این سعادت را مدام — گر بدانی حق کدام و من کدام
من چه ذره مشتی از خاکِ غریب — این همه دولت ز مرشد شد نصیب
ای زهی مرشد که نامِ پاک را — از کرم بخشید مشتِ خاک را

۱ه سرگشته ۲ه ایمان

ای زهی مرشد چو ماتیره دلان   گرد روشن در زمین و آسمان
ای زهی مرشد که دل را شوق داد   ای زهی مرشد که بندِ دل گشاد
ای زهی مرشد که با حق آشنا   کرد فارغ از غمِ[1] رنج و بلا
ای زهی مرشد که عمرِ جاودان   بخشد از نامِ خدای بی نشان
ای زهی مرشد که او از قطره آب   کرد روشن همچو ماه و آفتاب
ای زهی مرشد زهی احسانِ او   صد هزاران همچو من قربان او
در زمین و آسمان نامش بود   هر مریدِ صاحب کامش بود
هر که خوش باشد ز گفت و گوی او   حق همیشه باشد او را رو برو
حق همیشه باشد او را در حضور   ذکر او باشد مرا او را در صدور
۱۴۰ گر حضوری با خدا باید ترا   در حضورِ مرشدِ کامل برو
صورتِ حق مرشدِ کامل بود   دیدنش آرام جان و دل بود
صورتِ حق معنی از مرشد بود   هر که برگردد از آن مرتد بود
مرشدِ کامل بغیر از حق نه گفت   دُرِّ این معنی بغیر از آن نه سفت
تا کجا شکری ز احسانش کنم   هر چه آید بر زبان این مغتنم
از غلاظتِ دل خدا چون پاک کرد   مرشدِ کامل باین ادراک[3] کرد
ورنه این راهِ خدا کی دانذی   از کتابِ حق سبق کی خواندی

له و ... ٢ه صاف ... ٣ه الطاف ...

این همه چون از طفیلِ مرشد است | هر که مرشد را نداند مرتد است
مرشدِ کامل علاج دِل کند | کامِ دِل اندر دلت حاصل کند
نبضِ دل چون مرشدِ کامل شناخت | زندگیٔ عمر را حاصل شناخت
زندگیٔ عمر حاصل می شود | از طفیلش صاحبِ دِل می شود
از برای آنکه این پیدا شده | در فراقش واله و شیدا شده
این متاعِ اندر دکانِ حق بود | مرشدِ کامل نشانِ حق بود
مرشدِ کامل دهد پاکی ترا | می کشد از چاهِ غمناکی ترا
مرشدِ کامل علاجِ دِل کند | این مراد دل بدل حاصل کند
صحبتِ عارف عجب دولت بود | این همه موقوف بر صحبت بود
ای عزیزِ من شنو از من سخن | تا بیابی راه اندر جان و تن
طالبِ مردانِ حق را دوستدار | غیرِ ذکرش بر زبان حرفی میار
خاک شو مردانِ حق را خاک باش | نی پیٔ دنیایٔ دون غمناک باش
گر تو خوانی نسخهٔ از نشانِ عشق | می شوی سر دفترِ دیوانِ عشق
عشق مولا مر ترا مولا کند | در دو عالم مهتر و والی کند
یا الٰهی این دلم را شوق ده | لذتی از شوق خاص و ذوق ده
تا بیادت بگذرد روز و شبم | ده رهائی بنده را از بندِ غم

۱ شتِ گل ۲ در ۳ قید

دولتی آن ده که باشد پایدار — صحبتی آن ده که باشد غمگسار
نیتی آن ده که باشد حق گذار — همتی آن ده که باشد جان نثار
هر چه دارد در رهت قربان کند — جان و دل قربان رهِ سبحان کند
دیده ام را لذتِ دیدار بخش — سینه ام را مخزن اسرار بخش
این دلِ بریانِ ما را شوق ده — در گلویم بندگی را طوق ده
هجرِ ما را آرزوی وصل بخش — این خزانِ جسمِ ما را فصل بخش
هر سرِ مویم زبان کن از کرم — تا بگویم وصفِ حق را دمبدم
٢٧٠ وصفِ حق بیرون بود از گفتگو — این حدیثِ شاه باشد گو بگو
معنیِ این گو بگو دانی که چیست — حمد گو دیگر مگو اینست زیست
زیستن در بندگی اولیٰ بود — گر چه سر تا پا همه مولا بود
گر دهد توفیق فضلِ ذوالجلال — بنده را از بندگی باشد کمال
بندگی باشد کمالِ بندگی — بندگی باشد نشانِ زندگی
گر نشانِ زندگی میبایدت — بندگیِ حق ترا می شایدت
زندگیِ بنده را این بندگیست — بندگیِ حق که عین زندگیست
ناتوانی بنده شو صاحب مباش — بنده را جز بندگی نبود تلاش
این وجودِ خاکِ پاک از بندگیست — گفتگوهای دگر شرمندگیست
بندگی کن زانکه او باشد قبول — بگذر از خود بینی و طرز جهول

در دلِ صاحبدلان آید پسند | رتبه ات گردد ازان هر دم بلند
مرشدِ کامل کہ او ارشاد کرد | این دلت از یادِ حق آباد کرد
این همه ارشاد در دل نقش بند | تا شوی در هر دو عالم سربلند[1]
این وجودِ مس ترا سازد طلا | این طلا معلوم از یادِ خدا
آن طلا فانی و صد موجِ بلا | این طلا باقی چو ذاتِ کبریا
دولتِ اندر خاکِ پای مقبلان | دولتی کان را نمی آید زیان
عاقبت دیدی خزان آرد بار | ورنه در دنیا همه فصلِ بهار
این بهارِ تازه باشد تا ابد | یا الٰهی دور دار از چشمِ بد
هر کہ خاکِ پای شان را سرمه یافت | بر رخش تحقیق نورِ مهر تافت
عارفِ الله در دنیا بود | در حقیقت طالبِ مولا بود
ذکرِ مولا دیدم در جانِ او | آیتِ نامِ خدا در شانِ او
هر نفس دارند دل را سوی حق | شد معطر مغزشان از بوی حق
هر دمی کو با خدا واصل بود | حاصلِ این عمر را حاصل بود
حاصلِ این عمر پیشِ مرشد است | نامِ حق چون بر زبانش دارد است
مرشدِ کامل بود دیدارِ حق | کز زبانش بشنوی اسرارِ حق
صورتِ حق مرشدِ کامل بود | نقشِ او دایم درونِ دل بود

۱؎ ارجمند ۲؎ بدر

نقشِ او چون در دلِ کس جا کند — حرفِ حق اندر دلش ماوا کند
خواستم ترتیب این دُردانه را — کآشنا سازد دلِ بیگانه را
آبِ حیوان پُر شده چون جامِ او — زندگی نامه شده زان نامِ او
کز تکلم بوی عرفان آیدش — وز دلِ عالم گره بکشایدش
هر که خوانَد از رهِ لطف و کرم — گردش در راهِ عرفان محترم
هست ذکرِ عارفانِ پاک را — آنکه او روشن کند ادراک را
نیست در وی مندرج ای باخبر — غیرِ حرفِ بندگی حرفِ دگر
یادِ حق سرمایهٔ روشن دلیست — غیرِ یادِ حق همه بی حاصلیست
حرفِ دیگر نیست غیر از یادِ حق — یادِ حق هان یادِ حق هان یادِ حق
یا الٰهی هر دلِ پژمرده را — سبز کن هر خاطرِ افسرده را
یا الٰهی یاوری کن بنده را — سرخرو کن هر دلِ شرمنده را
در دلِ گویا هوای شوق بخش — بر زبانش ذرّهٔ از ذوق بخش
تا نباشد وردِ آن جز یادِ حق — تا نخواند غیرِ حق دیگر سبق
تا نگیرد غیرِ نامِ ذکرِ حق — تا نگوید حرفِ غیر از فکرِ حق

دیده از دیدارِ حق پُر نور کن
غیرِ حق از خاطرِ دل دور کن

تمام شد کتاب زندگی نامه

گنج نامہ

واہ گورو جیو ست

گور گوبند گوپال گور گور پورن نارائنہ
گور دیال سمرتھ گور گور نانک پتت ادھارنہ

دِل و جانم بہر صباح و مسا
سرِ فرقم زرو ئی صدق و صفا

باد بر مرشدِ طریق نثار
از سرِ عجز صد ہزاراں بار

کہ ز انساں ملک نمودست او
عزتِ خاکیاں فزودست او

خاصگاں جملہ خاک پائی او
ہمہ ملکوتیاں فدائی او

گر فروزد ہزار مہر و ماہ
عالمی داں جز او تمام سیاہ

مرشدِ پاک نورِ حق آمد
زان سبب در دلم سبق آمد

آں کسانی کز و نہ یاد آرند
ثمرۂ جان و دِل بہ باد آرند

مزرعِ پُر ثمر بار زانی
چوں بہ بیند ز دُور سیرانی

انبساط آیدش ازاں دیدن
بر شتابد ز بہرِ بر چیدن

لیک حاصل نیارد از وی بار
باز گردد گرسنہ خوار و نزار

غیر ستگور ہمہ بداں ماند
کانچناں زرعِ بار ور داند

سلطنتِ اوّل

سلطنتِ اوّلش فروغِ انوارِ حق البحان و لامعہ افروزِ علمِ حق وایقان، علمِ فرازِ دوام آگاہی و ظلمت براندازِ ضلالت، ثریٰ تا لامکاں حاشیہ بردوشِ فرمانش و از لاہوت تا ناسوت خاکِ آستانش و صفش خود حق المتعال و طالبش خود ذاتِ لایزال، کلامِ ہر ربع و سدسِ قدسی از توصیفش قاصر و لوائی نور آمایش بر ہر دو عالم ناصر مشعلِ ارشادش ایزدی لمعات و بینشِ نورش صد ہزاراں ماہ و خورشید غرقِ ظلمات، در ارشاد و ہدایت بعالمیان اعلیٰ و شفاعتِ ہر دو جہاں را اوفیٰ، خطابِ حقش مُرشد العالمین و ذاتِ برحقش رحمت المذنبین، خاصانِ حضرتِ کبریا خاکبوس اقدامش و پاکانِ ملاءِ اعلیٰ حلقہ بگوش و غلامش، ہر دو نونِ نام پاکش نعیم و نصیر و الفِ میانہ احد و کافِ آخریں را آخریں کبیر، فقرش سرفرازِ فقر کامل مکرمتش بر ہر دو عالم شامل ؞

واہ گورو جیو ست

نامِ او شاہِ نانک حق کیش

کہ نیاید چنو دگر درویش

فقرِ او فقر را سر فرازی　　　پیشِ او کارِ جمله جان بازی

طالبِ خاکِ او چه خاص و چه عام　　　چه ملائک چه حاضرانِ تمام

حق چو خود واصفش چه گویم من　　　در رهِ وصفِ او چه پویم من

صد هزاراں مریدش از ملکوت　　　صد هزاراں مریدش از ناسوت

همه جبروتیاں فدائی او　　　همه لاهوتیاں بپائی او

همه ناسوتیاں ملائکِ او　　　جلوه اش زاں تخت و فوق نکو

جانشینانِ او از دل لائق　　　ذکرِ توصیفِ ذات را لائق

ابدآباد قدر و جاه و نشاں　　　برافرازد ز یکدگر سبحاں

مرشد العالمیں شدش چو خطاب　　　از عنایاتِ حضرتِ وهاب

گفت من بنده و غلامِ توام　　　خاکِ اقدامِ خاص و عامِ توام

باز چوں همچنیں خطاب آمد　　　متواتر چنیں جواب آمد

که منم در تو غیر تو کس نیست　　　هر چه خواهم کنم هماں عدلیست

راهِ ذکرم بعالمی بنما　　　همه شو ز وصفِ من گویا

در همه جا پناه و یارِ توام　　　یاوری بخش و خواستگارِ توام

هر که نامِ تو برتریں داند　　　از دل و جاں بوصفِ من خواند

من ورا ذاتِ خود نمائم باز　　　عهدِ من سخت گیر بر کن ساز

گرد عالم برآ و هادی شو　　　که جهاں غیرِ من نیرزد جو

در حقیقت منم چو راہ نما — تو جہاں را بپای خود ہیبا
ہر کرا خواہم و شوم ہادی — از تو در دل در آرمش شادی
دانکہ گمراہ سازمش زغضب — نرسد از ہدایت تو برب
شدہ گمراہ عالمی بی من — ساحراں گشتہ اند جادوی من
مردگاں را کنند زندہ ہمی — زندگاں را بجاں کشندہ ہمی
آتشی را کنند آبی وش — بر سر آب بر زنند آتش
ہر چہ خواہند می کنند ہماں — جملہ جادوفن اند پر ساماں
راہ شاں را نما بسوی من — کہ پذیرند گفتگوی من
غیر ذکرم بجادوی نزوند — جز در من بجابنی نروند
کہ زدوزخ شوند رستہ ہمی — ورنہ افتند دست بستہ ہمی
قاف تا قاف عالمی جملہ — دعوت آموز و ظالمی جملہ
رنج و فرحت ز من نمیدانند — ہمہ از غیر من پریشانند
انجمن می کنند واز انجم — بر شمارند روز شادی و غم
برنگارند نحس و سعد ہمی — باز گویند قبل و بعد ہمی
نیست شاں را بذکر استقلال — فال دانند جملگاں بی حال
رونما جملہ را بسوی فکرم — کہ ندارند دوست جز ذکرم
تا ہمہ کار شاں نکو سازم — خاطر شاں ز نور بطرازم

من ترا آفریدم از پیٔ آں | کہ شوی رہنما بجملہ جہاں
حُبّ غیر از ضمیر شاں بزدائی | ہمگناں را تو راہِ راست نمائی
شاہ گفتا چہ لائق آنم | کہ دلِ جملہ باز گردانم
من کجا و چنیں کمال کجا | من کہ و فرِ ذوالجلال کجا
بیک حکمت کنم بجان و بدل | نشوم یکزماں از و غافل
ہادی و رہنمای جملہ توئی | راہبر و دل گرای جملہ توئی

سلطنت دوم

سلطنت دوم شِ اوّل مرید ساجد و آخر مرشد مسجودش و فروغ آں مشعل حق و ایقاں روز افزوں از وجودش و درمعنی یکے و در صورت دو مشعلِ جاں افروز و در حقیقت احد و بظاہر دو شعلۂ ماسوی الحق سوز مطاع خاصانِ بارگاہِ احدیت و مسجودِ مقبلانِ حضرتِ صمدیت، موصوفِ ایزدِ متعال و برگزیدہ درگاہِ ذوالجلال ۔ اولیں الفِ نام پاکش احاطہ گیر فیض و فضلا بر اندک و کثیر و ہر ا ہبر و فقیر، و شیمیم نونِ حقیقت مشحونش نوازندہ ہر نقیر و قطمیر و ادنیٰ و کبیر، کاشف تار سینِ گاف نِ دیوانِ ازل وگیہاں خدیوِ لم یزل، دالِ آخرش دوای ہر الم و برتر از بیش و کم ۔

واه گورو جیو سَت

گورو انگد آں مرشد العالمین — ز فضلِ اَحد رحمت المذنبین
دو عالم چه باشد هزاراں جهاں — طفیل کرجهائی او کامراں
وجودش همه فضل و فیضِ کریم — ز حق آمد و هم بحق مستقیم
همه آشکارو نهاں ظاهرش — بطون و عیاں جملگی باهرش
چو وصافِ او ذاتِ حق آمده — وجودش زِ قدسی ورق آمده
ز وصفش زبانِ دو عالم قصیر — بود تنگ پیشش فضائی ضمیر
همان به که خواهیم از فضلِ او — ز الطاف و اکرام حق عدلِ او
سر ما به پایش بود بر دوام — نثارش دل و جانِ ما مستدام

سلطنتِ سیوم

سلطنت سیومش سلطانِ ممالکِ حق پروری و محیطِ عالمِ کرامت گستری، ملکِ الموتِ غالب مغلوبش و سلطانِ ملکوت مجاسب محسوبش پیرایه فروغ آں هردو مشعلِ حق را ابتسامِ هر غنچه بسته ورق نخستین الفِ نام قدسیش آرام بخشِ هر آواره و بیم فرخ تنظیمش مستمعانِ هر بیچاره رائی میمنت آرایش ریاضِ جاوید و داں سعادت اشتمالش دستگیرِ هر نا اُمید۔

الفِ ثانی اَش امانِ ہر مجرم و سببہ کار سینِ آخر بخش سایہ کردگار۔

واہ گورو جیو ست

گورو امرداس آں گرامی نژاد — ز افضالِ حق ہستی اَش را امداد

ز وصف و ثنائی ہمہ برتریں — بصدرِ حقیقت مربع نشیں

جہاں روشن از نورِ ارشادِ او — زمین و زماں گلشن از دادِ او

دو عالم غلامش چہ ہژدہ ہزار — فضال و کرامش فزوں از شمار

سلطنتِ چہارم

سلطنتِ چہارمش را ہر چہار رتبہ قدسی والاتر و مقبلانِ خاصِ درگاہ صمدیت در خدمتش بستہ کمر۔ ہر شقی و ذلیل کہ از بارگاہش پناہ جُست از میامنِ افضالش بر مسندِ عزت بنشست۔ و ہر عاصی تبہ کار کہ نامِ فرخش بر زباں راند گردِ معصیت و جرم کہ داشت از دامنِ وجود برافشاند۔ رائے کرامت انتہایش رُوح ہر جسم۔ الف بادی اعلیٰ تر از ہر اسم۔ میم سراپا تکریمش محبوبِ سُبحان العظیم و دال با الفش دائماً باحق مقیم۔ سینِ آخر بینش سرفرازِ ہر بیکس و بدستگیری ہر دو عالم را بس۔

واہ گورو جیو سَت

گورو رامداس آں مطاع الوریٰ
جہانبانِ اقلیمِ صدق و صفا

ہم از سلطنت ہم ز فقرش نشاں
گراں مایہ تر افسرِ افسراں

ز توصیفِ او ثلث قاصر زباں
از و ربع ہم سُدس گوہر فشاں

چو حق برگزیدش ز خاصانِ خویش
سرافراختش ہم ز پاکانِ خویش

ہمہ ساجدش دال بصدقِ ضمیر
چہ اعلیٰ چہ ادنیٰ چہ شہ چہ فقیر

سلطنت پنجم

سلطنتِ پنجمش حلیہ آرائی شوارقِ آں ہر چہار مشعلِ حق انوار و از رتبہ بر پنج قدسی والامنزل و بلند اقتدار حق شکوہ و حقیقت پرور اعلیٰ عظمت فیض گستر۔ مقبولِ حضرتِ کبریا و مطلوبِ بارگاہِ بے ہمتا۔ او در حق و حق در ذاتش و افزوں تر از ہر زباں صفاتش خاصان خاکِ راہش و قدسیاں در ظلِ پناہش الف نام احدیت انتظامش اعانت بخش ہر نا امید و راندہ و ردائی راحت افزایش رفیقِ ہر ذلیل و درماندہ جیمِ حق نسیمش جاں فزایندۂ ارادت گزیناں و نونِ فیض مقرونش نوازندۂ عقیدت آئیناں +

واہ گورو جیو ست

گورو ارجن آں جملہ جود و فضال حقیقت پژوہندۂ حق جمال
وجودش ہمہ رحمتِ ایزدی سعادت فزایندۂ سرمدی
مریدش دو عالم چہ بل صد ہزار ہمہ از کرم ہائے او جرعہ خوار
ازو نظمِ قالِ حق اندیشہ را بدو نسقِ علمِ یقیں پیشہ را
جلائے مقالِ حق آمد ازو فروغِ جمالِ حق آمد ازو

سلطنت ششم

سلطنت ششم جلوہ آرائے شوارق و انتشار افزائے قدسی بوارق۔ شارقہ رحمتش عالمیان افروز و بارقہ عظمتش ظلمانیان سوز تیغش دشمن افگن و تیرش خار شکن۔ اعجاز پاکش من الشمس اظہر و منزل علیائش ازہر علوی برتر۔ زیبِ ہر پنج مشعلِ جہاں آرائی و زینتِ انجمن ارشاد و ہدی۔ ہائے نام ہویت ارتسامش ہادی کونین و رائے رحمت اقتضایش روشنی ہر عین کافِ خارسینش گوہرِ حق جلاد واوِ بادی وردِ المامبائے جانفزای ابد ضیایش باقی بالحق و شمیمِ نونِ فرخ مضمونش نعیمِ جاودانی نسق۔ والِ آخرش دانای باطن و ظاہر و اسرارِ غیب و شہود بر دلش باہر۔

واهگورو جیو ست

گورو دهر گوبند آں سراپا کرم　　که مقبول شد زو شفقی و دژم
فضال و کرامش فزوں از حصا　　شکوهش همه فرهٔ کبریا
وجودش سراپا گرهای حق　　زخواصاں ربایندهٔ گوئی سبق
هم از فقر و هم سلطنت نامور　　بفرمانِ او جمله زیر و زبر
دو عالم منور ز انوارِ او　　همه تشنهٔ فیض دیدارِ او

سلطنت هفتم

سلطنتِ هفتمش از هفت و نه برتریں و صد هزاراں سبع و تسع خاک نشیں علویانِ قدسی بسته کمر بردرش و قدسیانِ علوی چاکرِ قربان از هم گسلِ کمندِ مرگ و هلاک و ملک الموتِ سهمناک از عظمتش سینه چاک. تخت نشینِ سلطنتِ بیزوال و مقبولِ درگاهِ واهب متعال منعم الفضال خود طالبش و بر قدر و قدرت دستگاه غالبش از نامِ فرخش کاف کرامتِ کرد بیان و رای حق گرایش ریاح قدوسیاں - تای با الفِ او تابِ دو پنجه تهمتنانِ فلک در روهای بارانش هزیمت انگن خلکهٔ بیبتانِ سلحشور - رای راعشر برگزین لام دوهای آخرش یاد رخاص و عام.

واہ گورو جیو ست

حق پرور حق کیش گورو گرناہر ای ۔ سلطان ہم درویش گورو گرناہرای
فیاض الدارین گورو گرناہرای ۔ سرورِ کونین گورو گرناہرای
حق واصفِ اکرام گورو گرناہرای ۔ خاصاں ہمہ برکام گورو گرناہرای
شاہنشہِ حق نسق گورو گرناہرای ۔ فرماں دہِ نہ طبق گورو گرناہرای
گردن زنِ سرکشاں گورو گرناہرای ۔ یارِ منتضرعاں گورو گرناہرای

سلطنتِ ہشتم

سلطنتِ ہشتمش تاجِ معصومانِ مقبول و مطلعِ مقبلانِ ہمہ دول اعجازِ قدسیش شہرہ آفاق وانوارِ وجود پاکش حق اشراقِ خاصانِ قربانش دپاکاں سرِ برآستانش۔ واصفِ اوصافِ جزائلش ہزاراں ہزار ثلث د سدس برگزیں وریزہ چیں مایدہ جلائلش بیش از شمار نسع وعشرِ حق گیں ہای نامِ فرخ فرجامش ہزیمت افگنِ دیو عالم گیروارای اسنی نمائش صدرین جاودانی سریر کافِ نازی آں کشایندہ ابوابِ کرم وشبینِ شوکتِ نصیعنش سرافگنِ دیوانِ دزم۔ نونِ آخرش نزہت افزای ہردل وجان ندیم خاص بغمِ السبحان +

واہ گورو جیو سَت

گورو هرکشن آں همه فضلِ وجود　　حقش از همه خاصگان بستود

میانِ حق و او فصال الورق　　وجودش همه فضل و افضالِ حق

همه سائل لطفِ حق پرورش　　زمین و زمان جمله فرمان برش

طفیلش دو عالم بود کامیاب　　ازو گشته هر ذره خورشید تاب

همه خاصگاں را کفِ عصمتش　　ثری تا سما جمله فرمان برش

سلطنت نهم

سلطنتِ نهمش نو آئینِ تزدِ سرور سروراں حق پرور سلطان الدنیا والآخرت وتخت آرائی اعزاز و المفاخرت با وجود قدرتِ والا سر نهادهٔ تسلیم و رضا و پنهاں سازِ عظمت و اجلال کبریٰ آزمایش گر ارادت گزینانِ با صفا و جاں پرورِ عقیدت آئینانِ بیریا. جبروتیاں شاع لاهوتیاں ارتفاع. قائم بالذات حق القدیم و دایم ندیم سبحان العظیم فخرِ برگزیدگانِ خاص و تاجِ حق پرورانِ حقیقت اختصاص. ثنائی نام میمنت التیامش تزئینِ نوکلِ تسلیم و بائی فارسیش یقینِ کامل العظیم کاف مبارک عجمیش کریم النفس سراپا حلم و بائی باهایش بزمِ آرائی

ہدایت و علم۔ الحق حق ہو الفتح آرائش حق و ایقان و دال ایزدی جمالش داورِ کون و مکاں۔ رای آخرش رمز شناس راہِ طریقت وحق اساسِ والاحقیقت ۔

واہ گورو جیو ست

گورو تیگ بہادر آں سراپا افضال زینت آرای محفلِ جاہ و جلال
انوارِ حق از وجودِ پاکش روشن ہر دو عالم ز فیضِ فضلش روشن
حق از ہمہ برگزیدگاں بگزیدش تسلیم و رضا را نکو سنجیدش
بر ہر مقبل قبولِ خود افزودش مسجودِ العالمین ز فضلِ خود فرمودش
دستِ ہمہ گاں بذیلِ افضالِ او بر سرِ انوارِ علمِ حق قالِ او

سلطنت دہم

سلطنت دہمش دستِ پیچ دیوان دور گیر و زیب آرائی جاودانی سریر جلوہ آرائی آں مشعلِ حق فروغ و ظلمت زدائی شبِ کذب و دروغ۔ سلطان الاول والآخر و باصر الباطن و الظاہر مشتہر سازِ قدسی اعجاز و از ہر طاعت و خدمت بی نیاز۔ شیرانِ افواج منصورہ اش یکہ تاز۔ و لوای علم کشائش نصرت طراز۔ کافِ فارسی از نامِ حق اختتامش گیتی ستان و دادِ بادی

واسطۂ قیامِ زمین و زماں بانیٔ ابد بقائیش بخشندۂ پناہندگاں۔ و شمیمِ نونِ ہمایونش نوازندۂ پرستندگاں۔ والِ سراپا عظمت و اجلالش دام گسلِ مرگ و سینِ سراپا والا تمکینش سرمایۂ ساز و برگ۔ بوئے نونِ دائما ندیم سبحانی و ثانی کافِ عجیبش جانگزائے بادیہ پیمایانِ بے فرمانی ہائے آخرین ہادی الکونینِ برحق دسن ہدایت و ارشادش برنہ طبق۔ صد ہزاراں ثلث و سدس خدمت گزیں و صد ہزاراں ربع و تسع خاک تثلیس۔ صد ہزاراں عشر و ثلث و ثلثون ستایندۂ بارگاہش۔ صد ہزاراں ایشر و برہما عرش و کرسی خواہندۂ پناہش و صد ہزاراں آسمان و زمین حلقہ بگوشِ آن است و صد ہزاراں آفتاب و ماہ خلعت پوشِ آں۔ صد ہزاراں عرش و کرسی داغدار و غلامِ نامش و صد ہزاراں رام و راجہ و کاہن و کشن خاکبوسِ اقدامش صد ہزاراں مقبلِ خاص حمد بیت ستائشگرش و صد ہزاراں اندر و بارِ ہزار زباں تو صیف گویش۔ و صد ہزاراں ایشر و برہما عقیدت پژوہش صد ہزاراں امِ قدسی در خدمتش و صد ہزاراں قادر و قدرت پذیرشِ گرِ طاعتش +

واہ گورو جیو ست

ناصر و منصور گور گوبند سنگھ ایزدِ منظور گور گوبند سنگھ
حق را گنجور گور گوبند سنگھ جملہ فیضِ نور گور گوبند سنگھ

حق حق آگاه گور گوبند سنگه   شاه شاهنشاه گور گوبند سنگه

بر دو عالم شاه گور گوبند سنگه   خصم را جان کاه گور گوبند سنگه

فائض الانوار گور گوبند سنگه   کاشف الاسرار گور گوبند سنگه

عالم الاستار گور گوبند سنگه   ابرِ رحمت بار گور گوبند سنگه

مقبل و مقبول گور گوبند سنگه   واصل و موصول گور گوبند سنگه

جان فروزِ دهر گور گوبند سنگه   فیضِ حق را بحر گور گوبند سنگه

حق را محبوب گور گوبند سنگه   طالب و مطلوب گور گوبند سنگه

تیغ را فتاح گور گوبند سنگه   جان و دل را راح گور گوبند سنگه

صاحبِ اکلیل گور گوبند سنگه   ظلِ حق تظلیل گور گوبند سنگه

خازنِ هر گنج گور گوبند سنگه   برهمِ هر رنج گور گوبند سنگه

داورِ آفاق گور گوبند سنگه   در دو عالم طاق گور گوبند سنگه

حق خود وصافِ گور گوبند سنگه   برگزین اوصافِ گور گوبند سنگه

خاصگان درپای گور گوبند سنگه   قدسیان بارای گور گوبند سنگه

مقبلان مداحِ گور گوبند سنگه   جان و دل را راح گور گوبند سنگه

لامکان پابوسِ گور گوبند سنگه   بر دو عالم کوسِ گور گوبند سنگه

ثلث هم محکومِ گور گوبند سنگه   ربع هم مختومِ گور گوبند سنگه

سدس حلقه بگوشِ گور گوبند سنگه   دشمن افگن جوشِ گور گوبند سنگه

خالصِ و بی کینه گور گوبند سنگه | حق حق آئینه گور گوبند سنگه
حق حق اندیش گور گوبند سنگه | بادشه درویش گور گوبند سنگه
مکرم الفضال گور گوبند سنگه | منعم المتعال گور گوبند سنگه
کارم الکرام گور گوبند سنگه | راحم الرحام گور گوبند سنگه
ناعم المنعام گور گوبند سنگه | فاهم الفهام گور گوبند سنگه
دائم و پاینده گور گوبند سنگه | فرخ و فرخنده گور گوبند سنگه
فیضِ سبحاں ذات گور گوبند سنگه | نورِ حق لمعات گور گوبند سنگه
واصفانِ ذات گور گوبند سنگه | واصل از برکات گور گوبند سنگه
راقمانِ وصف گور گوبند سنگه | نامور از لطف گور گوبند سنگه
ناظرانِ روی گور گوبند سنگه | مستِ حق در کوی گور گوبند سنگه
خاکبوسِ پای گور گوبند سنگه | مقبل از آلای گور گوبند سنگه
قادرِ هر کار گور گوبند سنگه | بیکساں را یار گور گوبند سنگه
ساجد و مسجود گور گوبند سنگه | جمله فیض وجود گور گوبند سنگه
سروراں را تاج گور گوبند سنگه | برتریں معراج گور گوبند سنگه
عشر قدسی رام گور گوبند سنگه | واصفِ اکرام گور گوبند سنگه
آمرِ قدس بکار گور گوبند سنگه | غاشیه بردار گور گوبند سنگه
قدر قدرت پیش گور گوبند سنگه | انقیاد اندیش گور گوبند سنگه
تیغ علوی خاک گور گوبند سنگه | چاکری چالاک گور گوبند سنگه

تخت بالا زیر گور گوبند سنگه — لامکانی سیر گور گوبند سنگه
برتر از هر قدر گور گوبند سنگه — جاودانی صدر گور گوبند سنگه
عالمی روشن ز گور گوبند سنگه — جان و دل گلشن ز گور گوبند سنگه
روز افزون جاه گور گوبند سنگه — زیب تخت و گاه گور گوبند سنگه
مرشد الدارین گور گوبند سنگه — بینشِ هر عین گور گوبند سنگه
جمله در فرمانِ گور گوبند سنگه — برتر آمد شانِ گور گوبند سنگه
هر دو عالم خیلِ گور گوبند سنگه — جمله اندر ذیلِ گور گوبند سنگه
واهب و وهاب گور گوبند سنگه — فاتح هر باب گور گوبند سنگه
شاملِ الاشفاق گور گوبند سنگه — کاملُ الاخلاق گور گوبند سنگه
رُوح در هر جسم گور گوبند سنگه — نُور در هر چشم گور گوبند سنگه
جمله روزی خوارِ گور گوبند سنگه — فیضِ حق امطارِ گور گوبند سنگه
بست و هفت گدای گور گوبند سنگه — هفت هم شیدای گور گوبند سنگه
خاک روبِ سرای گور گوبند سنگه — خمس وصف پیرای گور گوبند سنگه
بر دو عالم دستِ گور گوبند سنگه — جُمله علوی پستِ گور گوبند سنگه
لعل سگے غلام گور گوبند سنگه — داغدارِ نام گور گوبند سنگه
کمترین ز سگانِ گور گوبند سنگه — ریزه چینِ خوانِ گور گوبند سنگه

باد جانش فدای گور گوبند سنگه
فرقِ او بر پای گور گوبند سنگه

توصیف وثنا

واہ گورو جیو ستت

توصیف وثنای سنگور کامل وسمو اعتلای مرشد شامل کہ بذکر
توحید حق الاحد ومقتدای جہانست بعلم ویقین واحد الصمد بمثابہ
ایست کہ اگر از تحت الثریٰ تا ساحت لامکان کہ در محیط تعدادِ فراخ
وامیال وطول وعرض وعمق وعمان وحصائے منازل ومراحل وارتفاع
ونشیب وسطح ان مہندسان مبادی عالیہ ومحاسبان عقول ربیہ چون قطرہ
بے سروپا جزدی لایتجبر اکم واکم اندپر از ذرات ریگ نمایند وہر ذرہ ازان
برھما شود وہر برہما بمقدار حروف والفاظ چہار بید ونہ بیاکرن وہژدہ
پران جواہر زواہر محامد وجمائل ولالی ومتلالی حماید وکمال ازکان فضل و
کمال وبحر فیض وافضال بیرون ہستند حرفی ازان کتاب نتوانند
پرداخت وپرتوی ازان آفتاب نتوانند دریافت یا دریای متموج را
کہ از ناسوت ولاہوت۔ در یک موجش مضمر باشد بمرتبہ قطرہ قطرہ
گردانید کہ از ہر جزوش جزدی دیگر نتوان ساخت اگر ہر قطرہ ازان
ثلث کائنات کہ عبارت از ہژدہ ہزار عالم است گردد وہر فردی

ازاں ثلث باندازۂ کتب مبسوطہ علوم ہندی وفارسی وغیران درمدح
ومحمدت وعلو منقبت فصانیف شائستہ وصحف بایستہ پرواز وسطری
ازان بیاض نتوانند نگاشت ورشحۂ ازان سحاب نخوانند محصور
ساخت ؎ نظم

چو وصاف او ذات حق آمده صفاتش ز قدسی ورق آمده
ز وصفش زبانِ دو عالم حقیر بود تنگ پیشش فضای ضمیر

پرورندہ ارباب عقیدت وارادت کشایندۂ ابواب دولت وسعادة
ابر فیضش وایمان بارندۂ آفتاب دولتش جاودان رخشندہ الاتش
زدائے مریدان باصفا نور افزای معتقدان بیریا مطلع جبروتیان معبود
لاہوتیان شمع افروز شبستانِ عالمیان ظلمت سوز غبارستانِ
آدمیان پردہ برانداز اسرار غیب چتر افرازِ انوار بی عیب چہرہ کشای
صور معانی بزم آرای سریر جہانبانی صاحب عیار جواہر حقایق موشگاف
نکاتِ دقایق شہنشاہ ملک معرفت آگاہِ رموز حقیقت مظہر ایزدی
تجلیات مطلع صمدی اشعات مالک ممالک دولت نامتناہی سالک
مسالک نورانیت حق آگاہی افسر یگانگانِ درگاہِ صمدیت سرور
مقربان بارگاہِ احدیت صاحب بیچونی اسرار والی رہنمونی انوار
فروغ خاندان رشد وارشاد زینت عنوان اعتلاد امجاد چراغ دودمانِ

ہدایت و اہتدا خورشید سپہر ولایت وہدیٰ غرہ ناصیہ صبح فصاحت
و تمکین قرۂ باصرہ بیضائے صباحت و تزیین مقدمہ جنود نصرت
و ظفر انتخاب مجموعہ شکوہ و فر قوت الظہر انصاف و عدالت مسترت
الصدر سلطنت و ایالت فروزندہ گوہر بخت شاہنشہی فرازندہ پایہ تخت
عالم پناہی سریر آرای دالاشکوہی فرمانروای اکلیل بیرای حق پژوہی
کشورکشای مشکوٰۃ حریم حق پروری۔ سراجِ محفلِ فیض گستری ہشیار
خرام دوام دانش بیدار نشین آرام گہ بینش دیو بند ہفت کشورستان۔
ارجمندِ عالم کون و مکان بادشاہِ ہر دو عالم کامبخش۔ کامران عالمگیر والا
سریر معلیٰ بارگاہ بے نظیر مطرح بوارق فیوضات ازلی مجلای شوارق
عنایاتِ لم یزلی مصباح مکامن ظلام مفتاحِ معاقد انام گرہ کشای
سخت بندگان فرح افزای دلخستگان ظلمت زدای ناسوتیان حلیہ
آرای ملکوتیان دلپذیرے سست زہرگان مہرہ شکن بے مہرگان
ہمت دہ جوانان بخت گیر عوانان سبلح بوادی حق وایقان ملاح
بحار حقیقت و عرفان بیگانہ قلمرو حق اندیشی رجید عالم حقیقت کیشی۔
مشید ارکان عز و علا موسس بنیان مجد و اعتلا فارس مضمار دیو بندی
و پیل افگنی شہسوار جولانگاہ ہنر برگیری و تہمتنی سباح دریائے لامکان۔
واسطہ آفرینش زمین و زمان دریای جود وافضال ابر بخشش و نوال

وسیلہ نزولِ بارانِ رحمتِ سبحانی سرگروہِ برگزیدگان حضرۃ صمدانی
واقف مواقف غوامض مقتدای مجالی انوار ربانی بدر عالیقدر آسمان
قبول و اقبال آفتاب جهانتاب فلک عظمت و اجلال قاسم مخازن نعم ابدی
خازنِ خزاین دول سرمدی زبدہ ارباب وجد و حال قدوۃ اصحاب انس
و کمال تائید یافتہ ازلی عنایت سر برافراختہ لم یزلی۔ و قابیت مستغنی از صفات
جلایل بی نیاز از نعوت جزایل مسند آرائے جاودانی ریاست فرماندہی
تخت پیرای و ایمائی خلافت و نوشتہ سطح اشعہ بی ہمتا مہبط شواہد کبریا۔
گوہر یکتای طریق ہدی نیر نور افزای فلک انجلا طرازندہ ربع مسکون درخشندہ
کوہ و ہامون فرمانروائے بالا و زیر انس افزای بیش و شیر قطب دایرہ سلطنت
ابد بنیاد مرکز محیط عدل و داد بلند افراز اورنگ شاہنشاہی و جہانداری
نگارین طراز سایہ بان ملک رانی و کامگاری فرمانروائی نہ فلک کارکشائی
ملک و ملک فرازندہ رایات استیلا و استقلال نوازندہ ارباب خضوع
و ابتہال پاکساز خارستانِ ظلم و بیداد گلشن آرای حدائق نصفت و داد
بکمال شجاعت ناسخ کارنامہائے بہیم وارجن بغایت شہامت حرف تراش
خیال نامہ ہنونت و لچھمن بمنتہای علم حق و یقین سبق گیر بر برہا و بشن
بمقتضای نصاربیف علیا بالادست رام راجہ و کان کشن گوہر لالی لوح
والقلم جوہر افزائے صمصام والعلم و رتیغ رانی بیمثال در دو عالم

ستائی فرخ فال از روی علم بر حق بی مانند در راستی حق پیوند در سخاوت
ابر دایم بار در اضاءت آفتاب دوام انوار نورانی ساز ظلمت کدهٔ جسمانی
ملکوتی نمای خاکدان حیوانی داد بخش ملهوفان کامدهٔ مظلومان در زور و قوت
افلاک سنج به نیروی دولت گنجور هر گنج در مکرمت و سخا دریای بی پایان
در جود و عطا محیط عمان انجم و افلاک خاک نشینش باد و خاک اطاعت گزینش
آتش و آب فرمان پذیرش ماه آفتاب نثار گیرش علوی و سفلی زیر نگینش
سماوی و ارضی خدمت قرینش در زهد و صلاحیت مقبول درگاه رام الرحیم
در تقویٰ و ریاضت منظور بارگاهش الکریم آب گوهر حق پسندی رنگ یاقوت
حقیقت پیوندی گرزش سرشکن کوه قاف تیرش خفتان شگاف تیغش ستاننده
گیهان نیزه اش ظفر سنان ناوکش خارا شکن ناچخش کوه فگن رایتش فتح
پرچم کمندش آسمان خم گنجور خزاین غیبی خازن کنوز لاریبی یمن نامش وسیله
غفران هزاران هزار عالم عصات فیض دیدارش توسط وصال لم یزلی
جمال اقبال از جبههٔ جاه جلالش روشن انوار لایزال از ناصیهٔ فرخ فالش مبرهن
خجسته منظر نامدار فرزان طلعت والا اقتدار قدسیان غلامش کروبیان
در اقدامش شجاعت با سخاوت هم پهلو ساخته اش همت با هم زانوی قدرت
برافراخته اش در قواعد ملک داری رعیت پروری عدیل و مساهمش ناپدید
در آداب فرمانروای و معدلت گستری سهیم و مقارنش نارسید جوهر شناس

ارادۂ کیشان قدر دان. عقیدت اندیشان سلطان بی نظیر سخنوری خسرو
عالی تدبیر جہان حق پروری برہمزن دست تطاول پیشگان تائید بخش
بازوی حق اندیشگان والاحضرت عدالت منش معلی رتبت حقیقت در فتح
ممالک آفاق سپہا لارش اقبال ازل در تسخیر شش جہت گیتی رہنمونش توفیق
لم یزل طالع ہمایونش ظلمت شگاف سواد عالم بخت فرخنده اش
گردن زن ہر سرکش و ظالم تشنۂ شمشیر صاعقہ آثار برق خنجرش آتش بار
مشعل عقلش ولایت افروز چراغ تدبیرش تاریکی سوز از انوار وجود فرخش
روز آفرینش نورانی از شوارق طبع اسعدش صبح ہمہ دانی رخشانی
سعادۂ افزای زمین و زمان رفعت بخش کون و مکان واسطه عالم افروزی
گیتی پناہی و رابطه انتظام بلند ہمتی و والا دستگاہی در ربع فضائل
انسانی کامل عیار در کمال مراتب عالم ستانی بلند اعتبار مرات
حقیقت نمای وجه عین الیقین مشعل خورشید انجلائے سپہر تمکین
ذریعه جلای نور دولت و کرامت وسیله انکشاف صبح حشمت شہامت
نور بخش مواطن روح قفل کشای خزاین فتوح رونق آرائے بساطین
تجلی نضارت پیرای ریاحین صحی ساقی مصطبۂ افاضت دربادل
مرحله ریاضت بحر نوش زلال مجاہده مہبط شواہد مشاہده مشعلہ دار
شاعر طریقت قافله سالار طرق حقیقت و کمال مظاہر اشعه ذاتی

اجلای مشاهده جلوات صفائی صراف نقود کشف و وجد مرتقی مدارج
اعتلا و مجد سیار مجالس قلوب و ارواح. نظار سرایر مهاجت و اشباح
و اسطه المنحای رقوم آنشام عالمیان ذریعه انجلای ظلوم غمام آدمیان
والی الملک مواهب العظمیٰ مالک الملک فضل و فضایل الکبریٰ
سلطان عالم حقیقی و مجازی جهانبان مملکت استغنا و بی نیازی رافع
وسایه گیتی آرائے صاعد مصاعد دیهیم پیرائی ژوبین برق تابش جگر دوز پولاد
درعان نیران حسام هندیش جانسوز خارا جوشنان عمود بهمنت جوشیش هیکل
ریزرو ئین تنان کمند آسمان پیچش دام افگن فلک گردنان خنجر آبدارش
دلگزای مخاصمان پیکان سندان گذارش جان فرسای مجادلان دریای
جوشش نمط شدی نردامنان ناسوت نیسان عطایش گوهر بخش غواصان
لاهوت. سواریکه نازش سر افگن هزاران هزار دیو سریک شعله هندیش
خرمن سوز. فلک فر بهادران شیر برصولتش گیتی کشای سپاهیان فلک هیبتش
آهن فرسای موکب مظفرش آسمان شوکت شیران فوج منصورش محیط عظمت
برنغار نصرت توالش فوج شکن شیر افگنان انجم سپاه جرنغار ظفر رتبتش هزیت
افگن شیر برگیران آسمان بارگاه پیش آهنگ فیروزی وشش جهانگشا ئنده
غول فتح پرچمش دشمن کاهنده شهسواران پس آهنگ والاهیبتش هرزمان
بفتح و نصرت هرزمان پیش رو شیران فوج جهانگیرش بفرخی و فیروزمندی

هردم فتح گو دیوانیان فرخ انتظامش گلشن آرای چهار باغ عصر
حضوریان فیض انتسامش حدیقه پیرای شش گلشن دهر عنصر
فرخش ذات الکمالات ذات قدسیش برتر از انتقالات
خاک قدمش کبریت مس هر وجود خاشاک آستانش توتیای چشم
هر سعادت گرد آستانش تتق بند فیض و کرم مائده فضل عامش نوربخش
عالم مریدان درگاهش مقبل حق المنعام نظر یافتگان خاصش واصل
دادار اکرام خالصه دائمش از پرستش دهر مرای تخلص سنگت حق نوایش
از مختصان ایزدی اخص خاک روبان آستانش را بر ملایک شرف
آستانِ بوسان بارگاهش را از بدر جاوید قطعه منظوران انظارش
از ملک الموت امین مقبولان دربارش را بقای جاودانی موطن مظهر
کراماتِ عظمیٰ مطرح الهامات کبریٰ ناصب الویه سلطنت اعلیٰ صاحب
انوار کرامت اسنیٰ تاسیس قوانین نصفت و عدل تشئید براهین فیض
و فضل ممهد مهاد عدالت و کرم منبع زلال ترحم و نعم محیط عرفان و علم عمان
احسان و حلم جلوس آرائے توحد در کثرت نظام افزای تعلق در وحدت
دریای موج خیز فتوت و صفا سحاب گهر بارِ مروت و حیا شاهنشاه
درویش القاب درویش شاهنشاه خطاب چمن پیرای حدایق صورت
و معنی گلشن آرای صفوت و صفا۔ محیط افضالش دامان در جوش

زلال مقالش شیرین تر از ہر نوش گہر بخش بی سرمایگان تہی دست
حیات افزای مردگان جان خست انہار عطایش بر دوام جاری چشمہ
سخایش مستدام ساری پرورش نمای گلبن زار حدائق آمال و آفاق رونق
آرای چمن زار شقائق چار باغ نطاق اشجار نوالش ثمرہ بخش مرادات
آبشارِ افضالش چمن پرور منتمیات دریاے جودش دایم موج خیز
نیسان انعامش پیوستہ گہر ریز توتیای غبار قدمش چشم افروز قدسیان
عالم بالا خاشاک سرای فرخش اکلیل کروبیان ملاء اعلیٰ از شوارق وجود
قدسیش شام امید زمانیان روشنی پذیر از صبح رخشندہ رخش ظلمت
کدہ جہانیان ضیا گیر از جبین مبین اش انوار لایزال رخشان از جبہ والا
تمکین اش انوار حشمت و اجلال فروزان نظر یافتگان خاصش ہمعنانِ
دولت و اقبال جاوید عقیدت پروران درگاہش ہم آغوش ہر تمنا و امید
سپاہ منصورش جاودان ہمرکاب ظفر موکب مظفرش و ابیابی خطر از سیمای
فرخندہ اش نیر اقبال تابان از فرق والایش فرہ ذوالجلال نمایان
نور بخش جمال صورت و معنی حسن افروز کمال دنیا و عقبیٰ نگین سلطنت
جاوید بدست اقبالش آراستہ تاج ریاست دایمی از تارک دولتش
پیراستہ الوامع انوار فرخش جلوہ افروز دوران مواطع آثار ہمایونش
تاریکی سوز گیہان مصقولش جگر خای خبث باطنان بدکیش تیغ مسلولش

جان شگاف سیه درونان بد اندیش نام قدسیش دافع آفات وصف عالیش رافع مخافات قوت افزای گرم شتافتگان شاہراہ حقیقت ٭ خلوت پیرای آرام گرفتگان مسکن طریقت جاندہ زعفران نعمتان حق ناشناس چہرہ افروز خدمت گذاران خبرت اقتباس پیشوای حق طلبان فرخ سیرت منزل نمای سرگشتگان فیافی، خانہ برانداز خداع منشان فتنہ سرشت ورق گردان سیہ باطنان تیرہ سرنوشت خلعت والاے دولتش بطراز خلود و بقای ابدی مطرز و مطرز قوایم سریر سلطنتش بارگان استمرار و استعلا جاودانی مشید و معزز خرمن عمر و دولت مخالفانش سوختہ برق قہر ربانی غبار اذیال موافقانش شستہ شو یافتہ لطف صمدانی برہمزن قوافل مصاعب متاعب عمر جلوہ افروز موارد و مطالع بیسر شاہباز ہمت بلند پروازش لامکانی سیمرغ فیض گسترش سایہ بان فراز بالا و زیر جولان و شہبش قاف تا قاف گرفتہ تیغش گران تاکران انتشار پذیرفتہ مخاصمانش زخیم العاقبت طالبانش مسعود العاقبت راہ نورد فیافی طریق قافلہ سالار سبل تحقیق مرحلہ پیمای صحاری و جادہ جلوریز براری عرفان منصاعد ذروہ کمال دریافت زوبیت مرتقی درجہ فضولی الوہیت زیب ذرینت جہان مروت و مردی رونق پیرای عالم ملایک و آدمی دایم و پیوستہ با حق ہمدم متدام و ہموارہ بنظر ہمقدم

صاحب و والی فضایل برگزین مقبول و منظور رب العالمین غالب
وفادر بر تمام مسجود و مطاع خواص و عام مفضل و ملتفت و منعم عطوف
و روف و مکرم ناصر و منصور و مظفر نصیر و فیروزمند و خجسته فر صاحب
و خداوند فرهنگ و رای عالی دلی و والی خبرت و کیاست متعالی محرم
دانیس خلوت کده همدم و جلیس نورانی سرای صمدی راز شناس و
غوامض کشای حقایق و حقانیت سرفراز و ممتاز دولت جاویدانیت
داغ نه سینه جفاگستران کینه پرور ساحل نمای سفینه عدل پروران
فیض گستر راحم و رحیم و مترحم ناعم و نعیم منعم اسنی و اعلی و فضل و اقدس
و اطهر و اجزل اشرف و اکمل و انور مقدس و معلیٰ و مطهر جزیل جمیل و اکرم
جلیل و نبیل و اعظم و افخم و معظم و عظیم احسن و مکرم و قدیم فرخ و فیروز فرخنده
باقی و پایدار و پاینده زیبا و محسن و خوش جوانمرد و سخی و فصیح گوغمهای جهانیان
رابشادی پیرایه انجام داده ابله زدگان گلفت را مرهم آسایش نهاده
آشوب خانه صورت را انتظام بخشیده تفرقه زار معنی را بسلک جمعیت
کشیده خرد را صاحب انصاف رابدر مهربان تمیز را دوست دانا عدالت
را بادشاه حق نشان عطوفت را جوهر شناس خورده بین قدر دانی را رواج
بخش خسته آیین صلح کل را میانجی دانش آموز ظاهر را آرایش باطن را
طراز وجود فرخش شب دیجور تفرقه را سحر جمعیت دولت فرخنده اش

شام اندوه را صبح بهجت زمین را سکون وزمان را قیام سیار را نورد
ثوابت را آرام جاه را وقار وعزت را پیرایه سلطنت را زیب و عدل را
سرمایه گیتی را اتساق وآفاق را انتظام دوران راثبات وزمانه را
التیام چشم اقبال را نور بینای فرق دولت را تاج زیبای فیض را
آرایش ونصفت را جمال ظلم را تشویش وفتنه را زوال سپهر اجلال را
ماه تابان وفلک عظمت را نیر اعظم وآسمان شوکت را مهر رخشان وسمای
فیض را کوکب انجم جهان جود را چشم چشم سخاوت را بصر تخت کرامت
را بادشاه واکلیل مکرمت را گهر شمشیر جهانستانی را آب وجوهر فرق
جهانبانی را دیهیم وافسر گنج خانه عالم کشای را کلید اکبر بازوی گیتی
آرای را هیکل از گوهر حق پرستی را آب وصفا یاقوت راست
کیشی را رنگ وجلا معدن حق شناسی را گوهر والا دریای فیض بخشی را
لولوی یکتا جویبار راستی را سرو سرفراز چمن زار حقیقت را گلبن جان تو
شخص انصاف را قوت ورخسار مرحمت را غازه جسم معنی را جان و
جان حق بینی را روح تازه نکته دان رموز کن فیکون رمز شناس نکات
خفایا مضمون جنان مروت را جان وجان فتوت را جنان عالم روح را
شاهنشاه ملک باطن را والا دستگاه انسب واصوب واولی وحنیف
ومنیف وعظمی مسجود. اشراف واکابران مطاع سلاطین وخواقین دوران.

ممدوح اصفیا و اولیا موصوف شرفا و حنفا معرکه دیو بندی را شهسوار
صف شکن عرصه هژبر گیری را فارس کوه افگن جولان مرد آزمای را
یکه تاز آفاق ستان میدان دشمن کاهی را سرافراز نصرت نشان آستین
والا منشی را طراز نگارین صحیفه حق آئینی را عنوان رنگین حدیقه عالم ستانی
را گلبن جاوید بهار دوحه کامرانی را نارون دایم باردار ریاحین صیانت
را نضارت ریاض امانت را طراوت زلال حقیقت را صفا مشعل
طریقت را سنا بارگاه شاهنشاهی بی زوال را تخت نشین سلطنت و
جهانبانی بی انتقال را زینت آئین در محیط خونخوار سفینه را ساحل رسان
در میدان کارزار هژبر شیر ژیان خاتم فیروزمندی را نگین کبریا نگین بخت
بلندی را نقش عالم آرا ارکان جلالت را واسطه ثبات طوایف انام را
وسیله نجات خلعت حق بینی را آستین زیبا نگار قامت خلعت
حق آئینی را نادره کار چشمه فیض را زلال جان فزا زلال فضل را سرمایه اصفا
انجمن ابهت و احتشام را شمع حشمت و شوکت را نور فیض گستر
دل دانش را ضیا و باصره عقل را بصر کشور بینش را شهریار و جهان توحید را
سرور بحر بی سرو پا کشتی سلامت دیوار شفقت را پشتی استقامت عقد
بخت یاری را واسطه انتظام کامگاری را رابطه سقف جهانداری
را ستون پایدار ملک شهریاری را خسرو نامدار دایره یزدان پرستی را

مرکز و مدار بنیان حق اندیشی را آفتیده و استقرار سر پنجه ـ دولتش بتایید
ازلی موید بازوی حشمتش باعانت لم یزلی معتضد اساس حق آگاهی
را تشیید بنای گیتی پناهی را توکید چار دیوار عناصر را اساس و تقویت
هفت گلشن احرام را زیب و زینت توقیر را وقار و تبجیل را احترام
تعظیم را افتخار و تکریم را احتشام تجلیل را عزت و تجزیل را اعتزاز
و اقتدار را مفخرت اعتبار را امتیاز نونهال عدل را سایه دال شجره
انصاف را ثمرهٔ عظمی چمن زار معنی را ابر فیض امطار گلشن سرائے
فیض را چمن گل بهار از زیر وجود ناسوتیان را کبریت احمر چشم جان
ملکوتیان را کحل البصر بارگاه حق پسندیر اجلال و عظمت ایوان است
پیوندی را طاق دولت مثال بی مثالی را طغرئ زیبنده قلمرو فرخ
فالی را شهریار فرخنده گل دالاشکوهی را الوور نگ تازه فیروزه حق پژوهی را
آب و رنگ بی اندازه گلدسته بند شقایق تفضل و ترحم نادره پرواز نقوش
تلطف و تنعم جمال بیمای صدق و صفا صفای خرد و زکاه بیخ برارنده
اساس جور و جفا جان پرورنده ارباب اخلاص و وفا مجمع البحرین جلال
و جمال رب المتعال مطلع نیرین فیض و افضال موهب الفضال
مشرق سعدین حق وضیا مجلای شارقین ولایت ولاجیه افروز
دوربینی سخ آرای حق گزینی زخمه نواز اوتار جود و فضل و ستان زن

قانونِ انصاف و عدل از ریزش فیض وجودِ جهان پیر را از سر نوجوان
ساخته از یمُن حق پسندی خاکیان پست قدر را فرق عزت بر لامکان
افراخته از آبیاریِ افضالِ ریاضِ آمالِ عالیان را برومند گردانیده
از دولت و اقبال وجود ناتوان نملیان را تنومند نموده از فور بخشش
عالم عبرت فراموش کرده را آب رفته باز بجویبار مراد آورده از عموم
فضل جهان نیم مرده را غمهای دیرین از دل بیرون برده از میامن فیض
پروری خرابستانِ صورت را عبهرستان معنی آباد ساخته از برکات
عدل گستری خارستان عمر شبستان نیر شاد گردانیده چراغ زندگی
و عمرِ جفا پیشگان کینه سرشت را بصرصر غضب فروکشته آتش کذب و
دروغ ارباب ریا از دریای صدق و صفایش فرونشسته خار اندوه تهی دستی
و افلاس را از ریاضِ دلها بر افشانده گلبن جمعیت و کامرانی و اکلشن
گیتی بنشانده مقدسانِ علوی در مدحتش چون سوسن سراسر زبان گردیده
علویان قدسی در توصیفش چون بلبل بر گلزار دوائی نادره بر کشیده
مقبلانِ حضرتِ قدس چون نرگس دیده بر پایش دوخته مقربانِ محفل انُس
در هوائے عشقش چون لاله داغ بر دل سوخته نظر پروران ازل در ثنایش
چون طوطی دستانِ خوش نواخته فیض پذیران ابد در شوق دیدارش
چون پروانه بر شمع گداخته نو پرده ہائے ایزدی در مجمع وصفش

چون طاوس در باغ بجلوه در آمده پی بردهای سرمدی در سماع ما عشق چون نور چراغ دل افروخته مقبول درگاه حق السبحان منظور انظار راحم الرحمان محبوب حضرت رحیم المنان مخصوص بارگاه نعیم الدیان مطاع خاص کرد های دادار یزدان۔ موصوف سرافراختهٔ های مهیمن الحسان عمیم الفیض کثیر الاحسان متمول الفضل موفول الامتنان افتخار بخش خاکساران اعتبار افزای بے اعتباران گردن فراز طاعت گزینان جان نواز سعداد آئینان سرشکن دیو سران گردن زن سرکشان قدردان فیض رسان مهربان کرامت نشان نزدیکتر ارادة پذیران جان پرور فتراک گیران رهنمای گمراهان جان افزای موفق^{ملاحان} خدمت گزاران مرید جان سپاران پذیرندهٔ راستان سوزنده کاذبان نوازنده عاجزان دست گیرنده بیکسان۔ کارکشای سخت درماندگان عجز پذیرای ازهر دراندگان۔ امان پناهندگان ضمان پرستندگان۔ کامدهٔ ناکامان۔ سرانجام بخش بی سرانجام المفارن ستانیدگان معاون بندگان گره کشای سخت بستگان انتظام بخشنده ازهم گسستگان۔ یاور بی یاوران سرور سروران واقی دفاکاران کافی صداقت شعاران معین ستائش گران قرین تضرع گستران نامش پاکساز هر جسم و جان

وصفش برتر از بیان هر زبان رخشانندهٔ ظلمتیان افشانندهٔ سبکدلان
عصارِ ظالمان غفارِ مذنبان جابرِ ستمگاران. خابرِ خیرکاران عذرپذیرِ
مجرمان. هم درویش و هم سلطان مطلع نامه آوران مسجود عالی مغفران
اکلیل آرای تاجداران سریر پیرای شهریاران ظلمت زدای ناسوتیان
مشعل افروز ملکوتیان علم دار لاهوتیان چهره نگار لاهوتیان کارگزارِ
کار آگهان. عزیزدارِ حقیقت پناهان توان بخش ناتوانان. سامان دهِ بی
سامانان دستگیر افتادگان. بشیر آزادگان شفای رنجوران تمنای مهجوران
چاره کار بیچارگان یاورِ غمخوارگان سیری گرسنگان دلیری تهمتنان جبیر
شکستگان ظهیرِ خستگان. سرانداز نخوت فروشان گردن فراز خدمت
کوشان ابتسام بهار خجسته اقبالان اهتزارِ گلزار فرخ فالان دیده بردوز
افترا پسندان خانمان سوز کبر پیوندان آگاهی آگاهان رهنمای ره
روان قایدِ برگشته راهان رهبر حق آگاهان بهفتن منکران. معادنِ
افگنده سران دلدار دلدادگان از خاک بردار افتادگان همیونی بخت
بلندان خجستگی اقبال مندان آراستگی آراستگان پیراستگی پیراستگان
استعدادِ بلند اختران اعتزاز عالی افسران هشیاری هشیار خرامان
عطر آمیز عنبر مشامان حذاقت انتسابان حقیقت انتظامان تقویت
خردکامان تهنیت فرح پیمایان قدرشناس کارشناسان نشاط انگیز

اقتباس گره کشای بسته کاران آرام بخش بیقراران رهنمای سرگشتگان جمعیت ده آشفتگان دانای بخش نادان تسکین ده حیرانان تریاق مسمومان محرومان خبرت هوشمندان درجت پایه بلندان گوشمال هرزه درایان سرتاب انانیت آرایان دست پیچ هرزه کوشان صاعقه بارحق پوشان مردانه مردانگان فرزانه فرزانگان بیگانه یگانگان مستانه مستانگان سرداری بخش سرداران جان نواز جان سپاران کارکشای گنه کاران مسند آرای عالی مقداران راحت رسان بازان سامان بی سروسازان نوازنده خاکساران گدازنده ستمگاران پروبال شکسته بالان جمعیت برگشته حالان نجات بخش پای درگل ماندگان موفق دست از دنیا برافشاندگان نباهت خوشخویان نزاهت فصیح گویان رشد عالی نژادان فیض والا موادان فطنت والا فطرتان فطرت عالی فطنتان آموزگار آموزگاران علم آموز خبرداران صفرا ده مایه فسادان اصفا بخش خیر نهادان غوغای حق طلبان ابقای حقیقت منشربان بضاعت بی بضاعتان استطاعت کم استطاعتان محرمیت محرمان غفران مجرمان همدم همدمان پایه شکن عبد الطیعان سرمایه بخش عبد الهمتان حله طراز والاهمتان مقتدای پیشوایان پیشوای راست راهان مملکت بخش عالم ستان شهنشاه بادشاهان دارای کون ومکان داور زمین وزمان تشویر افزای فاسد

مزاجان جگر خای نبض مواداں حیات زندہ دلان مباہات ارادت پروران
دوربینی ژرف نگاہان تائید صداقت دانش آموز اصابت پذیران خاطر افروز
روشن ضمیران سخن بخش سخن آرایان خبرت آرا فنن پیرایان خرد صواب
اندیشان مرہم سینہ ریشان - پوست برکشندہ سباع سیرتان - گردن زنندہ
بہایم سیرتان رہنمای سرگردانان جمعیت افزای حیرانان جگرسوز
تنبہ رایان ادب آموز سرکشی گرایان نیکوی بخش ننگ سگالان زہرہ
شگاف بدخیالان شوکت آرای فرمانروایان شکوہ افزای کشورکشایان فرہ
والا شکوہان تجمیل حق پژوہان جان گداز ریاکاران دل افروز راستی
شعاران قسطاس آرای نکتہ سنجان دلکشای فطنت آہنجان
فتاح ابواب بخشش و فیضان سیار ندائی عرش ولامکان معرفت
دہ اہل عرفان یقین بخش ارباب ایقان مغفرت بخش خاکیان عزت دہ
ظلمان اروای تفسیدگان انتظام از ہم بریدگان - والا صفات عالی
ملکات مصدر الحسنات مظہر العطیات منبع الفیوضات مہبط التجلیات
مطلع الاشعات مطرح شوارقات قایز البرکاۃ کاشف الخفیات
غفار المعصیات غفران العاصیان واہب المغتنمات واجب
التعظیمات راحم المرحومات کارم المعصومات مطاع الکائنات
یقین الممکنات فتاح المشکلات ارتیاح المعلومات انشراح المانومات

انفراح الملهوفات ابتهاج المظلومات رائیض الحرونات قائد المضلات
ناظم المنظومات ناثر المنثورات کثیر الاشفاقات موفور المراحمات عمیم
التفضلات کریم الشمائلات عموم الجزایلات سابق الانعامات صاحب
الاکرمات لامع الانوارات ساطع الاشراقات جبیر المجروحات رحیق المنکوبات
فاتح الغقایدات کشاف الغوامضات زاح المحزونات رباح المقومات
علیہ المقامات سفینہ الکرامات وفور المحامدات غفور الجرایمات مغفرت
المذنوبات رحمت المحرومات حارف المنکرات وصلِ المعترفات
نایر المتکبرات بارد النایرات زینت الارائکات نفی الصحابقات
روح الارواحات رنج الاحسامات شرف المنقادات افتخار الساجدات
شافی المعلولات جابر المخذولات مستجیب المقتضبات کافی المہمات وافی المعتصمات
انصرام المدعیات انجاح المقاصدات مؤید المتفرعات موافق
المخبرات نظیم المتفرقات جلیس المنزویات انیس المرتاضات
نضارۃ المتعطشات طراوۃ المحروقات عشرت الخائفات فرحت
المضطربات راحت المنہکات بہجت المضمحلات دفاع البلیات
رفاع المخاطرات وقیع التوہمات سمیع الملتمسات قطیع النکبات
رفیع الدرجات خجستہ آیات فرخندہ سمات علام المخبرات نہام الماضیات
مالک الکلیات فاہم الجزویات نور البصایرات ابتسام الضمایرات

ساتر العیوبات غافر الذنوبات قامع الانزارات غاصب الفجارات
غیاث المستغیثات قالع الحسادات انبساط المہجورات نشاط
المفروحات ندیم الاصیافات قسیم المخازنات موصوف الملائکات
مسجود القدوسیات وہیب الرحمات ولی الوہبات اعلیٰ نصاریف
عظمی اقتدارات نادار الاعجازات معمار المخروبات طراوت الجافات
مجیب المنمیات قاتل الموذیات خارب الظالمات قاطع الاسقامات
دافع الالامات غریب التصرفات عام الافضالات موفر اللطافات
توفیق الخیرات تائید البرات شرح الصدورات انجاح الامورات
ضیاء الوجہات سناء القلوبات ناسخ التاویلات فسلخ التسویلات
مصنف التصانیف القدسیات جامع النکات الحقائقات
عالی الدرجات متعالی المنازلات راحلہ المراحلات مرحلہ المالکات
مہذب الشمائلات قدسی الفضائلات کامل الکمالات اکمل الجلالات
طاق السفائنات قیوم الدائمات منبع المنافیات اول الاوائلات قدیم القدامات
مہبط التبائمات مصنف الروائحات معدن الترحمات محیط المتفضلات
ریاض الفوادات فتح الجنابات غریب البدائعات بدائع الشواہدات
قبل الماقبلات بعد المابعدات متوالی التوالات متواتر فضائلات
خضرۃ الجافات تعبیر المنہدات رائحہ البحورات فاتح السرورات

مشعل الدجیات شمع الظلمات حرز الزنهارات فخر الافتخارات
قطاع المسافات انجام المشتاقات اجتماع المعشرات مقتدای
المقبلات نجاة الغریقات تخلیص الحریقات ذوالکرام والاجلالات
ذی الانعام والبالات وارث الامکالات قامع الاجلافات وکیل
المحتاجات موکل المعاملات تاکید الموکدات تشید المشیدات قیام
الارضیات والسماوات ثبات العرشات والکرسیات هدایت الغلویات
مفرح الصابرات مفتاح المعافذات سکرالابصارات
ینبوع العذبات عذوبة الینبوعات مختص لمذاهبات
خلوص المنارات نظام التنسیقات نسق التنظیمات اجمال
المفصلات تفصیل المجملات کنز الکنوزات مخزن المخازنات
مقصد المنعمات منصف الاعاشرات مقصود الرابعات
برگزین از ثلثاة برترین از سدسات انفصال المناصرات بسط
المضایقات زلال المحرورات صحائف المحروقات مسجود الهندیات والترکیات
والشرقیات والغربیات مطاع الشمالیات والجنوبیات والتحتیات
والفوقیات طرفه المشاهدات نادر التجلیات سباع الجوعات طراوة
الظماءات حیات المهلکات ارواح الغلبات فیاض الناسوتیات
والملکوتیات والجبروتیات واللاهوتیات موصوف العرشیات

والکرسیات والہاہوتیات والاامکانیات برتر از ماننداتـ
والمثالات بی نیاز از خدمات و اطاعات کریم التجایات جنر بل
الثمایلات دوا العلیات اہتداء الضلیات حصن الحوادثات
امان المہلکات ضمان المنجیات مصباح الصباحات ضیاالارآت
بشیر الثوابات نذیر العذابات فخر التسعات امتیاز السبعات
اقتدار الثمانیات موہب العشرات مظہر الالوف المعجزات
بیضاء الصنوف و الخوارقات اجتبار الثالث ثلثومات اصطفا
الثمن عشرات تکریم الربع ثمانیات مغفرت الثمن سدسیات عادل
المقدمات مغیث المنتظلمات غوث المتغاثیات تفضیل التفضیلات
تجزیل التجزیلات استحکام المستحکامات استقلال المستقلات بلا
بدایات بی نہایات لم عدیلات لاسہیمات مکنون الشمسات والقمرات
مشحون الارض والطبقات بین الذرات والقطرات فی الارواح
والاشباحات بطون البطونات ظہور الظہورات تریاق السمومات
ترصد المایوسات افتتاح المسدودات اتصال المتفرقاتـ
تنفیث النفوسات تقریب الردانات لا یحصی عنایات بی منتہا
تلطفات تخلی اخالات رجولیت الارجالات صاف تر از بغضات
والکینیات والاتزلزلات والدنیات تشریف الاثنین عشرات

والاثراز سبع عشر و مأت مملوا لجمیع المصنوعات مشحون کل موجودات
روح الروحانیات تنیسم النسابیات سفارت المنعطشات نضارت
المجوفات کشائندہ ابواب راحات نوازندہ ارباب خنوعات فروزندہ
ظلمت ابدانات رخشائندہ اجسام حیوانات سعادہ بخشندہ نحوسات
میمنت آرائندہ میمونات عبور المعابرات معبر الذخارات لمبندزاز
ہنودات والترکات والکفرات والاسلامات والتورنیات
والانجیلات والزبورات والفرقانات والپیرات والپیغمبرات والمرسلات
والاولی العزمات والمشائخات والخلفایات والحنفایات والنقبایات
والنجبایات والاوتارات والابدالات والغوثات والقطبات و
العلیات والسفلیات والصبورات والشکورات والکربیات
والتقویمات والجنات والانسات والحکمات والعلیاست
والروحات والعقلات والوہمات والفکرات والایضیاست
والطبعیات والالہیات رازمات ونانہات وسرات وموتجبات
وسرات وسنکادکات وبرہماوکات ورام راجات وکشنچندرات
وبیدادکات وپورانات وجوگات وسمرنات وسورات وشوانت و
اندرات وبرہمانات والیسرات وگورکہات ودیوتات ودیوبات
ودانوات وجنیات وسنیات سقاء المستنقیات نفاذ المنافذات

صلابت البیرات و الفرغامات و الهزبرات و الضیغمات والاسدات
والعفرماة والهیصمات والهرماسات سلامت السلیمات والحلیمات
و المتواضعات و العاجزات و الخاضعات و الخاشعات و
الضارعات و المفتقرات مفارن الموانع الزهدات معاون الغوالب
النفسات اضاءت اللوامع الانصافات اشاعت السواطع
الاصنافات حص المکارہات عیار المعیارات زمام التوسنات
غنا المسکینات بدر الالوف البدرات قمر الصنوف القمرات یوح
الالاف الذکایات شمس الاصناف البیضایات برتر از انتقالات
والارتحالات و الاتراز تغیرات و تبدیلات ممدوح العوالیات
موصوف المتعالیات بدعا المستغرقین البحار العلومات استخلاص
المهمکین الاطلال الجهولات قدر الاولی الافتدار بصر الاولی الابصارات
انجام التعابات و المشاقات اتمام التالمات و التحسرات ترقیت
المنکوبات قهوت الخرفونات متوافر التفقدات و التلطفات
و التعطفات و المکارمات و العطیعات و الاکرامات و الانعامات
و العاطفات و التفضلات متکاثر النعامات و الناعمات الجمایلات
و التشرایفات و اللطایفات و الغرائبات و العجائبات و النوادرات
و الجلایلات ههدید الشدید العداوتونات و المجاہدین - الملاہنات

والمضمحلین الحمات العوائقونات والمنغمسین العیونان الجرائموتات
تائید العافیون المعصیات والمجتهدون المصالحونات والقاطعون
القیانی المعارفونات والعاکفون المواقف القلوبات زاد الناسکون
المراحل المعانیات ارتقاء المرتقیون المعارج الحقانیات متواتر
التائیدات متوالی التوفیقات نوید الابتهاجات مبشر البشارات
مقلب لمقلوبات مهذب الذمائمات وجدانی المطالبات
المصالحات فی الافاقات والاقطارات بالنقیرات والقطمیرات
ضد الغرایقون البحار الرسومات والعادات موفق السناورون
الشواطی الجیول والواہمات قوت قوار الروحانیات عزاہت الاعضا
النفسانیات عز التارکون التعصبات افتخار الخادمون الموصفات
حافظ از نفسانی وساوسات حارس از جسمانی حواجات حرز از
افایح نوازلات حصن از اصاعت نوائبات مہذب الانایم الاطوارات
والوضعات والی المحامد الاوصافات والمدحات امتناع الاطائل
مقالات وذمائم فعلات اندفاع شدائد ومصائبات ومصائب
مکائدات منکشف الامور الاصعبات ہادی المناہج الصوابات
مغفرت الاوزارات معطر العطارات برہم زننده قوافل اسہامات
وہمومات وجنود آفات وغمومات پی ہم فرستنده عساکر عنایات

وابتہاجات وجیوش مسرت وانشراحات فایض الامال الاملات
انجاح الامالی العوامات محک الجیاداۃ والقلباہ برتراز ماضیات
والمستقبلات بروالنواعجات۔ التہاب المصباحات۔ نجات
الماخوذات سعادۃ المتخلصات عروۃ الوثقی اتقان المتمنیّات
بشارۃ الابقای المتوسلات ہمت المطیعون الفطرات مخالف
المنحرون الطبعات امان از نوزعات والتشتتات واضطرابات
وتشویشات وتشویرات وعذابات والوبایات واندبامات وحرقاۃ
وکراہات وشدایدات ومکابدات وعوارضات ومکارہات و
حوادثات ومضرات ومصیبات ودواہیات وتباہیات وتمناہیات
حرز از ملاہیات وترداۃ وکلفات وکدوراۃ وتالماۃ وتحسرات وتاسفات
وکراہیات واستکراہات ونکالات ووبالات واختلالات وکلالات
ومتاعبات ومصاعبات واثقالات وانعابات وآلامات واسہامات
ومصائبات باصر النیات الضمایرات منتج الحنات النیات محسب
المتجلیون المکارم الاخلاقات رفیق الموصوفون المحاسن الاوصاف
جمعیت اللشواردات طمانیت المنشورات موافق الحارسون
الفوادونات مخالف المنحزون النفوسات تنفیت الحاضرون الکوائفات
الشریفات والوضیعات تہنیت المحابون المعایب البدنات

و النفسات فایح الکاسرون الاساس العهوداة فیاض الموکدون
المبالی الموعودات جامع المتفرقیات استخلاص المنهمکینات روای
حوائجات انصرام المرامات انوار اللقایه کالبدر فی الظلمات اسرار القلبیه
کالمحیطون المواجات فضاء الجناتة افسح من الالوف الامکانات
تجزیل النفسه اجزل عن الصنوف الروانات حکم القدرته فقدام
القادر الاقتداراة قدرة الحکمه فقدر الحاکم الحکامات وصف الجنات
فقد ثناالیه یحصی ثنایات رفعت الدرجاته فقد ترفیع المبدع الابداعات
قال العرفانه فقد تقدسی المقالات اقتدار لامره فقد امثالات للمثالات
الاقدامته کحل البصایر الملایکات لمعات اللقایه صرام الظلمات
الابدانات میامن الشواهد الوجهه قدسه غفران المذنبات برکات
التقدیم الخدمت الخدامه نجات الماخوذاة مخالفون الخادمونه
کالعجایز الفاقدا البصایرات ضدون المعتقدون کالبهائمونات
واصفش هزاران هزار شیش ناگات خادمش بیش از شمار بشنات
ستائش گرش الوف ناردات ثناگسترش صنوف دهروات
اکسیر السعادات کبریت المباینات برهم زننده غضبی لوامات
شست انداز نده شهوای اعضایات جلوس المجالسات زیب
المحافلات قلزم القلزمات عمان العمانات مناع الافعال الشناعات

امتیاز الاوضاع الوجیہات پناہ ازعواصفات حسن ازصرصرات
زینت المصباحات استیضاء المنتفیات کشاف الدقایق
المفالقات حلال الغوامض المباہمات سراج الاماکن انطلامات
مشکوت الانوار اجرامات مدقق الدقیقات محقق التحقیقات والازاز
ساحت قرونات والدہورات والزمانات بلند تراز سطح سنیات
والشہورات والادوارات رفیع تراز قواعد اصطرلاب والزایچات
والرسدات منیع تراز ضوابط ہندیات والیونانیات والفارسیات
صعود المصاعدون المدارج الاعتلایات طلوع المطالعون
الطلائع الکبیریات لامع السواطعات ساطع اللوامعات وجد
المتلذذون والحلاوۃ العرفاناۃ فرح المتنزہرون اللذات الوجدانات
جلیس الخلوتیون المعابدات انیس الموقوفون المجاہدات مقارن
العاکفون الصوامع القدسیات متفرن الساکنون الجامع الانسانات
اشراف الشرایفون امجد الماجدون افضل الفاضلون اکمل
الکاملون اخیر الخایرون ابصر المبصرون اکرم الکارمون عظم المعظمون
کرام المکرمون عظام الاکابرون زبدۃ الکبایرون عمدۃ المجاہدون۔
نتیجۃ العظامیون اسوۃ الکرامیون فضل المفضلون بفضل الفضائلون
عزیز العزایون عزاز الجلالیون برار الابرارون شرف المتعبدون اخلص

الخالصون اطہر الطاہرون معز الاعزون اعز المستعزون متعلم العالمین
عالم المتعلمون منعام الناعمون مترحم الراحمون رحیم المترحمون قدیم المتقدمون
اخیر المتاخرون طہر المحدثون طہارۃ المطہرون خیر الاخیارون حر الاحرارون
عاشق العاشقون شفیق المشفقون غنی المستغنیون طالب الطالبون
مطلوب السالکون حاکم الحاکمون ملک الملوکون اصلح الصالحون صالح
الاصلحون قصی القاصیون اسنی الاسانیون اخفی الخافیون اجلی الاجالیون
اعلی الاعالیون معلی المعالیون اصدق الصادقون صادق الصدیقون
اکفی الکافیون اوفی الوافیون امیر الامیرون کبیر الاکبیرون توکل المتوکلین
کمال المکملون افخم الافاخمون اعظم الاعاظمون عصیم العاصمون غفرت
المعاصیون قیام القایمون دوام الدائمون عفت العفیفون لطیف
اللطیفون محسن المحسنون محسن الاحسنون شہامت الغازیون حشمت
المحتشمون عظمت المتعظمون تجلیل المتجلیلون تکریم المتکرمون النسب
الانابون اصوب الاصابون تعال المتعالیون تحمل المتحملون
عرفان العارفون ایقان المعارفون اصفی الصافیون خاص المخصون
بقی الباقیون صفا المصفیون ازہر الازاہرون قوی الاقویون قبض
القابضون عمق العامقون نصرۃ النصیرون نصیر الناصرون
مولی الموالیون اہل الاہالیون وجیہ الموجہون موجہ الوجیہون

سبقت السابقون شفیق الشافقون انجلاء المنجلیون اعتبار المعتبرون
محب المحبون مخالص الخالصون سخی السخیون رفیع الرفیعون
حفی الحفیون وسیع الوسیعون معاون المطیعون قامع الشموسون
زکی الزکیون نجیب النجیبون اجزل الاجازلون اجمل الاجاملون
مربی المربیون مزکی المزکیون معتقد المعتقدون مفضل المفضلون
اسعد الساعدون ارفع الارافعون حاذق الحاذقون رافق الرافقون
تقدس المتقدسون مترفع الارفعون عطوف العطوفون رؤف
الرؤفون تلطف المتلطفون متعطف المتعطفون ہیبت المهابتون
مهابت المهیبون قویم القوامیون نبیل النبالمون لبیب اللبیبون
کیس الکیسون مسعود المسعودون منیف المنیفون حنیف الحنیفون
نزیهہ النزیهون رضی الرضیون مشفق المشفقون مکرم المکرمون ⁂

خاتمه

هم فلک بنده سنگتانش را — هم ملک بنده خالصانش را
لامکان گوشه از ضمیر شان — خلد را توشه از خمیر شان
ملک الموت را هراس از شان — کرسی و عرش را اساس از شان
بحر و بر هر دو را نوا از شان — مهر و مه هر دو را ضیا از شان
صد هزاران بحار علم و حلم — از محیط ضمیر شان یک نم
آسمان و زمین بپا از شان — تحت تا فوق را بقا از شان
ظهر گنگ از غبار پای شان — شصت هشت از نم هوای شان
عشر از بهر پاسبانی شان — ربع سر گرم وصف خوانی شان
ثلث در مدحت صفای شان — سدس را هم سر ثنای شان
تسع علوی به مدح شان سرگرم — چار و هشتاد را از شان آزرم
عشر و د و قصه خوان وصف شان — چارده را نواز لطف شان
بیست و هفت هم گدای شان — اربعین نیز از برای شان
نزده و خمس و سبع قدسیه — هم شراقیه هم غربیه
هم جنوبیه هم شمالیه — هم ثرائیه هم سمائیه

هم ز نا سوتیان سفلیه هم ز ملکوتیان علویه
هم ز جبروتیان جبریه هم ز لاهوتیان نوریه
هم ز ها هوتیان مرضیه هم ز روحانیان روحیه
قصه خوانان مدح شان جمله جرعه خواران قدح شان جمله
سنگو ر پاک یار و یاور شان دست فضلش همیشه بر سر شان
پای سنگو ر مدام در دل شان منزل پایدار منزل شان
لعل را سر بپای شان بادا
سرخوش اندر ثنای شان بادا

تمام شد کتاب توصیف و ثنا
مصنفه منشی نند لعل گویا ملتانی



جوت بگاس

گورو نانک آمد نرائن سروپ   همانا زنجن نرنکار روپ
حقش آفریده ز نور کرم   ازو عالمی را فیوضی اتم
حقش برگزیده ز هر برگزین   نشاندش ز هر برترین برترین
حقش گفت خود مرشد العالمین   نجات الوری رحمت المذنبین
شهنشاه دارین کردش خطاب   ازو طالبان را کرامت نصاب
حق آراست خود تخت گاهش بلند   ز هر فرخی ساختش ارجمند
همه خاصگان را بپایش فگند   مظفر لوا آمده دیو بند
سر بر شهنشاهی دائمان   کلاه سرافرازی جاودان
حقش داد از غایت مکرمت   ازو زیب هر شهر و هر مملکت
ز پیشینیان بیشتر آمده   بقدر از همه بیشتر آمده
هزاران برهما ثناخوان او   ز هر برترین برترین شان او
هزاران بشرو اندر درپای او   ز هر برترین برترین جای او
هزاران چو دهرو هزاران چو پشن   بسی رام راجا بسی کاهن کرشن
هزاران چو بوی چو گورکه هزار   که پیش قدم های او جان سپار

هزاراں سپهر و هزاراں سما　　هزاراں زمین و هزاراں ثرا
هزاراں چوں کرسی هزاراں چوں عرش　　بپایش دل و جان خود کرده فرش
هزاراں چوں ناسوت و ملکوت هم　　هزاراں چوں جبروت و لاهوت هم
هزاراں مکین و هزاراں مکاں　　هزاراں زمین و هزاراں زماں
حق افگنده در پای او بنده وار　　زهی فضل و بخشایش کردگار
منور ازو هر دو عالم بحق　　خطش داد بر جمله مقبل سبق
هزاراں چو آدم هزاراں حوا　　هزاراں ملایک بپایش فدا
هزاراں شهنشاه پیشش غلام　　هزاراں خور و ماهش اندر سلام
همو نانک است و همو انگد است　　همو امرداس افضل و امجد است
همو رامداس و همو ارجن است　　همو هرگوبند اکرم و احسن است
همو هست هر رای کرتا گورو　　بدو آشکارا همه پشت درو
همو هرکشن آمده سربلند　　ازو حاصل امید هر مستمند
همو هست تیغ بهادر گورو　　که گوبند سنگه آمد از نور او
همو گورو گوبند سنگه همو نانک است　　همه شبد او جوهر و مانک است
چه جوهر چناں جوهر حق جلا　　چه مانک چناں مانک حق ضیا
زهر قال قدس آمده قدستر　　زهر ربع سدس آمده شد ستر
پذیرای فرمان او شش جهت　　منور ازو دائما سلطنت

بهر دو جهان کوس شاهیِ او — زهی فرّ گیهان خدایِ او
بلند اخترش هر دو عالم فروز — گزو آمده دشمنانش بسوز
ز ماهی زمین تا سرِ لامکاں — همه فدوی نام پاکش بجاں
ملوک و ملک طاعت اندیش او — زهر کیش فرخنده تر کیش او
چه قیصر چه خاقاں هزاراں هزار — چه کسری چه کاؤس بیش از شمار
چه فور و چه فغفورِ والا گاه — بپایش همه بندهٔ خاک راه
همه فدوی و بندهٔ پای او — پذیرندهٔ حکم اعلای او
چه سلطانِ ایراں چه خانِ ختن — چه دارای توراں چه شاهِ یمن
چه قنطال روس و چه سلطانِ هند — چه حکامِ دکن چه رای خجند
ز مشرق بمغرب همه سروراں — پذیرائی فرمانِ قدسش بجاں
هزاراں کیومرث و جمشید زار — کمر بسته در خدمتش بنده وار
هزاراں چو رستم هزاراں چو سام — هزاراں چو اسفندیارش غلام
هزاراں چو جمنا هزاراں چو گنگ — بپا اندرش سر نهاده ز ننگ
چه اندر آدکان و چه برهم آدکاں — چه رام آدکان و چه کرشن آدکاں
زبانِ همه قاصر از وصفِ او — همه خواستگارندهٔ لطفِ او
بهر دیپ هر سوی کوسش بلند — بهر مملکت نام او ارجمند
بهر کهنڈ و برهمنڈ از و داستاں — پذیرائی حکمش همه راستاں

ثرا تا سما جملہ فرماں برش　　زمہتاب و ماہی ہمہ چاکرش
کرم ہای و افضالِ اُو بی حسا　　کرامات و اعجاز او کبریا
زباں ہا بتوصیف او گنگ و لال　　سخن را بوصفش چہ حد و مجال
کریم السجایا جمیل الخصال　　عموم العطایا شموم النوال
شفیع الورایا زمان الورا　　محیط السخایا ذکا الہدا
نجات العوام و امان الانام　　جلایا فتنہ ز دعنامِ ظلام
وفور العطاء و عمیم النعم　　کثیرِ الفیوض و قفی الکرم
فرازندۂ رایت عدل و داد　　فروزندۂ دیدۂ اِعتقاد
عظیم المنازل رفیع المکاں　　کریم الشمائل منیع النشاں
مقدس جناب و معلیٰ خطاب　　گدایش ہزاراں مہ و آفتاب
معالی مدارج عوالی پناہ　　علیمِ رموزِ سفید و سیاہ
تقدس مدارج فخیم النوال　　تعالیٰ مراتب عمیم الفضال
معظم شرائف ستودہ خصال　　مکرم خصائل منور جمال
جمالش ہمہ کرۂ ذوالجلال　　شکوہش ہمہ عظمتِ لازوال
جمیل الصفات و جزیل الثنا　　کفیل الجرائم و کبیل الورا
کریم المنش مالکِ فیض وجود　　ہمہ قدسیاں پیش او در سجود
خداوندِ ارض و سماوات و عرش　　منور کن ظلمت آباد فرش

صنوئ[1] مجد و تنجیب و تفخیر ہا — خداوند تمجید و توقیر ہا

ولی التفاضیل و تکریم ہا — عمیم التکاریم و تنعیم ہا

وفور التجازیل و اجلال ہا — کثیر التکامیل و اکمال ہا

عمیم العطیات کامل عیار — پذیرندۂ عجز ہر خاکسار

مفخر النبایل جزیل الجمیل — کثیر الفضایل جلیل النبیل

ز نورش جہاں یافتہ زیب و فر — ز فیضش مکین و مکاں بہرہ ور

بدستش فروزاں دو گوہر چو مہر — یکی جای فضل و دگر جای قہر

بہ اول جہاں راشدہ حق نما — بہ ثانی ہمہ ظلم و ظلمت زدا

ہمہ ظلمت و ظلم را ساخت دور — جہاں در جہاں زو رواج و سرور

لقائش[2] منور ز نور ازل — وجودش بہ انوار حق لم یزل

چہ اعلیٰ چہ ادنیٰ ہمہ بردرش — سر افگندہ و بندہ و چاکرش

---

[1] بھائی میگھراج نے یہاں لفظ زِدل دیا جس کے معنی لغت کے رو سے مرد دلاور و چالاک ہیں لیکن مفہوم کے لحاظ سے یہ لفظ یہاں موزوں نہیں ہے۔ علاوہ ازیں اگر اسے کسرۂ اضافت کے ساتھ پڑھا جائے تو شعر وزن سے ساقط ہو جاتا ہے اور اضافت کی عدم موجودگی سے شعر بے معنی ہو جاتا ہے۔ بدیں صورت قیاس یہی ہے کہ اصل فارسی نسخہ سے صنوی کو گرمکھی حروف میں منتقل کرتے وقت شکستہ میں لکھی ہوئی لمبی ی کو ل سمجھ کر لفظ زدل بنا دیا۔

[2] نِکاب۔ آں پوستی باشد کہ باندام دست دوزند و میر شکاراں بدست کشند بہ جہت برداشتن باز و شاہین (فرہنگ آنندراج)۔

چه سلطان چه درویش ازو بهره مند　　چه علوی چه سفلی ازو سربلند
چه پیر و چه برنا ازو کامیاب　　چه دانا چه نادان ازو پر ثواب
به کلجگ چنان ست جگ آورده باز　　که خورد و بزرگ آمده راستباز
همه کذب و ناراستی گشت دور　　شب تیره رخشان شده همچو نور
زدیت و زدانب جهان کرد پاک　　همه ظلم و ظلمت زدوده زخاک
ازو روشن آمد شبی عالمی　　نمانده بگیتی ازو ظالمی
زمانی برآراست از رای و هوش　　ازو دیگ هر دانش آمد بجوش
همه دیده آمد تن قدس او　　هویدا بچشمش همه پشت و رو
همه راز عالم برو آشکار　　همه چوب خشک از دمش بار دار
چه انجم چه افلاک محکوم او　　چه بالا و چه پست منظوم او
چه خاک و چه آتش چه باد و چه آب　　چه خورشید رخشنده و ماهتاب
چه عرش و چه کرسی همه بنده اش　　بخدمت گذاری سرافگنده اش
سه گانه موالید و عشره حواس　　بطاعت گذاریش دارند پاس
ستون خرد یافت تشیید ازو　　بنای سخا راست توکید ازو
مشید ازو راستی را اساس　　ز نورش جهان یافته اقتباس
جمال حقیقت برآراسته　　ز ظلمت جهان جمله پرداخته
رخ عدل و انصاف افروخته　　دل جبر و بیداد را سوخته

بنای ستم را بر انداخته   سرِ معدلت را بر افراخته
ریاحینِ فضل و عطا را سحاب   سمای کرامات را آفتاب
بساتینِ فیض و سخا را غمام   جهانِ عطیات را انتظام
محیطِ فیوضات و بحرِ فضال   سحابِ عنایات و ابرِ نوال
جهان خرم و عالم آباد ازو   رعیت خوش و مملکت شاد ازو
پذیرای حکمش به نیک اختری   همه عالم از شهری و لشکری
جهانی ز فیضش هم آغوشِ کام   دو عالم ازو یافت نسق و نظام
حقش داد مفتاح هر مشکلی   نشانش ز بر دست هر مقبلی
شهنشاهِ اقلیم تجلیل را   خداوند دیوانِ تبجیل را
گهر تاجِ اعجاز و توقیر را   ضیابخشِ اصفا و تنویر را
جلالو لوی عز و تعظیم را   سنی نیرِ فخر و تفخیم را
رخِ عزت و جاه را انجلا   لوای تباجیل را اعتلا
محیطِ سخا و کرم را گهر   سپهرِ سخا و عطا را قمر
جهان بان ملک فضال و کرام   مهاتِ دارین را انتظام
مسِ شخص آفاق را کیمیا   رخِ مهر و انصاف را انجلا
قبا قامتِ دولت و قدر را   بصر دیدهٔ عظمت و صدر را
ریاضِ جنان را نسیمِ سحر   درختِ کرم را نو آئینِ ثمر

طرازِ آستینِ مه و سال را　　فلک رفعتِ عز و اقبال را

دلیر و تنومند و فیروز جنگ　　گلِ عدل و انصاف را بوی و رنگ

جهانِ سخا عالمِ مکرمت　　محیطِ عطا قلزمِ عاطفت

سپهرِ علا صاحبِ اجتبیٰ　　سحابِ کرم آفتابِ هدیٰ

فروغِ جبینِ رسوخ و سداد　　جمالِ رخِ عدل و انصاف داد

چراغِ شبستانِ مجد و بها　　بهارِ گلستانِ عز و علا

نگینِ خاتمِ نصفت و عدل را　　ثمر شجرهٔ رحمت و فضل را

گهر معدنِ فضل و اکرام را　　ضیا بخشِ احسان و انعام را

طراوت ریاحینِ توحید را　　نضارت بساتینِ تجرید را

برزم اندرون نرّه شیرِ دمان　　به بزم اندرون ابرِ گوهرفشان

به میدانِ جنگ آوری شهسوار　　به جولانِ خصم افگنی نامدار

به بحرِ تجارب دمنده نهنگ　　دلِ خصم دوزان به تیر و خدنگ

فروزنده مهری به ایوانِ بزم　　دمان اژدهای به میدانِ رزم

همایون هما اوجِ تکمیل را　　درخشنده مه اوجِ تفضیل را

گل آرای باغِ جهان پروری　　فروغِ دل و دیدهٔ سروری

نو آئینِ گلِ گلشنِ فرّ و زیب　　بلند از شمارِ فراز و نشیب

جهانبانِ ملکِ دوام و ابد　　به علم الیقین در دو عالم احد

همه اولیا و همه انبیا — همه اصفیا و همه اتقیا

بخاک درش سر نهاده به عجز — بپا اندرش اوفتاده به عجز

چه اوتادها و چه ابدال‌ها — چه اقطاب فرخنده اقبال‌ها

چه سدھ و چه ناتھ و چه غوث و چه پیر — چه سُرجن چه مُن جن چه شه چه فقیر

همه بنده و فدوی نام او — همه خواستگار نظاره کام او

قضا و قدر هر دو در طاعتش — سپهر و زمین هر دو در خدمتش

خور و ماه هر دو گدای درش — بر و بحر هر دو ثنا گسترش

توالی تفضل تواتر کرم — توافر تراحم تکاثر نعم

مقالش رواج العجم و العرب — ز نورش فروزان شرق و الغرب

هر آن کس که از راه صدق اعتقاد — بپای همایون او سر نهاد

سرافرازدش حق ز هر سربلند — اگر سرنگون بخت و اختر نژند

هر آن کس که او خواند نامش به صدق — روا شد هر امید و کامش به صدق

هر آن کس که او نام او را شنید — ز پاداش هر معصیت وارهید

هر آن کس که دیدار پاکش بدید — به چشم اندرش نور حق شد پدید

هر آن کس که او گشت منظور او — به وصل خودش حق فزود آبرو

طفیلش همه مجرمان را نجات — ز پاشوی او مردگان را حیات

چه حیوان مقابل به پاشوی او — که آن نیز شد بندهٔ کوی او

زجیواں اگر مرده گِل ها زیند — ازیں آب جاها و دل ها زیند
جلالِ مقالش چناں آمده — که صد آبِ حیواں در آں آمده
جهاں در جهاں مُرده را زنده کرد — هزاراں دلِ زنده را بنده کرد
چه گنگا مقابل به امرتسرش — که هر هشت و شصت آمده چاکرش
وجودش بحق پائدار و مدام — دلش روشن از نورِ حق الکرام
بحق دانی از جمله والا نظر — بحق بینی از جمله روشن بصر
به آگاهی از جمله آگاه تر — در اقلیمِ دانش شهنشاه تر
جبینِ مبینش فروزنده نُور — ضمیرِ منیرش درخشنده هُور
به فضل و تراحم سراسر فضال — به زیب و تزئین سراپا جمال
به همت بلندی بلند از همه — به اقبال فیروزمند از همه
اگرچه به تسخیرِ هر دو جهاں — نیازیش نباشد به تیغ و سناں
ولی جوهرِ تیغ افروخته — ز برقش دلِ دشمناں سوخته
ز ژوبین او پیل را خوں جگر — ز تیرش جگر سوخته شیرِ نر
کمندش دد و دام در بند کرد — سنانش ز دیواں بر آورد گرد
چناں ناوکش حلقه در کوه کرد — که ارجن نکرده بروز نبرد
چه ارجن چه بهیم و چه رستم چه سام — چه اسفندیار و چه لچهمن چه رام
هزاراں مهیش و هزاراں گنیش — بپایش نهاده سرِ عجزِ خویش

همه بندهٔ آن شاهِ فیروز جنگ — دو عالم ازو یافته بوی و رنگ
هزاران علی و هزاران ولی — بپائش نهاده سرِ سروری
چو تیرش جهد از کمان تیز تر — همه دشمنان را شگافد جگر
خدنگش چنان سنگِ خاره درد — که شمشیرِ هندی گیاه را برد
چه سنگ و چه آهن بَرِ تیرِ او — چه فرزانگان پیشِ تدبیرِ او
عمودش چو بر فرقِ پیلان رسد — اگر کوه باشد بخاک افگند
ثنائش ز نقدِ حسابے برون — علومش ز فهمِ ملائک فزون
ازان برترین تر که آید گمان — ازان برترین تر که گوید زبان
۱۷۰ وجودش ستونِ سقفِ تحقیق را — رخش روشن از رحمتِ کبریا
دلش مهرِ رخشان ز انوارِ حق — به صدق از همه صادقانش سبق
ازان برتر آمد که داند کسی — ازان برگزیده که خواند کسی
جهان در جهان مکرمت ذاتِ او — ز حد برتر آمد کمالاتِ او
چو توصیفش آمد فزون از حساب — کجا گنجد اندر حجابِ کتاب

سرِ لعل بادا بپائش فدا
ازو باد جان و دلش را نوا

تمام شد جوت بکاس من تصنیف بھائی نند لعل گویا

اِک اونکار ستگور پرساد

جوت بکاس

(بزبان پنجابی)

۱- واہ واہ گرُ پتت اُدھارنم — واہ واہ گرُ سنت اُبارنم
۲- واہ واہ گرُ پار اُتارنم — واہ واہ گرُ اگم اپارنم
۳- واہ واہ گرُ ہر آدھانم — واہ واہ گرُ اپر اپارنم
۴- واہ واہ گرُ اسر سنگھارنم — واہ واہ گرُ دیت وِچھارنم
۵- واہ واہ گرُ دشٹ بدارنم — واہ واہ گرُ کرنا دھارنم
۶- واہ واہ گرُ آد جُگادنم — واہ واہ گرُ اگم اگادھنم
۷- واہ واہ گرُ سچ ارادھنم — واہ واہ گرُ پورن سادھنم
۸- واہ واہ گرُ تخت نِواسنم — واہ واہ گرُ نہچل آسنم
۹- واہ واہ گرُ بھے بناسنم — واہ واہ گرُ سچی راسنم
۱۰- واہ واہ گرُ سنگت سادھانم — واہ واہ گرُ سنگت تارنم
۱۱- واہ واہ گرُ اِچھ پجّادنم — واہ واہ گرُ نام جپادنم
۱۲- واہ واہ گرُ دھرم درڑھادنم — واہ واہ گرُ پتت پاونم
۱۳- واہ واہ گرُ نا یک سچ گندھنم — واہ واہ گرُ اچھل اگندھنم

۱۴- واہ واہ گرُ رُوپ نرنجنم واہ واہ گرُ بھرم بھے بھنجنم

۱۵- واہ واہ گرُ اچھل اچھیدنم واہ واہ گرُ پُورن دیدنم

۱۶- واہ واہ گرُ کنتک چھیدنم واہ واہ گرُ الکھ ابھیدنم

۱۷- واہ واہ گرُ اچنت دیالنم واہ واہ گرُ سدا کرپالنم

۱۸- واہ واہ گرُ سرب پرتپالنم واہ واہ گرُ پرکھ اکالنم

۱۹- واہ واہ گرُ نوبدّھ دیونم واہ واہ گرُ سدا سدیونم

۲۰- واہ واہ گرُ ایکو سیونم واہ واہ گرُ الکھ ابھیونم

۲۱- واہ واہ گرُ سچّ سچیرنم واہ واہ گرُ مکت مکنبرنم

۲۲- واہ واہ گرُ پُورن ایشرم واہ واہ گرُ سچّ سچیرنم

۲۳- واہ واہ گرُ گھٹ گھٹ بیاپنم واہ واہ گرُ ناتھ اناتھنم

۲۴- واہ واہ گرُ تھاپ اتھاپنم واہ واہ گرُ ہر ہر جاپنم

۲۵- واہ واہ گرُ سمرتھ پورنم واہ واہ گرُ سچا سُورنم

۲۶- واہ واہ گرُ کبھو نہ جھورنم واہ واہ گرُ کلا سنپُورنم

۲۷- نانک سو انگد گرُ دیونا سو امرداس ہر سیونا

۲۸- سو رام داس سو ارجنا سو ہرگوبند ہر پرسنا

۲۹- سو کرتا ہر رائی داتارنا سو ہرکرشن اگم اپارنا

۳۰- سو تیغ بہادر ست مُرت پنا سو گورُد گوبند سنگھ ہر کارنپنا

۳۱- سبھ ایکو ایکو ایکتا نہیں بھید نہ کچھوبھی پیکھنا

۳۲- اَنک برہما بشن مہیشنم اَنک دیوی دُرگا دیشنم

۳۳- اَنک رام کشن اوتارنم اَنک نرسنگھ ہرناکش ہارنم

۳۴- اَنک دھرُو پرہلاد نم اَنک گورکھ سِدھ سادھنم

۳۵- اَنک اکاش پاتا لنم اَنک اِندر دھرم رائے جمکالنم

۳۶- اَنک سِدھ ناتھ تپیسرم اَنک جوگی جوگ جوگیسرم

۳۷- اَنک اَنہد دُھن نادنم اَنک بیکُنٹھ سِدھ سمادھنم

۳۸- اَنک کھانی بانی برہمنڈنم اَنک دیپ لوئی نو کھنڈنم

۳۹- اَنک سُور اَر بیر نم اَنک پیغمبر پیر نم

۴۰- اَنک تینتیس کروڑنم اَنک چند اَر سُورنم

۴۱- سبھ دِین گورُد گھر وارنم سبھن ہیر گرُ اَوتارنم

۴۲- جن لال داسن داسنم مرن آئیو سنگر پاسنم

۴۳- صدقا سربت سادھ سنگنا سنگر تے ہر نام منگتا

واہگورُو جی ست

جوت بکاس سنپورن ہوبا- رچیت منشی نند لال جی مُلتانی

بُھل چُک بخشنی- صدقا سربت ست سنگت جیوکا- برد اپنے کی بیج رکھنی-

سربت ست سنگت صدقا نہال کرنا- واہ واہ واہ +

رہت نامہ و تنخواہ نامہ

بقول بھائی کاہن سنگھ صاحب مرحوم رہت نامہ و تنخواہ نامہ بھائی نند لعل اور گورو گوبند سنگھ صاحب کے سوال وجواب کے متعلق کسی معتقد سکھ کی تصانیف ہیں۔ خیر۔ اگر یہ بات درست بھی تصوّر کر لی جائے تو بھی چونکہ یہ ہر دو تصانیف مُرید و مرشد کے سوال وجواب کی ترجمانی کرتی ہیں اس لیۓ انھیں کلیات نند لال میں درج کرنا عین مناسب ہے۔ مگر بھائی صاحب کے خاندان کے لوگوں کا عقیدہ یہی ہے کہ یہ تصانیف خود بھائی صاحب ہی کی ہیں۔

گ

اِک اونکار ست گور پرساد

رہت نامہ

سریگورو واچ

چوپئی

گور سکھ رہت سُنو میرے میت ۔ اُٹھ پربھات کرے ہت چیت
واہگورو گُرمنتر جاپ ۔ کر اشنان پڑھے جپ[1] جاپ[2]
درسن کرے میراپُن آئے ۔ ادب سیوں بیٹھ گورہت چیت لائے
تین پہر جب بیتے جان ۔ کتھا سُنے گورہت چیت لان
سندھیا سمے سُنے رہراس ۔ کیرتن کتھا سُنے ہرجاس
اِن میں نیم جو ایک کرائے ۔ سوسکھ امرپوری میں جائے
پانچ نیم پُر سکھ جو دھارے ۔ اِکیس کُل کُٹنب کو تارے
تارے کُٹنب مکت سو ہوئے ۔ جنم مرن نہ پاوے سوئے

نند لال واچ

دوہا

تُم جو کہا گورد یو جی درسن کرمو آئے
لکھئے تُمرا درس کہاں کہو موہ بجھائے

---

[1] جپ جی صاحب (از گورو گرنتھ صاحب) [2] جاپ صاحب (از دسم گرنتھ صاحب)

سری گورو واچ

دوہا

نِین رُوپ ہیں موہِ کے سُنو نند چِت لائے
نِرگُن سرگُن گور شبد ہیں کہیں توہِ سمجھائے

چوپئی

ایکؔ دیپ نِتّہ گُن تے پَرے | نیت نیت جِہہ نگم اُچرے
گھٹ گھٹ بیاپک انتر جامی | پُور رہیو جیوں جل گھٹ بھائی
دُوسر رُوپ گرنتھ جی جان | اُن کے انگ میرو کر مان
روم روم اچھر سو لہو | جدا رتھ بات تُم سوں ست کہوں
جو سِکھ گور درسن کی چاہِ | درسن کرے گرنتھ جی آہِ
پربھات سمے کر کے اسنان | تِین پردچھنا کرے سجان

دوہرا

ہاتھ جوڑ کر ادب سوں بیٹھے موہِ حضور
سیس ٹیک گور گرنتھ جی بچن سُنے سو حضور

چوپئی

شبد سُنے گور رہت چت لائے　　گیان شبد گور سُنے سُنائے
جو مم ساتھ چاہے کر بات　　گرنتھ جی پڑھے بچارے ساتھ
جو مجھ بچن سُنن کی چاہ　　گرنتھ جی پڑھے سُنے چت لائے
میرا رُوپ گرنتھ جی جان　　اِس میں بھید نہیں کچھ مان
تیسر رُوپ سِکھ ہے مور　　گوربانی رَت جِہہ نس بھور
وِساہ پریت گور سبد جو دھرے　　گور کا[1] درس نِت اُٹھ کرے
گیان سبد گور و سُنے سُنائے　　جپ جی جاپ پڑھے چت لائے
گوردوار کا درسن کرے　　پر دارا کا تیاگ جو کرے
گور سِکھ سیوا کرے چت لائے　　آپا من کا سگل مٹائے
اِن کرمن میں جو پردھان　　سو سکھ رُوپ میرا پہچان

دوہرا

اَیسے گور سِکھ مان ہے سیوا کرے جو کوئے
تن من دھن پُن ارپ کے سو مجھ سیوا ہوئے
اَیسے گور سکھ سیو کی مہ مِ پہوچے آئے
سُنو نند چت دیئے کر مکت بیکنٹھ جائے

---

[1] گورو گرنتھ صاحب.

همه بندهٔ اُو شاهِ فیروز جنگ
دو عالم ازو یافته بوی و رنگ

هزاران علی و هزاران ولی
بپائش نهاده سرِ سروری

چو تیرش جدا از کمان تیز تر
همه دشمنان را نشگافد جگر

خدنگش چنان سنگ خاره درد
که شمشیر هندی گیاه را برد

چه سنگ و چه آهن بر تیرِ او
چه فرزانگان پیشِ تدبیر او

عمودش چو بر فرقِ پیلان رسد
اگر کوه باشد بخاک افگند

ثنائش ز نقدِ حسابی برون
علومش ز فهمِ ملائک فزون

ازان برترین تر که آید گمان
ازان برترین تر که گوید زبان

۱۷- وجودش ستونِ سقفِ تحقیق را
رخش روشن از رحمتِ کبریا

دلش مهرِ رخشان ز انوارِ حق
به صدق از همه صادقانش سبق

ازان برتر آمد که داند کسی
ازان برگزیده که خواند کسی

جهان در جهان مکرمت ذاتِ او
ز حد برتر آمد کمالاتِ او

چو توصیفش آمد فزون از حساب
کجا گنجد اندر حجابِ کتاب

سر لعل بادا بپائش فدا
ازو باد جان و دلش را نوا

تمام شد جوت بکاس من تصنیف بھائی نند لعل گویا

اِک اونکار ستگور پرساد

جوت بکاس

(بزبان پنجابی)

۱۔	واہ واہ گرُ پتت اُدھارنم	واہ واہ گرُ سنت اُبارنم
۲۔	واہ واہ گرُ پار اُتارنم	واہ واہ گرُ اگم اپارنم
۳۔	واہ واہ گرُ ہر آرادھانم	واہ واہ گرُ اپر اپارنم
۴۔	واہ واہ گرُ اسُر سنگھارنم	واہ واہ گرُ دیت وچارنم
۵۔	واہ واہ گرُ دشٹ بدارنم	واہ واہ گرُ گرنا دھارنم
۶۔	واہ واہ گرُ آد جگادنم	واہ واہ گرُ اگم اگادھنم
۷۔	واہ واہ گرُ سچ ارادھنم	واہ واہ گرُ پورن سادھنم
۸۔	واہ واہ گرُ تخت نواسنم	واہ واہ گرُ نہچل آسنم
۹۔	واہ واہ گرُ بھے بناسنم	واہ واہ گرُ سچی راسنم
۱۰۔	واہ واہ گرُ سنگت سادھانم	واہ واہ گرُ سنگت تارنم
۱۱۔	واہ واہ گرُ اِچھ پجاونم	واہ واہ گرُ نام جپاونم
۱۲۔	واہ واہ گرُ دھرم ودڑھاونم	واہ واہ گرُ پتت پاونم
۱۳۔	واہ واہ گرُ ایک سچ گنڈھنم	واہ واہ گرُ اچل اگنڈھنم

۱۴- واہ واہ گرُ رُوپ نرنجنم واہ واہ گرُ بھرم بھے بھنجنم

۱۵- واہ واہ گرُ اچھل اچھیدنم واہ واہ گرُ پُورن دیدنم

۱۶- واہ واہ گرُ کنٹک چھیدنم واہ واہ گرُ الکھ ابھیدنم

۱۷- واہ واہ گرُ اچنت دیالنم واہ واہ گرُ سدا کرپالنم

۱۸- واہ واہ گرُ سرب پرتپالنم واہ واہ گرُ پرکھ اکالنم

۱۹- واہ واہ گرُ نو بدھ دیوتم واہ واہ گرُ سدا سدیوتم

۲۰- واہ واہ گرُ ایکو سیونم واہ واہ گرُ الکھ ابھیونم

۲۱- واہ واہ گرُ سچّ سچیرنم واہ واہ گرُ حکمت کمبیرنم

۲۲- واہ واہ گرُ پُورن ایشرم واہ واہ گرُ سچّ سچیرنم

۲۳- واہ واہ گرُ گھٹ گھٹ بیاپنم واہ واہ گرُ ناتھ اناتھنم

۲۴- واہ واہ گرُ تھاپ اتھاپنم واہ واہ گرُ ہر ہر جاپنم

۲۵- واہ واہ گرُ سمرتھ پورنم واہ واہ گرُ سچا سُورنم

۲۶- واہ واہ گرُ گھو نہ چھُورنم واہ واہ گرُ کلا سنپُورنم

۲۷- نانک سو انگد گرُ دیونا سو امرداس ہر سیونا

۲۸- سو رام داس سو ارجنا سو ہرگوبند ہر پرسنا

۲۹- سو کرتا ہر رائی داتارنا سو ہر کرشن اگم اپارنا

۳۰- سو تیغ بہادر ست گرُو پنا سو گوُرو گوبند سنگھ ہر کار ڈُھنا

۳۱- سبھ ایکو ایکو ایکتا نہیں بھید نہ کچھو بھی پیکھنا

۳۲- اَنک برہما بشن مہیشنم اَنک دیوی دُرگا دیشنم

۳۳- اَنک رام کِشن اوتارنم اَنک نرسنگھ ہرناکش ہارنم

۳۴- اَنک دھرُو پرہلادنم اَنک گورکھ سِدھ سادھنم

۳۵- اَنک اکاش پاتالنم اَنک اِندر دھرم رائے جمکالنم

۳۶- اَنک سِدھ ناتھ تپیسرم اَنک جوگی جوگ جوگیسرم

۳۷- اَنک اَنہد دُھن نادنم اَنک بیکنٹھ سِدھ سمادھنم

۳۸- اَنک کھانی بانی برہمنڈنم اَنک دیپ لوء نوکھنڈنم

۳۹- اَنک سُور اَر بیرنم اَنک پیغمبر پیرنم

۴۰- اَنک تینتیس کروڑنم اَنک چند اَر سُورنم

۴۱- سبھ دین گورُدگھر وارنم سبھن سر گرُ اَوتارنم

۴۲- جن لال داس دا سنم سرن آیو ستگرُ پاسنم

۴۳- صدقا سربت سادھ سنگتا ستگرُ تے ہرنام منگتا

واہگورُو جی ست

جوت بکاس سنپُورن ہویا- رچیت منشی نندلال جی مُلتانی-
بُھل چُک بخشنی- صدقا سربت ست سنگت جیو کا- بردھ اپنے کی پیج رکھنی-
سربت ست سنگت صدقا نہال کرنا- واہ واہ واہ +

رہت نامہ وتنخواہ نامہ

بقول بھائی کاہن سنگھ صاحب مرحوم رہت نامہ و تنخواہ نامہ بھائی نند لعل اور گورد گوبند سنگھ صاحب کے سوال وجواب کے متعلق کسی معتقد سکھ کی تصانیف ہیں۔ خیر۔ اگر یہ بات درست بھی تصور کر لی جائے تو بھی چونکہ یہ ہردو تصانیف مرید و مرشد کے سوال وجواب کی ترجمانی کرتی ہیں اس لیے انھیں کلیات نند لال میں درج کرنا عین مناسب ہے۔ مگر بھائی صاحب کے خاندان کے لوگوں کا عقیدہ یہی ہے کہ یہ تصانیف خود بھائی صاحب ہی کی ہیں۔

گ

اِک اونکار ستگور پرساد

رہت نامہ

سریگورو واچ

چوپئی

گورسِکھ رہت سُنو میرے میت — اُٹھ پربھات کرے ہِت چیت
واہگورو ‌دِیُن منترہ جاپ — کر اشنان پڑھے[1] جپ جاپ[2]
درسن کرے میر اپُن آئے — ادب سیوں بیٹھ گورہت چیت لائے
تِین پہر جب بیتے جان — کتھا سُنے گورہت چِت لان
سندھیا سمے سُنے رہراس — کیرتن کتھا سُنے ہر جاس
اِن میں نیم جو ایک کرائے — سو سِکھ امرپوری میں جائے
پانچ نیم پُر سکھ جو دھارے — اِکیس کُل کُٹنب کو تارے
تارے کُٹنب مکت سو ہوئے — جنم مرن نہ پاوے سوئے

نندلال واچ

دوہا

تُم جو کہا گورد یو جی درسن کرموہِ آئے
لکھیئے تُمرا درس کہاں کہو موہِ سمجھائے

---

[1] جپ جی صاحب (از گورو گرنتھ صاحب) [2] جاپ صاحب (از دسم گرنتھ صاحب)

سری گورُو واچ

دوہا

تِین رُوپ ہیں موہِ کے سُنو نند چت لائے
نِرگُن سرگُن گور شبد ہیں کہیں توہِ سمجھائے

چوپئی

ایکُ روپ تہہ گُن تے پرے
نیت نیت جہہ نگم اُچرے
گھٹ گھٹ بیاپک انتر جامی
پُور رہیو جیوں جل گھٹ بھائی
دُوسر رُوپ گرنتھ جی جان
اُن کے انگ میرو کر مان
روم روم اچھر سو لہو
جدا رتھ بات تم سوں ست کہوں
جو سِکھ گور درسن کی چاہ
درسن کرے گرنتھ جی آہ
پربھات سمے کرکے اسنان
تین پردچھنا کرے سُجان

دوہرا

ہاتھ جوڑ کر ادب سوں بیٹھے موہِ حضُور
سیس ٹیک گور گرنتھ جی بچن سُنے سو حضُور

چوپئی

شبد سُنے گور ہت چت لائے — گیان شبد گور سُنے سُنائے

جو مم ساتھ چاہے کر بات — گرنتھ جی پڑھے بچارے ساتھ

جو مجھ بچن سُنن کی چاہ — گرنتھ جی پڑھے سُنے چت لائے

میرا رُوپ گرنتھ جی جان — اِس میں بھید نہیں کچھُ مان

تیسر رُوپ سِکھ ہے مور — گور بانی رَت جِہہ نِس بھور

وِساہ پریت گور سبد جو دھرے — گور کا[1] درس نِت اُٹھ کرے

گیان سبد گور وسُنے سُنائے — جپ جی جاپ پڑھے چت لائے

گوردوار کا درسن کرے — پرداراکا تیاگ جو کرے

گور سِکھ سیوا کرے چت لائے — آپا من کا سگل مٹائے

اِن کرمن میں جو پردھان — سو سِکھ رُوپ میرا پہچان

دوہرا

ایسے گورسِکھ مان ہے سیوا کرے جو کوئے
تن من دھن پُن ارپ کے سو مجھ سیوا ہوئے
ایسے گورسِکھ سیو کی موہِ پہوچے آئے
سُنو نند چت دیئے کر مُکت بیکنُٹھ جائے

---

[1] گورو گرنتھ صاحب۔

همه بندهٔ اُو شاهِ فیروز جنگ | دو عالم ازو یافته بوی و رنگ
هزاران علی و هزاران ولی | بپائش نهاده سرِ سروری
چون تیرش جدا از کمان تیزتر | همه دشمنان را شگافد جگر
خدنگش چنان سنگِ خاره درد | که شمشیرِ هندی گیاه را برد
چه سنگ و چه آهن بر تیرِ او | چه فرزانگان پیشِ تدبیرِ او
عمودش چون بر فرقِ پیلان رسد | اگر کوه باشد بخاک افگند
ثنائش ز تعدادِ حساب برون | علومش ز فهمِ ملائک فزون
ازان برترین تر که آید گمان | ازان برترین تر که گوید زبان
۱۷۰ وجودش ستونِ سقفِ تحقیق را | رخش روشن از رحمتِ کبریا
دلش مهرِ رخشان ز انوارِ حق | به صدق از همه صادقانش سبق
ازان برتر آمد که داند کسی | ازان برگزیده که خواند کسی
جهان در جهان مکرمت ذاتِ او | ز حد برتر آمد کمالاتِ او
چو توصیفش آمد فزون از حساب | کجا گنجد اندر حجابِ کتاب

سرِ لعل بادا بپایش فدا
ازو باد جان و دلش را نوا

تمام شد جوت بکاس من تصنیف بھائی نند لعل گویا

اِک اونکار ستگور پرساد

جوت بکاس

(بزبان پنجابی)

۱- واہ واہ گُر پتت اُدھارنم واہ واہ گُر سُنت اُبارنم
۲- واہ واہ گُر پار اُتارنم واہ واہ گُر اگم اپارنم
۳- واہ واہ گُر ہرآدھانم واہ واہ گُر ابر اپارنم
۴- واہ واہ گُر اسُر سنگھارنم واہ واہ گُر دیت وچھارنم
۵- واہ واہ گُر دشٹ بدارنم واہ واہ گُر گُرنا دھارنم
۶- واہ واہ گُر آدجگادنم واہ واہ گُر اگم اگادھنم
۷- واہ واہ گُر سچ ارادھنم واہ واہ گُر پورن سادھنم
۸- واہ واہ گُر تخت نِواسنم واہ واہ گُر نہچل آسنم
۹- واہ واہ گُر بھے پناسنم واہ واہ گُر سچی راسنم
۱۰- واہ واہ گُر سنگت سادھانم واہ واہ گُر سنگت تارنم
۱۱- واہ واہ گُر اِچھ پچھاونم واہ واہ گُر نام جپاونم
۱۲- واہ واہ گُر دھرم وِرڈھادنم واہ واہ گُر پتت پاونم
۱۳- واہ واہ گُر نایک سچ گندھنم واہ واہ گُر اچھل اگندھنم

۱۴- واہ واہ گرُ رُوپ نرنجنم — واہ واہ گرُ بھرم بھے بھنجنم

۱۵- واہ واہ گرُ اچھل اچھیدنم — واہ واہ گرُ پُورن دیدنم

۱۶- واہ واہ گرُ کنٹک چھیدنم — واہ واہ گرُ الکھ ابھیدنم

۱۷- واہ واہ گرُ اچنت دیالنم — واہ واہ گرُ سدا کرپالنم

۱۸- واہ واہ گرُ سرب پرتپالنم — واہ واہ گرُ پرکھ اکالنم

۱۹- واہ واہ گرُ نو نِدھ دیونم — واہ واہ گرُ سدا اسدیونم

۲۰- واہ واہ گرُ ایکو سیونم — واہ واہ گرُ الکھ ابھیونم

۲۱- واہ واہ گرُ سچ سچیرنم — واہ واہ گرُ حکمت گمبھیرنم

۲۲- واہ واہ گرُ پُورن ایشرم — واہ واہ گرُ سچ سچیرتم

۲۳- واہ واہ گرُ گھٹ گھٹ بیاپنم — واہ واہ گرُ ناتھ اناتھنم

۲۴- واہ واہ گرُ تھاپ اتھاپنم — واہ واہ گرُ ہر ہر جاپنم

۲۵- واہ واہ گرُ سمرتھ پُورنم — واہ واہ گرُ سچا سُورنم

۲۶- واہ واہ گرُ کبھو نہ جھُورنم — واہ واہ گرُ کلا سنپُورنم

۲۷- نانک سو انگد گرُ دیوتا — سو امر داس ہر سیونا

۲۸- سو رام داس سو ارجنا — سو ہر گوبند ہر پرسنا

۲۹- سو کرتا ہر رائی دا تارنا — سو ہر کرشن اگم اپارنا

۳۰- سو تیغ بہادر ست سُروپنا — سو گورُو گوبند سنگھ ہر کار ڈپنا

۳۱- سبھ ایکو ایکو ایکتا نہیں بھید نہ کچھو بھی پیکھنا
۳۲- اَنک برہما بشن مہیشنم اَنک دیوی دُرگا ولیشنم
۳۳- اَنک رام کِشن اوتارنم اَنک نرسنگھ ہرناکش مارنم
۳۴- اَنک دھرُو پرہلادنم اَنک گورکھ بِدھ سادھنم
۳۵- اَنک اکاش پاتالنم اَنک اِندر دھرم رائی جبکالنم
۳۶- اَنک سِدّھ ناتھ نتیسرم اَنک جوگی جوگ جوگیسرم
۳۷- اَنک اَنہد دُھن نادنم اَنک بیکنٹھ بِدھ سمادھنم
۳۸- اَنک کھانی بانی برہمنڈنم اَنک دیپ لوئی نو کھنڈنم
۳۹- اَنک سُور اَر بیرنم اَنک پیغمبر پیرنم
۴۰- اَنک تیتیس کروڑنم اَنک چند اَر سُورنم
۴۱- سَبھ دِین گورُد گھروارنم سبھن میں گرُ اَوتارنم
۴۲- جن لال داسن داسنم سرن آیو سنگرُ پاسنم
۴۳- صدقا سربت سادھ سنگنا ستنگرُ تے ہر نام منگتا

واہگورُد جی ستت

جوت بکاس سنپورن ہویا۔ رچیت منشی نندلال جی مُلتانی
بھُل چُک بخشنی۔ صدقا سربت ست سنگت جیو کا۔ برد آپنے کی پیج رکھنی۔
سربت ست سنگت صدقا نہال کرنا۔ واہ واہ واہ +

رہت نامہ وتنخواہ نامہ

بقول بھائی کاہن سنگھ صاحب مرحوم رہت نامہ و تنخواہ نامہ بھائی نند لعل اور گورد گوبند سنگھ صاحب کے سوال وجواب کے متعلق کسی معتقد سکھ کی تصانیف ہیں۔ خیر۔ اگر یہ بات درست بھی تصوّر کر لی جائے تو بھی چونکہ یہ ہردو تصانیف مُرید ومرشد کے سوال وجواب کی ترجمانی کرتی ہیں اس لیے انھیں کلیات نند لال میں درج کرنا عین مُناسب ہے۔ مگر بھائی صاحب کے خاندان کے لوگوں کا عقیدہ یہی ہے کہ یہ تصانیف خود بھائی صاحب ہی کی ہیں۔

گ

اِک اونکار ست گور پرساد

رہت نامہ

سرِیگورو واچ

چوپئی

گور سِکھ رہت سُنو میرے میت | اُٹھ پربھات کرے ہِت چیت
واہگورو گُن منترہ جاپ | کر اشنان پڑھے جپ[1] جاپ[2]
درسن کرے میرا پُن آئے | ادب سیوں بیٹھ گورہت چیت لائے
تین پہر جب بیتے جان | کتھا سُنے گورہت چت لان
سندھیا سمے سُنے رہراس | کیرتن کتھا سُنے ہر جاس
اِن میں نیم جو ایک کرائے | سو سِکھ امرپوری میں جائے
پانچ نیم پُر سکھ جو دھارے | اِکیس کُل کُٹنب کو تارے
تارے کُٹنب مُکت سو ہوئے | جنم مرن نہ پاوے سوئے

نند لال واچ

دوہا

تُم جو کہا گوردیو جی درسن کر موہِ آئے
لکھیئے تُمرا درس کہاں کہو موہِ سمجھائے

---

[1] جپ جی صاحب (از گورو گرنتھ صاحب) [2] جاپ صاحب (از دسم گرنتھ صاحب)

سری گورُو واچ

دوہا

تِین رُوپ ہیں موہِ کے سُنو نند چِت لائے
نِرگُن سرگُن گور شبد ہیں کہیں توہِ سمجھائے

چوپئی

ایک رُوپ نِرگُن تے پرے
نیت نیت جہہ نگم اُچرے
گھٹ گھٹ بیاپک انتر جامی
پُور رہیو جیوں جل گھٹ بھائی
دُوسر رُوپ گرنتھ جی جان
اُن کے انگ میرو کر مان
روم روم اچھر سو لہو
جدا رتھ بات تُم سوں ست کہوں
جو سِکھ گور درسن کی چاہِ
درسن کرے گرنتھ جی آہِ
پربھات سمے کرکے اسنان
تین پردچھنا کرے سُجان

دوہرا

ہاتھ جوڑ کر ادب سوں بیٹھے موہِ حضُور
سیس ٹیک گور گرنتھ جی بچن سُنے سو حضُور

چوپئی

شبد سنے گور ہت چت لائے گیان شبد گور سُنے سُنائے
جو مم ساتھ چاہے کر بات گرنتھ جی پڑھے بچارے ساتھ
جو مجھ بچن سُنن کی چاہ گرنتھ جی پڑھے سُنے چت لائے
میرا رُوپ گرنتھ جی جان اِس میں بھید نہیں کچھ مان
تیسر رُوپ سِکھ ہے مور گوربانی رَت جِہہ نس بھور
وِسواہ پریت گور سبد جو دھرے گورکا درس[1] نت اُٹھ کرے
گیان سبد گورو سُنے سُنائے جپ جی جاپ پڑھے چت لائے
گوردوار کا درسن کرے پرداراکا تیاگ جو کرے
گور سکھ سیوا کرے چت لائے آپا من کا سگل ہٹائے
ان کر من میں جو پردھان سو سکھ رُوپ میرا پچھان

دوہرا

ایسے گورسکھ مان ہے سیوا کرے جو کوئے
تن من دھن ین ارپ کے سو مجھ سیوا ہوئے
ایسے گورسکھ سیو کی مہہ پہوچے آئے
نند چت دیئے کر مکت بیکنٹھ جائے

---

[1] گورو گرنتھ صاحب۔

نند لال واچ

نِرگن سرگن گور شبد جی ہے رُوپ تُم تِین
نِرگن رُوپ نہیں دیکھئے سرگن سکھ ادِھین

چوپئی

تمرا نِرگن رُوپ اپارا | سو کِس دیکھے دین دیارا
جگت گورو تم کہو سوامی | گھٹ گھٹ واسی انترجامی

شری گورو واچ

سُن بھکھ بھائی نند سو لال | تم سُن ہمرے بچن رسال
گور سکھ سرگن رُوپ سُجان | برہم سیو گور ہت چت کان
گور سکھ سیو سبد جو گہو | سبد سروپ سو ایہہ بدھ لہو
سبد سرُوپ واک جو دھارے | تن تے لکھیں اپر اپارے
تے میں گو شٹ کہی سو بھائی | پڑھے سُنے جو چیت ہت لائی
تِس کی مہما کہوں بکھان | جرتی جوت بلے موہ مان
سمت سترہ سہس سو بادن | مگھر سُدی نومی سُکھ داون
سر گور دار ستدرو ٢ تیر | بچن کہے نند لال سو بیر

دوہرا

واہگورو گور جاپیئے واہگورُو گردھیان
مُکت لابھ سو ہوے ہیں گور سکھ ردِ ہیں مان

---

١ سمت ١٧٥٢ بکری مگھر سدی ٩ مطابق ٢٤ دسمبر سنہ ١٦٩٥ء بروز دیر دار ۱۷۵ء برکنار دریای ستلج

اِک اونکار ست گور پرساد

تنخواہ نامہ

پرشن بھائی نند لال جی
واک شری گورو گوبند سنگھ جی

دوہرا

پرشن کیا نند لال جی گورو بتایئے موہے
کون کرم اِن جوگ ہیں کون کرم نہیں سوہے

دوہرا

نند لال تم بچن سُنو سکھ کرم ہے ایہہ
نام دان اسنان بِن کرے نہ اِت سیوں نیہہ

چوپئی

پراننہ کال ست سنگ نہ جاوے تنخواہدار بہہ وڈا کہاوے
ست سنگ جاے کر چِت ڈُلاوے اِیہاں اُوہاں ٹھور نہ پاوے
ہر جس سُنتے بات چلاوے کہے گوبند سنگھ وہ جم پُر جاوے
نردھن دیکھ نہ پاس بہاوے سو تنخواہی مُول کہاوے

سبد گیان بن کرے جو بات تاں کے کچھو نہ آوے ہاتھ

سبد بھوگ نہ نوا دے سبس تاں کو ملے نہ پرم جگد یس

دوہرا

جو پرساد کو بانٹ ہے من میں دھارے لوبھ

کسے تھوڑا کسے اگلا سدا رہے نس سوگ

چوپئی

کڑاہ پرساد کی بدھ سن لیجے | تین بھانت کو سمسر کیجے
لیپن آگے بہکر دیجے | مانجن دھر بھانجن دھو لیجے
کر اسنان پوتر ہوئے بہے | واہ گورو بن اور نہ کہے
نوتن کنبھ پور جل لیہہ | گوبند سنگھ سبھل تن دیہہ
کر تیار چوکی پر دھرے | چار اور کیرتن بہہ کرے

دوہرا

مہر ترک کی سر دھرے لوہ لگاوے چرن

کہے گوبند سنگھ سنو لال جی پھر پھر ہوئے نس مرن

لہ بھاد۔

چوپئی

لگے دیوان سُن مُول نہ جاوے   رہت بنا پرساد ورتاوے
سوہا پہن لئے لسوار   کہے گوبند سنگھ[51] جم کرے خوار
ملئے بھین جو آوے سنگت   درشٹ بُری دیکھے رِتس ہنگت
سکھ ہوے جو کرت کرو دھ   کنیا مول نہ دیوے سودھ
دِھی بھین کا پیسہ کھائے   کہے گوبند سنگھ دھکے جم کھائے
سکھ ہوئے ہن لوہ جو پھرے   آوت جاوت جنمے مرے
مال اُننھ کابل کرے چھلے   جَپ تَپ تاں کو سب نہہ پھلے

سورٹھا

کنگھا دو ویں وقت کر پگ چُنے کر باندھئی
داتن کرے نِت نیت نہ دُکھ پاوے لال جی

دوہرا

دسوندھ گورُو نہہ دیوئی جھوٹھ بول جو کھائے
کہے گوبند سنگھ لال جی تِس کا کچھو نہ بساہ

---

[51] ہوئے سوخوار

چوپئی

ٹھنڈے پانی جو نہیں نہاوے
بن جپ پڑھے پرساد جو پاوے

بن رہراس سندھیا جو کھووے
کیرتن پڑھے بن رین جو سووے

چغلی کر جو کاج بگارے
دھرگ تِس جنم جو دھرم بسارے

کرے بچن جو پالے ناہیں
کہے گوبند سنگھ تِس ٹھور کت ناہیں

نے ترکن تے ماس جو کھاوے
بن گور شبد بچن جو ئی گاوے

تر یا راگ سُنے چت لائے
شنو لال سو جم پور جائے

چوپئی

ارداس بنا جو کاج سدھاوے
بھیٹ کئے بن کچھ مُکھ پاوے

نیا گی بست گرہن جو کرے
دن تریا اپنی سیج جو دھرے

انتھ دیکھہ نہیں دیوے دان
سو نہیں پاوے درگہ مان

کیرتن کتھا سبدوں من نہیں لاوے
سنت سکھہ کو بُرا لاوے

بنداجتو اہرے جو مال
جہاں دُکھہ پاوے تس کو کال

گور کی نندا سُنے نہ کان
بھیٹ کرے تِس سنگ کرپان

دوہرا

گو لک راکھے ناہ جو چھل کا کرے وپار
کہے گو بند سنگھہ لال جی بھوگے نرک ہزار

واہگورو بن کہے جو کھاوے دیسوا دوارے سکھ جو جاوے
براستری سیوں نیہہ لگاوے کہے گوبند سنگھ وہ سکھ نہ بھاوے
گورنلپی کپٹی ہے جوئے بڈو تنخواہی جانو سوئے
گور کو چھوڈ اور سیوں بانگے رانڑی سوئے تیڑ ہوئے نانگے
نگن ہوئے کر بھوگ جو کرے نگن ہوئے جل مجن کرے

دوہرا

نگن ہوئے باہر پھرے نگن سیس جو کھائے
نگن پرساد جو بانٹئی تنخواہی بڈا کہائے

چوپئی

خالصہ سوئی جو نندا تیاگے خالصہ سوئی لڑے ہوئے آگے
خالصہ سوئی جو پنچاں کو مارے خالصہ سوئی کرم کو ساڑے
خالصہ سوئی مان جو تیاگے خالصہ سوئی جو پرتریا تے بھاگے
خالصہ سوئی پردرشٹ کو تیاگے خالصہ سوئی نام رت لاگے
خالصہ سوئی گور بانی ہت لائے خالصہ سوئی سار مُہہ کھائے

دوہرا

خلق خالق کی جان کے خلق دُکھاوے ناہ
خلق دُکھے نند لال جی خالق کوپے تاہ

چوپئی

خالصہ سوئی نردھن کو پالے خالصہ سوئی دُشٹ کو گالے
خالصہ سوئی نام جپ کرے خالصہ سوئی ملیچھ پر چڑھے
خالصہ سوئی نام سیوں جوڑے خالصہ سوئی بندھن کو توڑے
خالصہ سوئی جو چڑھے تُرنگ خالصہ سوئی جو کرے نت جنگ
خالصہ سوئی شستر کو دھارے خالصہ سوئی دُشٹ کو مارے

دوہرا

دوہی بھرے اکال کی نندا کرے نہ کوئے
بن پربت سبھ بھجیں گے نرہ جگت میں سوئے

چوپئی

سُنو نندلال ایہو ساچ پرگٹ کراؤں آپنو راج
چار برن اِک برن کراؤں واہگورو کا جاپ جپاؤں
چڑھیں تُرنگ اُڑا دیں باج ترک دیکھ کر جاویں بھاج
سوا لکھ سے ایک لڑاؤں چڑھے سنگھ نت ہمت کراؤں
جھولن نیزے ہستی ساجے دوار دوار پر نوبت باجے
سوا لکھ جب ڈھکے پلیتہ تب خالصے اُدے است لو جیتا

دوہرا

راج کرے گا خالصہ آقی رہے نہ کوئے

خوار ہوئے سب ملیں گے بچے سرن جو ہوئے

بچن ہے سری گورو جی کا کہ جو کوئی سکھ دا بیٹا ہوئے اور مونا ہوئے

جاوے تس کی جڑھ ٹٹی اور جو مونا سکھ ہوئی جاوے تس کی جڑھ ہری

اِت سری تنخواہ نامہ سمپورنم



دستور الانشای

این سرکار اعتماد را نشاید و با مهته پران ناتھ پیشکار حضوری آئین
سلوک را از دست نباید داد که شکرگذاری نگاشته باشد منشیان در پروانه
در هر فقره القاب نوشته بودند بندگان نواب صاحب قبله فقره دوم را
بدست مبارک خود متروک فرمودند درینصورت تقصیر منشیان هیچ نیست
و برای خلعت بمهته و لومل گفته شد لیکن عطای پارچه درین سرکار بمقابل
فیل است بهر حال سعی نموده می شود و چون بعضی کسان تلاش اجاره
نیابت فوجداری میتما بیند لازم که آن کامگار نیز کیفیت آنجا دریافته
بزبان قلم دهند که درصورت اختیار اجاره چه مقدار پسند نواند شد
اگر خواه ناخواه مرضی حضور بر بالمقطع باشد و آن کامگار هم رضامند
باشند بقرار بالمقطع گرفته شود سابق مکتوبی مرقومه ماه جمادی الثانی
ابلاغ داشته جواب دفعات مشروحا بزبان قلم خواهند آورد در ینولا
رقیمه بهجت آمود مرسوله بیست و سوم جمادی الاول بتاریخ صدر
بعد و بهر مسرت و درود بر افزود بیقین که با الحال عمل نایب فوجداری
نموده کیفیت تفصیلا بر نگاشته باشند و پروانجات عالی در جواب
عرایض سابقه که از حضور صادر شده ملفوف است کیفیت سهندی

زور بر تر نگارند که سند حاصل گردد و رضا نامه عامل جاگیر میر باقر خان
جیو البته ابلاغ داشته ابلاغ خواهند فرمود که رفع گرانی باطن خان
معز الیه تو اند شد پیش ازین بموجب صلاح دید رائزاده فتح چند
نگارش یافته که بودن جهته ولوث نظر بر واقفیت دربار باتفاق
مشار الیه باهل دفاتر ضرورت پانزده روپیه بامددگار در ماهه موی
الیه مقرر شود تا اگر او را ضرورتے رو نماید مددگارش بدربار حاضر
باشد و از طرف ثانی که همیشه بدربار رجوع دارند خبرداری
از قرار واقعی نماید جواب این معنی را بزودی برسد که تسلی مشار
الیه نموده شود مکاتبه جهته عجب سنگه و خط جهته گلاب رای وکیل
تلفیف یافته برای موجودات ذکر نموده شود متعاقب آنچه صورت
می باید بان کامگار بیان خواهد رفت تقاوی مزارعان عرض داین فیصل
نموده فارغ خطے داده شده ملک چهورمل برفاقت مرزا دینا بیگ جیو
از صدکره بملتان رسیده بمرزا مشار الیه سلام رسانیده اند جهته
راجی نجهاون نیز بعد غارت اسباب و اشیاء داخل شده یکدسته
مهره دار و سه دسته مس پخته کم کاغذ ننتری، دینا پوری مرسولست
دیگر هم هرگاه بهم میرسد ترسیل مینماید۔

مکتوبی از نهم ماه جمادی الاول باسند خدمت فوجداری سرکار

بھکر و خطوط بدست قاصد اجوره دار بسرعت ابلاغ داشته

درینولا، رقایم بهجت شمایم یکی مرقومه چهارم و دویم و هفدهم

معه تهیلی عرضداشت و خطوط و سویم و هژدم شهر مذکور بیست و

ششم بیست چهار و صول برافروخته موجب انبساط فراوان گردند

برخوردار نورالابصار میان محمد سعید نوزدهم برای گذرانیدن مچلکا

وضامنی وحصول جواب مطالب بقیه بلنت که رسید پروانه جواب

عرضداشت سابقه نویسانیده بود که بمدرین عریضه یکجا داده خواهد

شد و نقل منشی را پروانگی دارند چنانچه پروانه تیار شده موقوف برهیص

و هراست خود میدانند که دربار کاربیک روزه بده روز میکشد درین

اثنا چون برخوردار مشار الیه را بجهته کارهای خانگی بشهر طلبیده شده

محبت پناه و لوملی برای حصول جواب تقید دارد انشاء الله تعالی

امروز و فرداهمین که حاصل می شود بدست قاصد اجوره دار فرستاده

بآن کامگار ابلاغ می یابد رسید هنڈوی دوصد روپیه مرسوله بردل

خان خواهد شد پیش ازین ترقیم یافته جمع و خرچ آن متعاقب فرستاده

خواهد شد کیفیت باغ مثناً گزبان قلم رفته که فالیز و خربوزه بقدر دو بیگه

و تربوز نیم بیگه و بادانجان همان قدر همگی سه بیگه کاشت شده تقسیم

جاگیر بسیار هرجا و بموقع بوقوع آمده لیکن این معنی تقسیم لایق که احدی

در بار مستغاثی بنامد که درین ایام از وزارت پناه نواب نظام الملک
نواب صاحب قبله بغایت ملاحظه میدانند وبالمواجه نور الابصار
تاکید فرموده اند که نباشد که متنفسی از جاگیرداران بحضور معلی استغاثه
نمایند از احکام بنام عامل صدور یابد درین صورت رفق وسلوک
بهریکی لازم خصوصاً خان عالیشان میر باقر خان جیو بعنوانی مصدر
رعایت وعنایت میباشند که شکر گذاری برنگارد دافع غبار
ملال که در باطن خان معز الیه راه یافته واز روی ظاهر هیچ بزبان
نمی آرند نوانند شد خطوط حضور معرفت محبت مهته آسانند روانه
میشود محب نامی جاگیردار الور فریاد نموده که آن نور الابصار دیهات
تمام پرگنه را درهم برهم ساخته چنانچه التماس اوراجیو یه نور الابصار
وانموده هر چند انچه باید جواب داده شود وعرضی که نقل آن ملفوفست
حواله راجیو نموده اند اما آن نور الابصار بدرشتی کار بایه پرداخت
که هیچکس آزرده خاطر نشود ومضمون عرضی مسطور عرضداشتی که بجناب
نواب صاحب قبله قلمی نمایند رسمیات عزیزان دیناپور در باره که
فرستاده خواهد شد که قرارداد همچنان بمیان آمده ومقدمه ضبط جاگیر
فدات اللہ خان که در عرضداشت مندرج بود وقت گذشتن عرضداشت
چون خان مذکور در حضور بود اظهار این معنی پیش از اطلاع خان مسطور

در عالم دوستیها بعنایت نامه مطبوع نموده لازم که مقدمات آشنایان بانها باید نوشت و دو سه روز بعد ازان بحضور معروضداشته شود که موجب آزردگی نگردد چون فوجداری مقدمه خطیر است سرانجام جواب وسوال مقدمات از آشنایان وعزیزان بایکی نتواند شد مصلحت آنست که مبلغ هژده روپیه درماهه محبت پناه ولول معه مددگار مقرر شود واز درماهه مفصل اورا ایما بدهند تا ازجمله درماهه موقوف خود مددگاری نوکر نموده بخاطر جمع در امور مرجوعه وکالت قیام نماید واگر وقتی اورا کاری ضروری رو نماید بجای او مددگار بکار پردازد وبطرف ولول قلمی شود که آنچه نور الابصار بگوید قبول نماید درای هیرالعل جی وقطب خان جیو وحمایت الله بیگ میر توزک که بحضور مصاحب است وچشمداشت رعایتی دارند لازم که بهر کس تحفه لایق ابلاغ یابد و بانقدی برسد که ازانجمله جنسی خریده داده آید محرران دفتر را یا الفعل ده روپیه داده شد آنها طمع دیگر هم دارند هرچند گفته میشد که همین قدر از خود می شود و بآن نور الابصار نوشته خواهد شد اما راضی نمی شوند البته برائے آنها هم یک چیزی بنویسند که داده شود ؞

برخوردارا چندروز است که زرقیم جواب مکاتیب بهجت اسالیب

توقف درمیان آمده باعث بودن نورالابصار بلشکر والا این همه دیر
نمیگشد وسابق بمقدمان عرض دامن تقاضا نموده شده بود اما چون تا یکماه
طلب فوجدار دنبال آنها ماند بنابران رجوع نشدند ٭

درینولا تجدید دستک طلب بنام رانعان فرستاده منعاقب آنچه
انفصال میباید بزبان قلم خواهد رفت دخبر فوت محمد خان تاحال
استماع نرفته عند الاطلاع ترقیم خواهد یافت وتمسک زمین مسماة
مسمی بمواجه خودران نورالابصار نوشته بگماشته جاداملی رسانیده
محبت پناه ملک چهونه مل همراه زایران بیبر کاکون بملتان می آید در راه
قافله رهزنان غارت نموده قریب چهار لک روپیه رانقد وجنس بردند
ومشارالیه یک کلمه دوگوش باز بقید کهره رفته بموتی رام نوشته است
که بعد ایمنی راه روانه ملتان خواهد شد آن برخوردار باجهنه گوپال سنگه
پیشکار حضوری امین سلوک خواهد داشت نیاشد که درامری آزرده
خاطر شده بحضور بزنگار دموجب ملال باطن برادر مجبور شود عنایت بندگان عالی اعتماد معلوم

...... محبان اعتضاد و استظهار دوستان سلامت

بعد ابراز اشتیاق ملاقات سامی مکشوف ضمیر منیر اتحاد تصویر میگردانه
قبل ازین رقیمة الوداد محتوی رویداد دربار جهاندار نافذر دانی
دولتمندان نافهمیده کار مرسول داشته اغلب که بمطالعه نکته دان

فراست رسای من شرف پذیر رفته و از راه باطن از ین طرف
نزدیک رسیده باشد مهربانا اگر شرح لشکریان به تحریر آرد طومار ها
باید که سازد و بهر صورت برخی وانموذجی بوسیلهٔ قلم شکسته زبان
به قرطاس می گذرد او سبحانه تعالی بفضل وکرم خویش احدی از
بنده های خود را در زمان لشکر که قیامت نمونه او ست بگذارد.
از انجاکه مختار همه کارها فاعل حقیقی است بهر جاکه مقسوم قسمت
آب میکند آدمی بے اختیار در صدد آن میشود اگر آن مهربان را قسمت
آب و خورد درینجا خوردنی است بی آنکه در استفسار حالت اینجا رقوم
قلم گردد عازم خواهند شد اما فقر از بس اخلاص و اتحاد می نگارد
که زنهار صد زنهار عازم این طرف نخواهند شد که فاقه آنجا هزار درجه
بر جمعیت و طمانیت لشکر ترجیح دارد که بخور دولت او که چشم دلبری
اگر در خانه کس یکحرف بس آن مهربان دانای زبان اند و این مراتب
را بائین بهتر میدانند چه احتیاج که درین باب برنگارد و ناصح شود
توقع که تا ملاقات بهجت آیات بارسال مکاتبات سامی مسرور و مبتهج
میفرموده باشند که بعید از توجه نخواهد بود.

برخوردار سلامت کمان باز گشت بموجب پیغام زبانی که درگاهے
رسانیده مرسول است چهار تنگه بجهت چله دارند از خود داده دسته تنگه

را ضامن خریده و بهفت تنگه باز خواهند داد و یک خط آن برخورداران
معه دو روپیه تنبول نذر بمهته فلان رسانیده شده جواب خواهند
نوشت عجب از مهته فلان که آنچنان آراجیف که پله جنبان آنرا
نشنوند بان کامگار قلمی فرمایند و هزار عجب از آن برخوردار که اینچنین
باد مقدمات هیچ و پوچ بمهته صاحب بزبان قلم دهند دراز نفسی
وطول کلام این قدر نمایند برخوردار را چه مهته صاحب و چه برخورداران
اقبالمند مهته فلان و فلان غیر از خیر اندیشی ایشان راهی نمی روند
هرگاه معاندان از راه حقد و غرض بدسلوکی رایا کهرلان در تحصیل
مال سرکار ظاهر نمایند جواب میدهند که تحصیل مال و انجام کار سرکار
برضامندی نمیشوند و چه بدربار و چه در خانه خیراندیشی و مربی کبهری
دریغ نمیفرمایند و هرچند رسانیدن خط بمهته جیو مصلحت نمی آید
اما چون قبله گاهی جیو بمهته فلان بخانه فلان و فلان که هر یکی یکجا
نشسته بودند و رسانیدند روز دیگر مهته فلان پیش بنده آمده کیفیت
اظهار قبله گاهی و اعتراف هرج بر بنده و آن برخوردار که بخانه مهته
جیو رفته حرفها زدند و جواب سوال چنانچه از نوشته مهته فلان
تفصیلاً ظاهر خواهد شد پیش بنده مفصل گفتند عذر خواهی نموده ابد
بهر حال مرتبان و همه سربان دعا می شکر گذار است و چون استحکام

حبل المتین توکل و تولا ستگورو دیال مدنظر و نصب العین ست
از ہر مخاطرہ دینوی و اخروی ہمین پناہ و حرز آن برخوردار کافی است
از کہرلان کہ برای کار مرکار ما ہا تقاضا باید کرد از کفران نعمتی صد کہ
نام آنہا بر زبان نباید آورد تا از منال سندی مگر کہ شاید در کار مرضی
او بدست نیامدہ باشد چہ ملاحظہ فضل ستگورد ایما حافظ و ناصر آن
برخوردار و ہو المقصود ہر دم بادا عمر و دولت دراز باد ۔،۔
ایزد تقدس و تعالی کامگار اقبال نقش و سعادت اطوار عزیز
از جان نور البصر ارشد نشان دولت اساس جہتہ چینن داس جیو
طول عمرہٗ دوام دولتہ را از انچہ نباید و نشاید پیوستہ محفوظ عنایت
و حمایت خویش داشتہ کامیاب مرادات صوری و معنوی گرداناد
ذیرچ وجہ گرد ملالی بر دامن جمعیت آباد خاطر اقبال مناظر آن
برخوردار جوان بخت نرساناد و بعد شوق دیدار فرحت مشحون کہ در
رنگ سعادت آن دولت آثار روز افزون است مکشوف ضمیر
اقبال تنویر باد کہ دو گلدستہ سعادت و دولت یعنی دو قطعہ مکتوب
فرحت اسلوب یکی باشش روپیہ و یک تہان یافتہ و دویم متضمن
استدعای رسیدان در احسن زمان نکہت رسان مشام اشتیاق
گردید مسرت دنشاط فراوان و ابتہاج و انبساط بی پایان را متکفل آمد

ای وقت تو خوش که وقت ما خوش کردی

آنچه از واهمهٔ طبعی نوکریز خامه مواخات شمامه شده بود برخوردار اقبال منشی وسعادت جبلی آن کامگار خاطر نه چندان مطمئن است که اگر او بحانه پناه بخشد بحسب ظاهر امری گستاخانه که در مذاق فاسد یار دران طبعی روزگار چاشنی تلخ دهد وازان سعادت منش سر برزند گرد ملالی برصفحه خاطر مصفا نشیند یا از عدم ارسال حرفی که اختیار آن هم بدست آن کسی است که بشنوی عندالامر دارد و چه بریکوجهی آن گرامی برادر که هرچه توان شمرد عزیز است بدگمان توان شد و آنکه از روی کمال عطوفت که درخواست جمعیت روزگار اینجانب از حضرت واهب بی منت می نماید که از لطف او شانه نظر از اینجا مطرز باد او سبحانه عنقریب در رحمت برکشاده ما را و شما را بجمعیت ظاهر و باطن فایز گرداناد کار موقوف بوقت است که چون وقت رسید خواب از بند رهانید مه کنعان را قدری قدری زعفران چنانچه زایران سری گنگا جیو می آورند علی الترتیب او نصفی برای شما نگهداشته شد و نصفی در یاران صرف گردید همانقدر را جدا جدا مرسولست رسید آن قلمی خواهند فرمود بها بیصاحب

خدایگان گورمکهه صفت بهای گوربخش سنگه جیو از خدمتگاری
آن برخوردار بسیار شکرگذار است و نیز رضامندی بهابصاحب
و قبله صاحب صورت و معنی بهائی ٹھاکرداس جیو ظاهر ساختن شادیانهای
دارین نصیب و توفیق بر مزید باد از مژده اسپ که آن برخوردار
کامگار خریده اند خوشوقتی رو نموده او سبحانه مبارک کناد اسپان
و فیلان و پالکیها بخشاد ⁂

درین حدیقه بهار و خزان هم آغوش است
زمانه جام بدست و جنازه بر دوش است

اگرچه از سنوح واقعه هائله سکونتهه گامی جهته فلان گرد کلفت بمرتبه
کمال بر صفحه خاطر گرامی رسیده باعث کدورت وقت و ملال
حال گردیده باشد اما از انجا که دانایان حق شناس و فرزانگان
حقیقت اساس بر بقای زود و زوال اوضاع عالم و ثبات سریع
الانقلاب حالت بنی آدم محرمیت دارند یقین که باستصواب خرد
دوربین و استصلاح فکر صواب گزین در مقام رضا و تسلیم درامده
چهره صبر و شکیبای برافروخته باشد معاذ الله این غلط خوان فراق تحقیق
را چه یارا که در خدمت افلاطون زمان و آستانے از عالم آگهی بمبیان
آورده لب باندازکشاید یا در حضرت همه دان فضلے از جهان معاش د

و باقی از عالم معاد ارسال نموده از در مواعظت
درآید لیکن بمقتضای اسم ارباب عرف و عادت دلبستگی سلسله
مجاز و صورت که ترک اسمیات غیب و تمهید عرفیات هنر نمیدانند
این کلمه بسمت نگارش یافت که ایزد تعالی ذات شریف بکمال
عمر طبعی رساند و بعد ازین هیچ وجه رنگ الم بر آئینه ضمیر معنی پذیر نرساناد
از واقعه جانسوز و قضیه دلخراش خان مرحوم که داغ ناکامی بر
دلهای احباب گذاشته ازین سپنجی سرای درگذشته طبیعت
بشری و قالب عنصری چندان سرد سوزش گشت که در بیان زبان
در می ماند و هزار افسوس که سرو جویبار اقبال از تند باد اجل درهم
شکست و صد حیف که نهال بوستان جاه و جلال به برگ ریز فنا
از هم فرو ریخت اگرچه غم و الم این ماتم جانگداز مخصوص بان نتیجه
خاندان امارت و اعتلا دانسته می آید لیکن بمقتضای اتحاد روحانی
عالم در دیده دوستان یکرنگ تاریک می نماید و آه سرد بر لب
گره می بندد اما چه توان کرد که این درد لا دوای را بدون تسلیم و
رضا درمان نیست درینصورت لازمه دانش پر کمال آنست که
سر بر خط تقدیر ایزدی نهاده روح پر فتوح آن سفر گزین عالم قدس
را بفاتحه مروح شناخته از جزع و فزع که مستلزم حال ماتمیان است

بازخواهند ماند و دلهای وابستگان را که اکنون چشم امید همه را
اینشانست خواهد بود بصبر و شکیب تمسک خواهند نمود و در هر
باب آنچه باعث پیش آمد در روز بهی بدر بار گیتی مدار نتواند بود بکار
خواهند برد که انشاء الله تعالی العزیز قدر و منزلت آن فروغ ناصیه
دولت خان رضوان مکان ارتقا یابد و این معنی موجب خورسندی
مرحمت محبان شود ٭

مشهود رای آفتاب اقتضای میگرداند که از سنوح واقعه هائله خان
مغفرت نشان هرچند صفحه خاطر گرامی بغایت غبار آمود و حاشیه ضمیر
منیر مهر تنویر نهایت کدورت اندود شده باشد اما چون نظر خداوندان
دانش بر کمال طبع این جهان از صورت خیال و نقش تمثال بیش
نتواند بود و روشن دلان حقیقت آگاه میدانند که بقای جاودانی
و ثبات دائمی مخصوص بذات واجب الوجودست و صورت ممکنه
بر مثال عکس آئینه دوامی و قیامی ندارد برین تقدیر تعین حاصل می
شود که بمشورت خرد دوربین در مقام رضا و تسلیم سر بر خط فرمان
ایزدی گذاشته باشند که خدا داناکه این قضیه دلخراش چه صعب
حالتی و چه سخت اندوهی بر دلهای ارباب محبت والاراه یافته لیکن
با قضا نتوان آویخت ٭

نواب عالیجاه سلامت درین جزو زمان که سلوک معاش عزیزان وقت معلوم همگنان است در تمام هندوستان جنت نشان نواب عظیم الشان سلمه الله دخان مرحوم مغفور بقدر دانی و حق شناسی مذکور السنه خاص و عام می شدند الحال که خان مبرور بفردوس برین خرامید بزرگی که از چشم مهربانی و مخلص نوازی توان داشت و جوهر شناسی مردم تعلق الناس تواند بود وجود فیض آمود نمانده امید که بیامن آن ذات عالی درجات بسیار سالی زینت پیرای مسند دولت و اقبال باد بعد ازین هیچگونه در هگذر بر تمت باطن خورشید مثال برساناد +

از کلفت الم قضیه جانکاه نواب غفران پناه دستور اعظم که عالمی را در تنگدلی انداخته چه نویسد که آه در جگر و نفس در گلو گره می بندد هزار افسوس که سرو جویبار گلشن دولت و اقبال از پا افتاد و نهال سربلند چمن جاه و جلال از هم فرو ریخت +

اینجا شجری نشد برومند کش باد فنا ز پا نیفگند

از انجا که بقای دائمی مخصوص بذات واجب الوجود است و بفحوای کُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ همه را از دار دنیا باید گذشت درین صورت چاره این درد لا دوا جز تسلیم و رضا نتوان یافت منت ایزد را

که اساس این خاندان اقبال نشان بارکان ثابته اخلاف نامدار
کامگار قایم و پایدار است و باوجود چنین زلزله عالم آشوب خللی
در بنیان این دولت خانه فیض کاشانه واقع نیست اکنون اصلح
چنان مینماید که طول حیات حضرت گیتی خداوند درخواسته ردح پر
فتوح آن سفر گزین عالم نورانی را بفاتحه مردج داشته آید که
باقضا نتوان آویخت و سر از خط تقدیر نتوان بیرون کشید +
از استماع قضیه نامرضیه ارتحال فلان علیه الرحمة والغفران
ازین رهگذر که در عالم اتحاد دلها از رنج و راحت متاثر است خاطر
محبت مآثر بغایت متالم گردید و نهایت متاسف شد لیکن چون در عالم
کون و فساد هیچکس را رخصت اقامت نداده اند بقای جاودانی
خاص بذات واجب تعالی است در چنین مصائب ناگزیر غیر
از رضا و تسلیم چاره و درمان درد و الم نتوان یافت حق عز و علا کمال
عمر طبعی بان عمده خاندان امارت و اعتلا کرامت کناد + از خبر
کلفت اثر ارتحال وزیر اعظم چندان گرد غم و الم بر ارواح خاطر
دلهای دوستان ریخته که آنقدر غبار الم بر صفحات ضمایر محبان بیخته
که قلم در رقم اشکباری شود و زبان در بیان از تحرک باز میماند اگرچه
درد این ماتم اندوه افزا مخصوص بان نقاده خاندان ابهت و

اعتلاست اما ازانجا که چنین بلند اقبال صاحب کمال گاه گاه بعالم وجود شتافته باعث آبروی جاه و جلال میگردد ازین گونه دستور کامل الذات بعد زمانی دراز کسوت سرکردگی پوشیده پایه شناسی ابنای روزگار میروی کار می آرد و ماتم این مصیبت فی الحقیقت جمیع افراد انسانی شامل است چون لباس حیات مستعار است و اساس این خانه ناپایدار یقین که آن عمده دودمان اقبال بفحوای رضا بقضا الله خود را از عادات عوام الناس و دل بستگان عرف و رسم باز داشته از بهر طول بقای حضرت گیهان خدیو گیتی خداوند جاندرازی برادرزاده ها که هر یکی شائسته مسند ابهت و نامداری و رنگ افروز انجمن دولت و کامگاری است دعای خواسته بروح پر فتوح آن رهگرای نزهت گاه روحانی را بفاتحه و فاتحه شاد خواهند داشت که چاره این رنج درمان ناپدید بجز رضا و تسلیم نمیتوان یافت.

آن مفرح که او لباسازند در شفاخانه رضا سازند

ملال کدورتی که بنابر ظهور امور ناملایم بر باطن شریف راه یافته اگرچه بمقتضای تشنه بشریه بمشاهده انقلاب روزگار خصوص در وقتی که زمانه بمقام غنج و دلال آمده حوصله آزمائی میکند در هر مذاق آبنای زمان ناخوش می آید اما دور بینان عرصه شهود که گل و خار این چمن

خزان و بهار این گلشن را دوش بدوش هم می یابند امعان نظر بکار برده حقیقت سنج بر عاقبت کاری گمارند هر چه بصورت نگری بد نما هست بمعنی همه تن جانفزا.

می که بود تلخ بطعم از اثر   نیست مگر مایه حلوای تر

بعد ابلاغ دعوات مصافات آئین و اظهار اشتیاق ملاقات بهجت آگین مکشوف ضمیر منیر عطوفت تاثیر میگرداند که گرامی صحیفه شفقت طراز که بنا بر سنوح واقعه هائله نواب مغفرت قباب برای دلداری محبت بی ریا مرقوم قلم اتحاد رقم شده بود ورود نمود چه نویسم که خاطر غم آمود و سینه درد آلود که از رهگذر ارتحال والده ماجده و برادر زاده داغ داغ داشت ازین سانحه دلخراش چه مقدار کلفت و چه مایه کدورت اندوخت.

تا کی زمانه داغ غم بر جگر نهد   یک داغ نیک ناشده داغ دگر نهد

آنکه چون شکیب در وقوع اینگونه متعلق بمشیت قادر است و بدون صبر و شکیبای چاره بدست نمی افتد لاعلاج طریق اصطبار اختیار نموده می آید رضینا بقضاء الله تعالیٰ وانا لله وانا الیه راجعون.

گرامی نامه برادر غمخوار یگانگی وثار مشحون بکمال محبت و ولا برسم تعزیت از بهر دلداری و شکیب افزای الم دیدگان مصائب جانگزا

ورود نموده آنچه از تاثیر درد این ماتم بنابر علاقه مهر و محبت دلهای هم مرقوم قلم دوستی رقم شده بود الحق بمقتضای اخلاص و اتحادی که فیمابین ثابت و متحقق است کلفت و آشوب باطن احباب خاطر کوب خدام اخوی شده باشد ازین واقعه جگرخراش هرچند سینه داغ داغ سوخت و جان اندوهگین و کدورت بسیار اندوخت لیکن چون بقای جاودانی ذات واجب تعالی را مسلم است و ممکن الوجود را ناچار ازین سپنجی سرای باید گذشت لاجرم چاره کار بدون صبر و تسلیم بدست نیفتاده ایزد عز اسمه آن رهگرای عالم روحانی را غریق مغفرت کناد و مارا و شمارا توفیق رضا بقضا رفیق گرداناد مفضلا فضالا کریما ذوالفضالا امجدا لا یزالا لم یزلا الحا ذا انفردا منجدا کریما متعالا رحیما ذوالکراما تنعما نعما دایما قایما قدیما لطیفا عظیما قائما مقیما کردگاری مانندی مکانا عطا پاشا اقدسا ذوالجلالا اصدابی ز دوالا صمدا خطاپوشا جرم بخشا عذر نیوشا قادرا آفریدگارا دانا سخایا رحمانا فیاضا بی مثالا والنو!! لا فیض بار افضل بارا امیدا بی رفیقا منبعا شفیقا بی پایانا حنیفا ابقا ایزدا صاحبا خداوندا بی نظیرا بخشندا لم و لدا غفارا لم یلدا امرزگارا اخلاق مجبطارا ز خا بسیطا جاودانی وزیرا خبیرا عالما علیما نصیرا حکیما

بصیرا تقدسا تعالی مجیدا برکما لاسابق الانعاما صاحب الاکراما
پاکا قدیرا هرا سان کبیرا ذو الاختصاصا خفا کبرگاها عجز پذیرا انتهای
اسمای تو افزون از شمار و نعایت سرافراز هر خاکسار نامت در هر
زبان هزاران هزار و انعامت افتخار بخش هر بی وقار تغایر نعامت
صد هزار الف و فی الحقیقت یکی توی الف سبز بختان بر احدیت
معرفت و سخت بختان را تو منحرف مغز هر چهار بید نام تو + هم عجم
هم عرب غلام تو + همه خاصان نیز فقر ایان + هم حکیمان نیز علمایان +
مغز هر علم خوانده نام تو + از همه برترین کرام تو + هندیان متفق بر احدیت
هم عجم هم عرب برین نسبت + د و طرف هر دو شد نزا جویان +
هم یکی خوان و هم یکی گویان + هزار نامست بهندی و عربی +
هم هزار از شرقی و غربی +

حروف و معانی هر اسم با هم یکی و ذات پاکت برتر از بیش و اندکی
ما هزار زبان که هر صباح هزار نامت به تجدید بری خواند هنوز از
هزاران یکی و از بسیاران اندکی نمید اند صد هزاران از قدرتت مار
هزار زبان و از وصفت هزاران زمین و آسمان مکانت لامکان و
نشانت بی نشان فضلت مجرمانرا امان و ذکرت مجرمانرا بند بنانرا...
ذاتت بیرون از هر صد و جنس صفاتت افزون از بیان ملایک

وانش دانایان جمیع ادیان درراهت پویان علمایان روشن اذهان مرترا جویان منکرانت و عذاب دوام وطالبانت بوصلت شاد کام ومعتبرانت را دایما بقاد منزوبانت را فر کبریا مغنکهانت مدام دستندام مسرور ومتعبدانت در حضرة منظور ذاکرانت همیشه خورسند وواصفانت برتر از هر قدر بلند مرتاضیانت صدرنشین جاه وعزت وخواهندگانت مسندآرای تمکین ودولت مغروران را نهرت کاهنده وعاجزان را فضلت خواننده منکران از تو خوار وخاکساران از کرمت بلند اعتبار فضلت دستگیر*

هم فلک بنده ذاکرانت تو هم ملک بنده واصفانت تو

ذکر تو برترین زهر قدری وصف تو برگزین زهر صدری

هم خوراکی فروتر از ذکرت هم نشوارق فزونتر از فکرت

چه پریدن بلامکان چون طیر چه ملایک چه عرش کردن زیر

چه زمین را بر آسمان بردن چه فلک را بزیرش آوردن

همه نیست آمدست فقر بلند جملگی ناپسند وذکر پسند

ذکر تو رهنمای کور دلانست نام تو پیشوای بیخبرانست

نام پاک تو واحد آمد حق ذاکران هزار جمله سبق

چه بود جنت وچه حور عین چه بود هم بهشت وخلد برین

چه بود زنده مرده را کردن تشنه از آب بحر آوردن

از میامن افضال خویش و بحق فقرای حقیقت کیش و ذاکران پاک زبان و واصلان قدسی نشان و مواجدان حق بین و صادقان اهلِ یقین و محققان بی غرض و کین و تجرد گزینان صدق آئین سر ما را بپای خود فگن و دل ما را بنور ذکر مصفا کن شهوت و خشم بر ما غالب مگردان نفس ما را جانگداز و از هوای غیر ضمیر ما بپرداز دل ما را حضور خود جاده و پای پاکان بر فرق ما نه خاطر از ما رس کن و تیر دعای بر هدف اجابت زن ٭

عمر ما شد در گناهان سر بسر در وجود ما ز طاعت بی هنر
شرمسار هستیم از افعال خویش روسیاه و منفعل ز اقوال خویش
گر نه فضل تو بگیرد دستِ ما کیست کو بخشد ذنوب سخت ما
فضل تو آمد پناه مجرمان یک نظر بکشای بحق نیکوان

روسیاهی ما ز تو گردد سفید
جمله را بر فضل تو آمد اُمید

تمام شد کتاب دستور الانشای

من تصنیف منشی نند لعل گویا ملتانی

عرض الالفاظ

یا فتاح

هزاران ستایش هزاران سپاس … بدرگاه دادار پاک از هراس
که الفاظ این عرض اتمام یافت … زروی معانی چو خورشید تافت
زهر لفظ شد چند معنی پدید … زکتب لغات قدیم و جدید
ضوابط که در علم شد منتشر … ز دانش پژوهان والا نظر
چه اقسام کاف و چه اصناف یا … چه الفاظ جاره چه اسماء تا
درو مندرج از سر هوش و رای … الهی ریاضی و طبعی نما
چه شش قسم علم و چه حکمت دو قسم … کزان هر دو شد هر یکی را سه اسم
کنون جمع الفاظ و جمع الجمع … زبهر افاضت تهی از طمع
بیان گر شود این چه کار نکوست … که هر کار و توفیق هر کار زوست
همان به که آغازش از آفرین … شود بر خدای جهان آفرین
سپاس خدای کریم الرحیم … که ذاتش قدیم است نامش عظیم
هو الواحد اقدس و ذو الجلال … عمیم الفضال و شمول النوال
پناه همه قادر کردگار … باب فریقین پروردگار

معز الاعز و عزیز العلیم   تعالیٰ تقدس قدیر الحلیم
خداوند رزاق روزی رسان   پدید آور و انجم و آسمان
وحید الاحد لاشریک الصّمد   عمیم الکرم لم یلد منفرد
مقدس معظم جزیل الجمیل   وفور الفیض و نبیل الجلیل
عظام الکرام و نعیم الفخیم   کثیر العطایا حکیم الحلیم
سمیع البصیر و سخن آفرین   بری ذاتش از تهمت آن و این
برون از قیاس و عقول و فهوم   فزون از شمار سما و نجوم
درین ره ارض و سموات کور   چه انس و ملائک چه ماه و چه هور
چه عشر و چه سبع و چه اربع چه شدس   چه ثلث و چهژده چه ارواح قدس
همه خیره و تیره در راه او   بلند است از جمله درگاه او
هو القدس و قدسی و قدوس پاک   فروزنده جسم از تیره خاک
هو الناعم و منعم و بی مثال   هو الراحم و مکرم و لایزال
نزیهه نبیهه و اجل و بلند   فرازنده قدر هر هوشمند
فروزنده چشم دلهای پاک   مه و مهر و اختر از و تابناک
هو المطلق و وانق و بس وثیق   هو المشفق عاشق و بس عمیق
سنین و دهور و قرون جمله زو   شهور و درون و برون جمله زد
اقاصی ازو و الا دانی ازو   همه ارضی و آسمانی ازو

هو الهادی الکل و خلاق کل | هو المالک الکل رزاق کل
هو الله سبحان منان پاک | الله وخرد بخش و آموزناک
جزایل جلایل جمائل ازو | حماند کرایم فضایل ازو
چه تشبیه از وی چه تنزیه ازو | چه زکته و چه تزکیه و تصفیه ازو
لحوم و عظام و نقایا ازو | وجوه و حواجب قفایا ازو
جبال و کسرهای منتراکمه | درختان اشجار منتراخمه
ظباء و کلاب و تماسیح ازو | فواد و سپرز و دم و رقیح ازو
عقاب و کیاک و قافنل ازو | حمایم ازو و الحواصل ازو
بط و کبک و دراج و کرکی ازو | هم افراس نازی و ترکی ازو
چه سیمرغ از وی چه ثعبان ازو | حل و احمر و سبزه رمان ازو
چه عقد و حمایل ازو والوشاح | شب و روز عصر و مسا و صباح
رعاث و عقود و حمایل ازو | ازو بینه و الدلایل ازو
رعث از وی و اشح و الاشحه | چه انوار اشراق و الاشعه
ازو اقمصه و الیلامق ازو | بحور و شواطی عوامق ازو
ازو هذب و تهذیب اخلاق را | ازو رنگ و زیبائی آفاق را
سیاست مدن را ز اسرار او | منازل به تدبیر از کار او
چه ببر و چه هرماس و هصیم ازو | هزبر و غفرنا و ضیغم ازو

دف ومتمعان ودفارت ازو زم وزمهریر وعبا قت ازو
الرج والعبن والشمنه ازو غنایم عناد البصربیت ازو
هوالباری والمفضل والمنزل عدیم العدیل وابدوالازل
من افضاله خاص باالاصدقا ایادی وآلای لا انتها
زیاتون زوی اغربه هم ازو رغم ازوی وانزبه هم ازو
غوبضات زوحل والمشکلات صعوبات ازودفع والمعصبات
اراب ازوی وجمله اعضا ازو یراق وکتوف وتوانا ازو
قلوب وفوادات والا فئده هم احشار امعاد والا شعره
جزاوخود که ازسنگ آب آورید زخون شیر ودرمغز خواب آورید
مصلی دویم والمسلی سویم که هریک به قیمت بود بیش وکم
جزاوخود که ده قسم اسپ آفرید مجلی وسابق که اول گزید
وگرتالی وباز ومرتاج هم پس آنگاه عاطف بود خوشنم
خطی ومویل لطیم وسکیت چه ادهم چه اشهب چه ابلق کمیت
چه فکل وچه تاخور متشکلس که قسم سکیت وادهم چه خوش
که درناف آهو نهد مشک خام جزا از که یابد که مرام آغام
جزاوخود که عنبر زگاو آورد زهرگونه فیض از سما آورد
که ازچوب می آورد میوجات که بخشد بعذر آوران عصیات

هوالباری وجمله اسرار ازو همه اشعه وجمله انوار ازو
هوالفایض وفیض بار همه همه یا دری بخش دیاری همه
خواقین سلاطین اساطین ازو بساتین ساطین بساطین ازو
روایح فوایح شمایم ازو صبوب وجبوب ونسایم ازو
مشاهد مظاهر مشاهر ازو عناصر جواهر زواهر ازو
ازو قوت واهمه والخیال وهیب العطیعات واجب تعال
ازو قوت سامعه والبصر ازو ذایقه یافت شیر وشکر
همان ناطقه نطق ازو یافته رخ لعل ویاقوت ازو تافته
ازو شاهد ولامسه هم ازو ازو فکرت وحافظه هم ازو
هوالغافر المذنبین والغفور هوالراحم الذاکرین والشکور
نبات وجمادات وحیوان ازو ثری زو سمک زو وکیوان ازو
ریاضی وطبیعی الٰهی ازو بشاهنشهان فر شاهی ازو
ازو عظمت وحشمت باسلان مبراز الواث کون ومکان
روای ازو جمله حاجات را نمو ونمای نباتات را
ازو علویان را سمو وعلا ازو قدسیان را سنا وضیا
ازو گشته ناسوتیان سرفراز کشاده بملکوت درهای راز
چه گرز وعمود وچه گوپال ازو ازو جمله مقیاس ومکیال ازو

هو النصرت و ناصر و مجلنم   هو العزت و ذو الفضال و کرم
گزان زو پران زو پران جمله زو   زمان زو دمان زو بران جمله زو
چه ساماطه از وی چه توپ و تفنگ   چه قاروره از وی چه سنگ و خسک
ورقهای از وی کمانها ازو   لغت های از وی زبانها ازو
چه ناوک چه پیکان ازو سر ببر   چه رمح و چه تیغ و چه تیر و تبر
لوایات و رایات و علام زو   چه حربه چه خنجر چه صمصام ازو
تعلق ازو والتجرد ازو   تناسل ازو والتولد ازو
یمین و یسار و پس آهنگ ازو   جناح از وی و فر فرهنگ ازو
چه قلب و چه غول این همه کار ازو   عساکر مواکب ز اسرار زو
هو الواجب العز و الاحترام   ذوی الرحمت و رحم و الاحتشام
صفوف و معارک ازو جملگی   چه راهب چه سالک ازو جملگی
هو الحارق الجابرین فی الجحیم   بمتکبرین ازو عذاب الالیم
برودت یبوست رطوبت ازو   عقوبت مثوبت عذوبت ازو
چه درد و دوا جمله از حکم او   چه شاه و گدا جمله از حکم او
چه شادی چه غم باهم آمد ازو   نشاط و الم باهم آمد ازو
بهم عنبر آمد ز حکم او   معانی ازو و الصور هم ازو
سر و الارانک ازو نابدار   جواهر زواهر ازو آبدار
ملل و نحل و المشارب ازو   حصول مقاصد مآرب ازو

فواکہ نفائح شمومات ازو	گل و نسترن زود نسرین زو
بلند اختران را جلالت ازو	سخاوت شجاعت عدالت ازو
ازو عفت و عصمت و جملگی	ازو مکنت و ثروت جملگی
ازو صالحان راست صدق و صفا	ازو ذاکران را دوام بقا
ضمیران بنفشہ گل و لالہ زو	فلق زو شفق زو مہ و ہالہ زو
بذکرش طبیع آیدت نقش دل	بیادش فروزان بود تیرہ گل
شود جسم خاکی ہمہ نور ازو	سرور ہمہ فرحت و سور ازو
چہ احمر چہ قافی چہ اخضر ازو	چہ ابیض چہ اسود چہ اصفر ازو
چہ آلات ادوات یکسر ازو	سفرہا جنیبات یکسر ازو
چہ دیو و چہ عفریت و جن و پری	چہ حور و چہ غلمان رو سرسری
شکار و اخاذ و شکاری ازو	چہ صرصر چہ باد بہاری ازو
ازو یافت خورشید زرین کمر	وزو ماہ را ثوب سیمین ببر
عطارد ازین خامہ در دست یافت	ازو روی ناہید چون مہر تافت
ازو تیغ در دست بہرام را	فروزش از چشم اجرام را
زحل را جزا و خاک مسند کہ داد	کہ بر مشتری باب دولت کشاد
کہ راس و ذنب را مکان کرد دود	کہ بروی ثواقب فروزان نمود
ہو العاشق الراسخون الوداد	بعاشق کہ درہای رحمت کشاد

همه عاشقان را برافراخت فرق — دوتا کرد در پای شان غرب و شرق

از و ذاکران فاطبه غرق نور — همه خایفان را ز فضلش سرور

هو المنذر الغاضبین الجهول — بمتوضعین رحمتش راز دل

کرم بخشا تبعین خاص او — همه کار متواضعین زو نیکو

هو الصانع کائناتی صور — هو الناظم جمله زیر و زبر

هم ارواح ازوی هم اشباح ازو — هم ابیاح و اصلاح و افلاح ازو

هو الفاتح المشکلات الانام — هو الکاشف الدجه و الالهام

هو المبرم و منتقن و المتین — منور ازو چشم اهل یقین

یکی اسم ذات و دگرها صفات — صفاتست موجود جمله بذات

توئی جامع جمله اسمای کی — برون آمد از هر گمان و شکی

گرو نانک آن مرشد کاملست — که فضلش بهر دو جهان شاملست

ز شبدش یکی حرف شد آشکار — که هر هر هری را بگو بار بار

ز هر دم ز هر دل عیان هر هر است — همه آشکار و نهان مضمر است

ز باد و ز آب و ز آتش شنو — ز صورت و ز سموات کن جستجو

یکی حرف تعلیم و عمری بدام — یکی حرف تعظیم و قدر تمام

زهی سنگور و سنگور و واه واه — که آمد یکی حرف را جلوه گاه

بیک حرف آنها که دل بسته اند — ز نقد و ز نسیه فرا رفته اند

زخلد و ز فردوس برتر شده　　بلاهوت و هاهوت سرور شده
همه ملک و ملکوت در پای شان　　زهر جای برتر بود جای شان
سر لعل باد ا بپای همه　　که شد پای شان جانفزای همه
زهی هرهری هرهری واه واه　　خهی هرهری هرهری واه واه
زناسوت و ملکوت در گوش کن　　زجبروت و لاهوت بشنو سخن
مراو را نه مادر نه او را پدر　　نه او را برادر نه او را پسر
نه او را نعطش نه جوع و شباع　　غنی از آغانی در قص و سماع
خدا خود یکی ناهابیشمار　　بهر یک زبان سمنش آمد هزار
یکی خوان یکی دان یکی گوی باش　　یکی در پذیره یکی جوی باش
همه ذاکرش هرچه او آفرید　　همه واصفش هرچه زو شد پدید
بانسان سه روح از وی از نسبت　　نباتی و حیوانی انسانی است
نخستین نمود و بر انگیخت داد　　دو یم دست و پای تحرکت کشاد
سویم برکشوده در معرفت　　که دانش بود برتر از هر صفت
یکی روح از وی نباتات را　　از و پای برجا جمادات را
بحیوان دو روح از سر حکمتش　　نمود از یکی در دویم حرکتش
بحکمت سه روح است اندر شمار　　نفوس و چهار آمد اندر نگار
یک اماره و مطمئنه دویم　　ازان پس بود ملهمه خود سویم

چهارم ازان است توامه نام | نخستین بود سرکش ونا تمام
که میل هوا و هوس کار اوست | همه کار بد روز بازار اوست
دویم تارک کارهای شنیع | وزان پیش حق منزلش شد رفیع
سویم رازهای نهانی کشاد | باهل صلاحیت الهام داد
چهارم ملامت اگر ماضی است | ازان ذات باری براه راضی است
تن آدمی شهر بل عالمی است | دل اندر وی از حکمتش حاکمی است
وزیرش بود عقل زا سرار او | که تدبیر نیکو بود کار او
بود عاملش شهوت و شحنه خشم | حواس دهش کارداران چشم
وگر شهوت از حق دگر سو رود | بشحنه مر او را خود بسپرد
وگر شحنه از راستی بگذرد | موکلش گذارد دل اش از خرد
که خود شهوا از بهر حیلت نیکوست | باهل خرد نیکوی ابرو ست
غضب بهر دفع مضار آمده است | دو منصدی از کردگار آمده است
بود عالم آباد زینگونه زیست | وگر بر خلاف است باید گریست
یکی روح تن را و دل را دگر | همه نادر است زو سر بسر
چو دل زندگی یافت از ذکر حق | بود کار او جاودان فکر حق
بود زندگی نخست از هوا | دویم زنده باشد بذکر خدا
نه میرد دل از میرد اجزا جهان | که ذکر حقش جاند هد هر زمان

طبیعت بود نفس را پیشکار حواس ده آمد ورا کار دار
همه کارش آمد هوا و هوس تماشاگه خوش غذا هر نفس
بجز شهوت و خشم و گیر و طمع که هر یک بود شیدبان و خمع
طبیعت ندارد دگر هیچ کار بود باطلش عشق باطل نگار
ز فطرت پیشکار دو دیم همه کار او نیکوی و کرم
بجز ذکر حق نیست تدبیر او همه نیکی آمد ز تاثیر او
سخا و شجاعت بهم آورید بساط عدالت نکو گسترید
همه عفت آمد ازو سربلند نگهدارد دش ایزد از هر گزند
بود شهوتش جملگی کار نیک که آخر ز نیکی بود بار نیک
ز خشم و غضب دفع اضرار است زهی خشم و شهوت این کار راست
حواس دهش جمله نیکو سگال طمع نیز از نیکی آرد خیال
بود عشق او بر حق و حق نگار رسد آفرینش ز پروردگار
اگر نفس غالب همه جاهل اند ز نیکی و فرزانگی عاطل اند
اگر روح غالب کمال همه زهی فر و زیب و جمال همه
هو الحر و البر و دادار کل از و روزی کل و دادار کل
هو الرازق و باسط و بس وسیع هو الواسع و رافع و بس رفیع
بسیط و محیط و شریف و منیف فهیم الخبر این لطیف و حنیف

هوالعزو الجل و المحترم — علی و معلی وهیب النعم
هو القاسم دولت و مملکت — هو المعطی العلم و المعرفت
هوالرافع و شافع و ملتفت — هوالوالی الملک و المملکت
هو المفضل و افضل و بی نظیر — جهان بان فرمانده بی وزیر
هو المغنی و بی نیاز و غنی — سنی و جلی کارساز هنی
هواکمل و اجزل رفیق و شفیق — معین و نصیر و امیر و انیق
هو اصفی هو اعلی هو الکبریا — کبیر و جمال و جلال و علی
تنافذ سلاحف ضفادع ازو — منازل مناحل منابع ازو
چه نارو چه بطیخ و دابوغ ازو — صبغ ز و صباغ و مضبوغ ازو
اماجد اجازل اکارم ازو — محامد محاسن مکارم ازو
ضباع و ضیاعین اصابع ازو — شیار و انامل اصابع ازو
افاضل افاخم اعاظم ازو — اعالی اکابر اجازم ازو
ازو رفعت سلطنت جمله را — ازو پایه مرتبت جمله را
همه سرورانرا مناصب ازو — همه خاصگانرا مراتب ازو
مداخل ازو و المخارج ازو — مدارج مصاعد معارج ازو
ازو لوز و الجوز تفاح ازو — ازو افعی و ببر و تمساح ازو
اساعد احاسن اکامل ازو — اماکن مساکن منازل ازو

ازو دفع امراض و اوضاع کل   همه ازوی اخلاق و اوضاع کل

اناسی اناس انس والناس ازو   ازو جنی و جان و نسناس ازو

اباهیم ازوی بناصیر ازو   چه وسطی چه کلک و خناصیر ازو

چه شبر و چه مسح چه سبابه ازو   زلال دگوارا و شور آبه زو

ازو ساجبه رهمه و بطل زو   همه مشکلات جهان ازو

باحل اراجیف و الترهات   عواصف ازو نازل و حادثات

باهل هدی زو سر بلند   همه راستان پیش او ارجمند

قروحی ازو دری و دفع ازو   تندد ازو دفع گرمی ازو

ازو عاده بکر اسبوع ازو   نوائین سخنهای مطبوع ازو

چه حجه و چه حول و سن عام زد   همه لعبتان گل اندام ازو

چه حبل الورید و چه شریان ازو   چه بام و در ازوی چه دریان ازد

سقام و سقم زو و صحت ازو   شفا ازوی و سور و فرحت ازو

چه شبر چه صاع و چه آرنج ازو   خرد پروران سخن سنج زو

زمام دناس و نهان ازو   گوزنان هژبران گرازان ازو

ازو اغنیا و المساکین ازو   ذیاب ازوی و السراحین ازو

رباعیه ازوی ثنایا ازو   هم اثبات پائین و بالا ازو

ضواحک نواجد ازو و نضراس   باسنان ازو محکم آمد اساس

ثغور و احسنہ ز آلای او — لسان و حنک ہم ز نعمای او

ظفار و اظافر ازو و الجلود — دوام و ثبات ازوی دہم خلود

خور اندر حمل سی و یک روز ازو — بصر وردی آغاز نوروز ازو

ہمان قدر در ثور از حکمتش — سی و دو بجوزا در از قدرتش

سہ برج و سہ ماہ ربیعی چہ بہ — کہ اردی بہشت است خورداد مہ

سی و یک بسرطان دہم ورا سد — دگر سنبلہ ہم ز روی رصد

بود صیفی این ہر سہ برج ار رسیت — کہ تیر و امرداد شہریور است

بود سی بمیزان و عقرب ہمان — بقوس اندرون ہست نہ بعد ازان

سہ برج خریفی بیان شد تمام — کہ مہر است آبان و آذر بنام

نہ و بست در جدی و در دلو سی — ہمش سی بحوت از ذہاب و مجی

ز برج شتا آمد اندر کتاب — دی و بہمن اسفند مزد حساب

چہ حکم و چہ حکمت سراسر ازو — چہ قدر و چہ قدرت سراسر ازو

بروج و شہور و خور اندر نگار — چو آمد کنون خوشتر از مہ شمار

کسی گر بخواہد کہ یابد قمر — کہ از عشر و اثنین ببرج شمر

بہ برج کدام است امروز ماہ — ببرج خور اندر گمارد نگاہ

اگر ہفتم رجب است از مثال — بود ماہ فروردی آغاز سال

دران مہ بود در حمل آفتاب — مثنی کند ہفت را در حساب

دگر پنج افزایدش بعد ازان　　شود نوزده بنگر و سعد ازان
حمل را دهد پنج با ثور پنج　　بجوزا دهد پنج بید ست رنج
دگر آنچه باقی بماند چهار　　ورا نیز پنج آرد اندر شمار
بسرطان نگهدارد آن پنج را　　که سرطان بود خانهٔ آن گنج را
بداند که گنج مه آن جا بود　　بدینگونه هر ماه را بشمرد
گر اولی ربیعی است گر آخرین　　در آخری جادیست ور اولین
دگر ماه دیگر چنین شد حساب　　شد آغارش از خانهٔ آفتاب
دگر بیست هفتم مه بود　　زروی شمارش مضاعف کند
فزاید بران پنجه چار پنج　　چو پنجه و نه شود گنج سنج
دهد پنج اول حمل را نخست　　که خورشید را باشد آنجا نشست
ازان پس به ثور و بجوزا دهد　　بسرطان دران بعد هم با اسد
بخوشه بمیزان و عقرب دهد　　بقوس و بجدی بدلو از خرد
دگر چار باقی کند باز پنج　　دهد حوت را جمله بی پای رنج
پس آنروز در حوت باشد قمر　　که آغاز پنج آمد از برج خور
دگر ماه اردی بهشت آمده　　ثبور اندرش باز گشت آمده
بود ابتدائی حسابش ز ثور　　که حکما بدین گونه کردند غور
دگر ماه خورداد جوزا بود　　دگر تیر سرطان بود در صدد

دگر امرداد ست باشد اسد که آمد اسد برتر از نیک و بد
شهریور از سنبله ابتداست ز میزان بمهر ابتدای حصاست
به آبان ز عقرب باز ز قوس که شمس اندران خانه بنواخت کوس
بدی ماه از جدی و برهمن ز دلو که جمع آورد شمس خرمن ز دلو
باسفند ز خور بحوت اندر است دران مه ز حوت ابتدا خوشتر است
ده و دو برج سماوی از وست هر آنچه آفرید او همه نکوست
حمل عقرب از وی به بهرام سهم که زیبا بود ترک را سیف و سهم
دگر مشتری را چه قوس است و حوت ثور و بمیزان و زهره است قوت
بکیوان ز جدی ز دلو ست جای بجوزا و خوشه عطارد بپای
بسرطان مه و در اسد آفتاب بهر یک یک از خور یک از ماهتاب
دو برج است هر پنج سیاره را که زیب اند گردون دواره را
بود پنج خورشید را مملکت دگر پنج را از قسم منقبت
که شاهند هر دو دگر جمله رام ز تاثیر این هر دو یابند کام
زحل را بجدیست تاثیر خور بدلوش بود و اثر از قمر
عطارد بخوشه ز خور تافته بجوزا درا رسه اثر یافته
ببرجیس در قوس از مهر خوبست بحوت اندر از ماه تاثیر خوست
سمک تا سما از یکی حرف پر چه سراً چه جهراً چه تیر و زیر

یکی حرف صانع ہمہ صفتش
یکی حرف قادر ہمہ قدرتش

یکی حرف ہو دیکی حرف حق
یکی حرف بردہ زجملہ سبق

یکی حرف حی و توانا وبس
یکی حرف بینا و دانا وبس

یکی حرف خود مبدع عالم است
یکی حرف خود حاکم و محکم است

یکی از ویکی خالق ازسمٰوٰت الارض
برون از قوانی فزون از عرض

ہزاران حروف و ہزاران زبان
ہزاران لغت صد ہزاران بیان

یکی حرف ہمہ حرف ہاست
یکی حرف برتر زچون و چراست

بپرس از بیاس و بخوان از بشت
بجو از چہار و شش و عشر و ہشت

بخوان از کیت در صحف ہر چہ ہست
زیکحرف شد جملہ بالا و پست

ز اوتاد و ابدال و اقطاب پرس
ز خاصان و ز جملہ ارباب پرس

ز اخیار و ابرار و احرار خوان
یکی حرف را اصل ہر حرف دان

برون از حروف و فزون از علوم
بلند از نفوس و عقول و فہوم

یکی اعظم یکی اکبر است
یکی حرف اقدس یکی اطہر است

کنی دل اگر از خیالات پاک
برون و درون بنگری ذات پاک

ز تقیید مذاہب فراتر شوی
ز ملکوت و جبروت بالا روی

اگر بندہ خاک بر بندہ باش
بپای ہر افگندہ افگندہ باش

کہ ہر دل بود مظہر ذات او
بہر دم بہر لمحہ یک حرف گو

بود ذاکرش دایما لا یموت		که شد برترین حرف از حرف صوت
یکی حرف خود انجم افروخته		یکی حرف خود مردم آموخته
حواس و عقول و فهوم آفرید		سه گانه موالید زو شد پدید
زو هر دو جنگ هم ز پهلا و پرس		هم از ثلث پاکیزه بنیاد پرس
ز هشتاد چار روز نه باز خوان		ز سادس و ز سبیع و زده باز دان
ز خاصان هر فرقه می پرس باز		ز پاکان هر طبقه بکشای راز
یکی حرف کافی و وافی بود		یکی حرف شافی و صافی و بس
شوی برتر از مرگ و موت و هلاک		بجان و بدل گر کنی ذکر پاک
که حق دایم است و باو ذاکران		خدا قایم است و باو واصفان
خدم والحشم و الموالی ازو		خیول و کنوز و مجانی ازو
تفضل تکرم ترحم ازو		تلطف تعطف تنعم ازو
چه نفی و شحم و چه اکبا ازو		چه سرو چه عرعر چه شمشاد ازو
چه سبزه چه سنبل چه ریحان ازو		چه گیتی خدیو چه گیهان ازو
چه هند و چه ایران چه توران ازو		چه روم چه شام و بدخشان ازو
چه چین و چه خوارزم و چه کاشغر		چه ارباب بینش چه اهل خرد
یمن زو عراق و صفاهان ازو		فهیمان و حکمت پناهان ازو
ابابیت و جمله بیوتات ازو		فضالات و جمله فیوضات ازو

فضار و طویلان ازو جملگی کنار و مغیلان ازو جملگی
صباحت ازو و الملاحت ازو بلاغت ازو و الفصاحت ازو
غیاث ست و غوث است فتاح او نجگین دلان راحت و راح او
معاقد مباهم مغالق ازو مطالع مجالی مشارق ازو
سواطع لوامع مشارق ازو شواهر زواهر بوارق ازو
حقایق دقایق مصارف ازو مزارع محاصل مصارف ازو
چه نصر و نصرت اعانت ازو چه عون و معونت صیانت ازو
ضمائر سرائر بواطن ازو مراحل مساکن مواطن ازو
مآثر از و عشر و اثنین را چه تحت و چه فوق و چه پائین را
غمام و سحاب ابر باران ازو زمین تازه و برق خندان ازو
خزان و بهاران تموزان ازو هوا بارد و نار سوزان ازو
ازو هیبت الویه و السیوف ازو خامه و لوح و جمله حروف
مصبات و جمله جهات زو جزاو هر که فاعل بود بازگو
بسالت جلالت شهامت ازو خوارق ازو و الکرامت ازو
ازو شوکت و صولت غازیان ازو زیب و زیبای گلرخان
هزبران مهابت ازو یافته ازو پنجه دیو شد تافته
همان مهوشان نگارین ازو همان خوش رخان بهارین ازو

از و ماثرات و مصبات از و — صبا و هبوط و هبات از و

از و اقمشه امتعه جملگی — از و اشربه اطعمه جملگی

چه رایت چه نیزه چه ناچخ از و — دم فرصت و دواذخ از و

تدابیر تقدیر یک سر از و — تقاریر و تحریر یکسر از و

جرنغار از و هم برنگار از و — سپهبد از و هم سپهدار از و

از و رفعت و قدر افلاکیان — از و پستی منزل خاکیان

چو خاکی بدن پیش او نقش بست — بپایش چه جبروت و ملکوت پست

هم آباد ابنای هم بیشمار — ز خوف عذاب سقر رستگار

بجویشان اقرب او قاطبت — به بخشد حق از فضل و العافیت

طفیلش نجات همه دوستان — بذیلش بود نار هم بوستان

جز و دار که آمد کروع الکراع — اقاطع و الاقطعان و لنفاع

که سیماب هفتاد یک آفرید — که خود روئین را چهل و شش آفرید

که ارزیر را ساخته سی و هشت — جز او از که پنجاه و نه سر گذشت

که زونک صد و شش چهل پنج ساخت — که خورشید را پنج نوبت نواخت

که خود نقره پنجاه و چار آفرید — چهل آهن شد پنج چهل بر کشید

بسیارگان شکل انسان داد — بحکما که ابواب دولت کشاد

که چرخ نخستین ز آب آفرید — بران کرسی آب مه را گزید

مکانش دو شد در تن آدمی | سپهر زحب بینی اش دو یمی
رخ و ریش دارد ز رحمت سفید | که از رحمتش کس نشد نا امید
لباس همه سبز و دستار کول | ز اهل رصد بس متین ست قول
بود ساقی خوش رخ و نیک خو | علوم الهی بود ورد او
تنش لاغر و پاک از کار بد | وزیر نکو رای عالی خرد
که چرخ دویم مرمری ساز کرد | در فیض بر خاکیان باز کرد
بکرسی ایوان عطارد نشاند | که خود فارسی کرد را تیر خواند
مکانش دویم در هر آدمی | دماغ ست بر تر ز سی دیگی
لباس رخ و چهره اش ارجمند | میانه قد و فربه هوشمند
چه دیوانگان کول دستار اوست | نه مستی ددیو انگی کار اوست
بود دفتر جمله در پیش او | شمارد همه کار زشت و نکو
همه علم و حکمت درو منحصر | مبرا از هر ملت و هر خطر
مگر حافظه خود قضایش نداد | که داند در حکمت حق کشاد
که چرخ سوم ز آهن افراخته | بران زهره خوش پرده نواخته
مکان دادش از کرسی آب و خاک | رخ و رنگ در آتش تابناک
طلوعش دو جا در تن آدمی | نخستین جگر چشم چپ دویمی
سفید است پوشاک هم چهره اش | منقش بسر لبنه دستار خوش

بزیبا رخانش سر و کار خوش   همه فرحت و سرخوشی اش

که نقاش حسن است پرده نوان   خوش آهنگ خوش لحن و خوش نغمه سان

بود کور چشم خشن بس شگفت   که حق راز حکمت جمله نهفت

که رو بین بر افراشت چارم سپهر   بران کرسی زر گزیده بمهر

همه اندر تن آدمی دو مکانش   یکی دل دویم راست بینی نشانش

رخ و چهره میگون و چشمش زریر   میانه قد و صورتش دلپذیر

چنان نور تابد ز رخسار او   که گنجد نه در چشم انوار او

بر افلاک شاه است و فرمانروا   نوازنده پادشاه و گدا

وزیرش بود ماه نیکو سگال   که فرخ مال ست و فرخنده فال

که پنجم فلک از مس آراسته   بران کرسی آتش افراخته

نمودست بهرام را جایگاه   بدست اندرش تیغ کارش تباه

مکانش دگر گوش چپ بهره هم   تن و چهره اش سرخ و فارغ ز غم

تراشیده ریش و بر دستش تبر زرگ   هراسنده از هیکلش شیر و گرگ

که ترک فلک آمد او در لقب   همه کار ترکانست شور و شغب

که از نقره چرخ ششم بر کشید   بران کرسی از هوا بر کشید

نشستن گهی ساخت برجیس را   لباس و رخش جمله

مکانش دگر گرده در راست چشم   دلش خالی از کینه و سر ز خشم

خوشا ریش او بس سفید و بزرگ چگونه بود لون و رنگ تگرگ
دل اندر خیال حقش مستدام روا از و تمنای هر مستدام
نگهی زو نه سر بر زند کار بد همه کار او نیکوئی از خرد
بود کاتبی بر مینش بپا نویسد بد و نیک خلق خدا
که هفتم فلک برکشید از طلا بران کرسی از خاک کرده بپا
زحل را بران بر نشانید چیست تن و چهره اش زشت و تدبیر ست
مکانش دگر معده گوش راست همه کار و گفتار او ناسزاست
کژ ابروی با و چشمش غلیظ به نیکو سگالان حق از وی حفیظ
ترش رو چشمانش آتش فشان دهانش پر از درد تیره نشان
رخش تار و تاریک جامه سیاه خدا باد زو بندگان را پناه
هزاران اندیوان و عفریت مست بپا کرده جمله دوزخ پرست
چهار ست دستش چهار ست گوش بسی فربه و سخت دل هزل کوش
که داروغه دوزخ اسمش لقب خدا باد حافظ از ان پر غضب
مکانهای هر دو که باشد بسر براس و ذنب از قضا و قدر
نیاید یکی حرف خود بر زبان نگنجد یکی حرف خود در جهان
نگفتی مرا او را نه بستودنی ز دانستن او را نه بستودنی
بگفتند گویند جمله مدام نیارند یک حرف گفتن تمام

یکی حرف برزنز گفت و شنود
یکی حرف را که داند ستود

چه عقل و چه جان زو بفرسنگ دور
بهر دل بهر منزل او را ظهور

درون و برون و همه هر چه هست
چه ظاهر چه باطن چه بالا و پست

یکی مار گو بند گرد زمینست
هزارش زبان از جهان آفرینست

بهر یک زبان نام حق یک هزار
بهر روز خواند نو ائین نگار

هنوز از یکی حرف چیزی نگفت
که اسرار خود حق ز جمله نهفت

خلاص آنکسی کش دل خالص است
بصدق و صفا با خدا مخلص است

بود فرقه ناجیان خود یکی
هزاران فریق و مذاهب بسی

هزاران چنان مار از قدرتش
هزاران سپهر و زمین صنعتش

که داند ز اسرار او خود یکی
که خواند از آثار او خود یکی

چه رخص و علی هر دو از وی بهم
غنا و سفا هر دو از وی بهم

علیلان از و فایز اروای را
علیلان از و کامیاب شفا

روینت سوینت حمیت ازو
همه مکرمت والعطیت ازو

هو القامع الفاسخون العهود
هو الواهب لاهل ضرع و سجود

هوابط ازو والمهابط ازو
مناظم ضوابط روابط ازو

صواعد ازو المصاعد ازو
علا ارتفاع و التصاعد ازو

صعود و طلوع و سطوع و بروج
نحوس و اساعد دخول و خروج

همه از سر حکمت و قدرتش　　که داند که چند ست خود صنعتش
چه ادنی نگر لن ترانی ببین　　زبید و کتب هر چه خوانی ببین
ازو ادمغه والجماجم ازو　　ازو ادرعه والعمایم ازو
هو الحب وعیور المنتقم　　وهیب المواهب قدیر الحکم
بارباب خدع و خشوع و ضراع　　ازو از مصاعب مکاره دراع
ازو کاذبین را شدائد کلل　　ازو قامرین را اصاعب نکل
قضا و قدر زو قدرت ازو　　خرد زو بصر زو و حکمت ازو
عنادل ازو خوش نوا آمده　　نفایح ازو دلکشا آمده
سباع و لوادع ز حکمش همه　　مطایح مصالح ز حکمش همه
دجایه قبایح ازو جملگی　　صبایح ملایح ازو جملگی
چه سوسن چه نرگس چه صد برگ ازو　　چه سرو چه زرد ازو ترگ ازو
ازو فهم و ادراک و وهم و قیاس　　سهوم ازو دی و اورقه والقیاس
چه تین و اعناب و عنبات ازو　　کمثری و امرود و جوزات ازو
طحال و مراره اناف و عیون　　چه انف و چه ضرس هیون والحرون
جسغ والصباغ و اصابغ ازو　　موازی ازو والمبالغ ازو
جلامد و حجر و الجنادل ازو　　جائز هوادج محامل ازو
ازو جنت و لغیب ثانی ازو　　همه کام ازو کامرانی ازو

ازو سرخوشی سرگرانی ازو
همه کارزو کاروانی ازو

چه اکناف واشطار و اقطار زو
چه باد بهاری چه گلزار زو

چه قربات ازوی چه امصار زو
ریاحین نورانی ازهار زو

ازو ماه و امواه و الا دیه
چه اصحار افجار و الا دیه

تصاویر جمله تماثیل زو
مشاعل سرج و القنادیل زد

ازو راحت وراح و الارتیاح
ازو فرحت وفرح و الانفراح

لجامات ولجم و لجمه ازو
زمم والازمه اعنه ازو

ازو حافدان و الاخله ازو
چه بدر و قمر والاهله ازو

اذون و انوف و اعین ز او
ده وخمس و اثنین زاسرار او

اروس وجیاد وصدور رکب
حدائد اذاهب رصاص و سرب

ترنج وبهی زو و عناب ازو
چه مرغابی ازوی چه سرخاب و

ازو خمص وخبط و البر ازو
ازو دهن و البر و البحر ازد

ازو ورد در داد و و البذبا
ازو گردن و چهره دست و پا

ازو کسنی و تلخه زهره ازو
همه راستان را بهی بهره زد

یقین هر کرا با خدا صادق است
ارادة دار اربقه واثق است

چه وثقی بود عروه اعتقاد
کند وصل آخر برب العباد

چه طبیب چه طبیب چه طیب ازو
شود منرفع هر مصیبت ازو

ارج و العبق و الشمیمت ازد　　رسوخ و سدا و عزیمت ازد

دخان دنحاس و دوخ کاینات　　هبا هیچ مجموعهٔ ممکنات

هو الفرد و المنفرد و الفرید　　یگانه است یکتا و احد الوحید

هو الماجد و امجد و لاعدیل　　رهش برتر از هر طریق سبیل

بفرسنگها دور از حضرتش　　ملوک و ملک جمله در خدمتش

ابل العبره اقرده و البغال　　همه ذاکر نام حق بیمقال

صریر و بنان و مناخیر چیست　　نفیر نهنگان و شیران کیست

که اسمار او را بداند که چند　　که اوصاف او را بخواند که چند

هزار و یکی نام هست ای شمار　　هزار از عجم و از عرب هم هزار

هزاران هزار ند از وی زبان　　هزاران مکین و هزاران مکان

ز نوبت ز رعد ز باران شنو　　هم از عندلیب بهاران شنو

ملوس و درا و جرس داد گوش　　ز زنگوله و از جلاجل نیوش

شنو هم ز چرخ و هم از آسیا　　ز مرغان گلزار شیرین نوا

طیور و بهایم بذکرش همه　　چه ساکت چه ناطق بفکرش همه

نگهبان ز هر شلق و هر ضرب و زخم　　محافظ ز هر آفت و سهم و سقم

سهیل زبین از جواقر نیوش　　نوای جرس راهمی کش بگوش

هم از ضربت تیغ و طعن سنان　　هم از چهچ تیر و قرف کمان

همه از مقرعه گوش میکن طراق — که حق واحد است و یگانه ست و طاق
اگر گوئی و گر نگوئی یکیست — و گر جوئی و گر نجوئی یکیست
اگر هوش داری ز دل بشنوی — و گر گوش داری ز گل بشنوی
ز قانون و ارغنو و بربط شنو — بهر دم یکی حرف گو و مگو
هو الحافظ حارس ذاکران — ز ضاعوط کالوس و در سدلان
همه فلسفی هوشیاران ازو — همه کار زو کارداران ازو
چه رغ و چه خود و چه مغفر ازو — اکابیل و دیهیم و افسر ازو
جبال شوامخ ازو برقرار — لالی جواهر ازو تابدار
قنوم و عظوم و لغی صنعتش — شعار و جلو و معی حکمتش
سهوم و لصول و مقامل ازو — ذرایع و سائط و سائل ازو
جزاداه را خود که صباغ کرد — که آتش به پهلا و سرماغ کرد
که معبد بگرداند برنامدیو — که خیرامدگاو براندغریو
که خود دهرده را آنچنان قدر داد — که رود اس را پایه والانهاد
یواقیت و فیروزه از سنگ داد — نواهای خوش از دف چنگ داد
بخنیاگران لحن خوش برگشاد — بزبیارخان زینت و زیب داد
ازو کامران المواثیق را — همه آفت و دار و رنج و بلا
همه واثقون راسخون صادقون — ازو یافته نصرت و نصر و عون

بثنا غض ثنا فض تحفہ ازو | توفق ثانس تو دد ازو
چہ جوع و عطش جملہ زو مرتفع | چہ موت و خطر زو ہمہ مندفع
چہ لادغ چہ اعبا چہ خشن | چہ صرع و چہ باد چہ دیو چہ جن
چہ عقرب چہ تنین چہ ہیصم و مان | چہ سم و چہ حمۂ اہل از بین ان
موالف موانس موانف ازو | محارب مجادل مخالف ازو
تضرع کنان را اجابت ازو | بتدبیر پیران اصابت ازو
امارت وزارت خلافت ازو | تجلد تہور جلادت ازو
ملاطف معاطف معاد ہمہ | معاون مقارن ملاذ ہمہ
موافق موید معین ہمہ | ہو المقترن والعشرین ہمہ
کسی کز جنابش بود منحرف | نویسند نامش لعین و خرف
ازو ابتدا و بسویش معاد | ہو الخالق الخلق د نور و سواد
زنامش بلیات و آفات دور | اتاعب مصاعت زہیبش نفور
چہ منکر نکیرو چہ مرگ و اجل | گریزان ز برکات اسم اجل
ازل او ابد او اجلت او | برا وست یکسان ہمہ پشت و رو
ازو زایل اثقال و آلام کل | ازو ساکت اسہام و انتقام کل
ازو حاصل آلا و نعمای کل | مرام و تمنای اشیای کل
قوي دل جوانان غازي او | چہ دارا چہ شمشیر باضی او

چه متکبران دلاوران ازو　　چه خلخ و چه خلخال خاور ازو
چه شادان و فرحان چه خندان ازو　　چه گریان چه عریان چه پژمان ازو
سقر زو باصحاب فسق و فجور　　فرح زو بارباب ورع و حضور
ازو نار مرد حسد پیشه را　　ازو نور دل نیکی اندیشه را
چه قند ز چه قاقم چه دیبا ازو　　قصبهای زربفت زیبا ازو
ازو روبه سرخ تیغ و سمور　　ازو عنبر و عطر و مشک و بخور
هنر پیشگان و بهیران ازو　　جوانان و طفلان و پیران ازو
امیران وزیران مشیران ازو　　سپاهان ظهیران نصیران ازو
جناح همارا سعادت ازو　　مقامات اهل عبادت ازو
چه عقل و معاش و چه عقل معاد　　چه گیر و چه دار و چه کون و فساد
همه او ز او و غیرش نکس　　یکی حرف هجو و مبیگو و بس
همین بقال مجیب الدعا　　تواتر فضائل و توالی عطا
اوائل اواسط اواخر ازو　　باهل فضائل تفاخر ازو
حجی بر فعال ذوائل ازو　　نعمها باهل جلائل ازو
بصحب و دائم هرائم ازو　　بصلحا و علما غنائم ازو
رجولیت از وی بکل الرجال　　فحولیت از حشمتش با الفحال
غزاهت ازو جمله غرهات را　　سعادت ازو جمله آنات را

شجیع شجعه و الشجاعان ازو چه جرعان چه عطشان چه شبعان ازو
هم اقلاب و هم زلوب و سجال مقاوس مقابض ازو و الجبال
شمار و شمر ازوی و الجنوب شمال و دبار ازوی و هم جنوب
ثمین و الجری و الجدیر و خفیق چه ثخین و بین و البین و الدقیق
چه زکیت زکی و الزکایا ازو همه صفح و عفو و عطایا ازو
صراط ازوی و هم سراط و سداد فرج ازوی و انبساط و نشاط
جروب و شفایا قلب جمله زو پده ازوی و هم گزو هم عز و
ذنوب ازوی و توس صعب زو صعاب او انف ازو تعب ازو
چه طرقات و الاطرقه و الطراق چه ما و چه غبل و غلل و العراق
چه اغناق زو و الغناق و غنیق چه طبقات و الطباق و طبیق
ازو نقل و الحزمه و هضم ازو عتنب و الرتب فنن و البضم ازو
ریاح ازوی ارلاح و ارواح زو هم ارواح و اجساد و اشباح زو
عقب ازوی رجل و الکعب زو فخذ ازوی ایدی رکب زو
بحار و صحاری براری ازو همه هوشیار و سکاری ازو
عجایب غرایب نوادر ازو مطارح موارد مصادر ازو
مشاعر مناهج ممالک ازو منازل معابر ممالک ازو
لیالی و ایام را آفرید هم اوقات زو شد پدید

معادن فلزات زو یافته
جواهر چو خورشید زو تافته

مفاخر ازو والمعالی ازو
اسانی اهالی موالی ازو

ازو یافت اشجار اثمار خوش
بشر را هم امداد ادراک و هش

ز نامش شود جمله آفات دفع
بلیات جمله مخافات رفع

همه رنج و عسر و علل دور زو
هلاک ممات و خلل دور زو

باو هیچ و بار و بر جملگی
ازو قدر خیر و شر جملگی

وجیه الموجه قسیم الحسین
نظیم و قویم و قریب و قرین

رقد ازوی و هجعت و نوم زو
سحر ازوی و لیل و الیوم زو

ازو صعوه والسر و البو البلیح
زغن زو غرابان و قمری فصیح

ازو لحم و الفجل الیان ازو
ازو فضده و الطبران ازو

ازو کربزه و المحض و اللبن
ازو محض و هم لاغری هم سمن

ازو هد هجل و عورو حضیض
آبلای شیرین مفید و مفیض

ازو هضبه و نجد و طل و لفاع
ز فضلش بطاعت پذیران خلاع

انذو کره و رابض و بور ازو
سلاح و سلب زو سلحشور زو

سمن ازوی و دقاق زو و البین
قلیلا ازو و الیسار و یمین

ازو بدو و الابتدای همه
ازو غایت و انتهای همه

ازو ثلث و الاربع و سدس زو
ازو زرع و الربع و الکدس زو

غبون و غیام ازوی وہم نعیم   چہ نغم و غموست نغم والنعیم
ازو زبد و الزبدہ دہس زو   ازو صوف و سنجاب الفطس زو
نقاہت ازو رفع والابتلا   جذام وہمہ مرض والامتلا
چہ ربوہ زیادہ ازو والربا   بخود و نجاد و طلال و علا
اہاضیب و اہضاب اہضیع   بخاد بخود انجد و عذب زو
چہ اکراع ازوی اکارع ازو   ازو ماکنون والاسارع ازو
ازو اکرعان و الغوارس زو   مطاعم ازو والملابس ازو
ینبوس ازوی وضان والمعزہم   چہ ضبائین چہ ماغاز و سمرحم
ازو حرث والحارث وہم ہزبر   چہ دہاث و نسوہ چہ لیث و چہ ببر
فلاب بیار ازوی انہار زد   سما ازوی وماو والنار زد
ریاع و بقول ازوی اکد اس زد   چہ دست و چہ پا ازوی دراس زد
نسور ازوی وہم بزاذہ ازد   چہ غزات زو والغزایا ازو
ازو لجبہ والمعدہ زو والعمیٰ   چہ لرزندہ بید و چہ سرو سہی
جزا و خود کہ عنبر زگاو آورد   زہر گونہ فیض از سما آورد
جز او از کہ حاصل مرام انام   جز از امانی خواص و عوام
چہ قرعان ازو والاسحان ازو   چہ قرعان ازو دالاشلان ازد
عرج ازوی و اقطعون ہم ازد   فرع ازدی افرعون ہم ازد

مهود و مهاد و دب و دبه ازد — رداو ثیاب ازوی و جبه زد

چه تمنا و المنی زد و الذهاب — چه شرب و چه اکل چه خور و چه خواب

آفاد و اقود از دی هم سهار — هجوع و تهاجع ازد و البحاره

چه غربان چه اغراب الاغربه — چه کنشان چه اکعاث و الاکعثه

چه ثعبان ثعب و ثعابین ازو — چه تمساح و مسح و مساحین ازد

غدد و القثاییب جدا اگرا ازو — زرو قرصنه وهم حداید ازد

ردا ازوی اوطار و حاجات کل — چه منیات چه مسات کل

جروب و نلام و تلم جمله زو — چه پرچم چه طاس و علم جمله ازد

شفوز و شفات و ابادی ازو — زرود و زراد و زرادی ازو

خطوط و خطا ازوی وهم خطی — چه خطوات و الخطوه زو

ازو لهنه الاد الوان نعم — زبهر عباد از شمول کرم

ازو حجی و الحجر و اللبب د — ازو نهیه و خصم و الحبب د

چه الباب ازوی نهی هم ازو — فم و سبت ازوی لحی هم ازد

حطب ازوی عشب زو الکلا — حصب ازوی هم حصب الثری

روس ازدی و نیز روسا ازو — ذوات ازوی و نیز اسما ازد

سلو ازوی و سلود ازد — سعید ازوی نیز مسعود ازد

غطاریف ازوی جلاجل ازد — ازو آب حیوان هلاهل ازد

ازو رتق و الفتق و الانسجام   همه قبض و البسط و الانتظام
امور ممالک ازو منسلک   ازو منحرف در بلا منهمک
علن ازوی و سر و نجوا ازو   علانیه و جهر و پیدا ازو
همام ازوی و صدر والا ازو   سر و دوش و پا گردن و دست ازو
چه اعصاب و المفاصل ازو   عوالی ازو و الاسافل ازو
ازو حشو و الحاشیه الافیل   چه مور و چه مار و چه پشه چه فیل
نگارین رخان دو التجب ازو   همه موهبت و التوهب ازو
نفایس نفوس انفس انفاس ازو   چه کرکب چه آلان چه پرطاس ازو
جنان ازوی ولاع و هایع ازو   بدان ازوی و هاع و لایع ازو
ید العاشب ازوی چه اخنب ابض   بود طاغنش بر همه عین فرض
چه جرع و غلیو ازو کرگس ازو   چه کبک و لملک چه گرگس ازو
سمن زو هزال و عجف هم ازو   هر آنچه آید ازوی بود بس نکو
ازو فرم و المفرم افرام ازو   چه جلوه و زونیز قرابه زو
غدق ازوی و صحل و نثل   چه سلسل چه غنچه چه غیل و غلل
ازو مستنضی و الاضارت ازو   بدایت ازو و النهایت ازو
مغاوص مقابض ازو والجبال   چه جاه و چه دولت چه مال و منال
هو الرب و معبود جبار خیر   ازو شد بپا جمله بالا و زیر

نهادست بر آب گوی زمین — گشادست چشم دل دوربین

ازل هم ازو والا بد هم ازو — کلید همه نیک و بد هم ازو

همه نیکی از وی بد از ما تمام — خداوند غفار او راست نام

هر آنکس که ذکرش بدل برگزید — بهر دو جهان شاهی او راسزید

ملوک و ملائک همه پیش او — قضا و قدر طاعت اندیش او

اگر نقطه در پرده رموز است — و اگر تاری است آن و این نور ست

کسی را که سنگور کند یاوری — بذکرش فراز و سر سروری

هوا لقامع الظالمین والظلوم — ازو مدرکات عقول و فهوم

ازو راحت الصابرین و الصبور — ازو حرمت الشاکرین و الشکور

اولی الاجنحه ازو پرورش یافته — دل و جان ازو پرورش یافته

وداد و ولا و موالات ازو — صفا و وفا و مصافات زو

هوان زو باهل نقار و نفاق — تفاخر بارباب صدق و وفاق

زنامش همه زائل و زهر مار — حمی و هلاهل سموم و دبار

چه ثاقب چه ضربان چه زاغط همه — ز برکات او دفع و ساقط همه

چه نحس چه جدری چه کاسر تمام — ممد و مفتح ثقیل و ذکام

سبل و چپاک وجع جمیع — بلیات و آفات ازوی دفیع

ظفر از وی و نصر و العون ازو — تمکین و مکان ازوی و کون زو

نه او را قریب و نه او را حمیم　　نه او را زن و دختر و لی ندیم

عزا و فحول و نخاله از و　　اصول و فروع و قطافه از و

چه اثقال ازوی چه اخفاف زو　　چه اشراف ازوی چه اخلاف زو

صبی و یقن زود برنا ازو　　ازو طبل و ناقوس و کرنا ازو

براغث قطاط و سنانیر ازو　　شب اهل ازوی بتاثیر ازو

اناعیم و نعمان انعام ازو　　همه بخشش و فضل و انعام ازو

هبوع ازوی و هم شجاعت ازو　　روا کام اهل براعت ازو

ازو ساده و نیز ساید ازو　　ازو جید و نیز جائد ازو

بدو تور د العوز سائر عباد　　ملاذ و معاذ و مناص معاد

اسد والاسود والاساوی ازو　　چه انمار ازوی فرادی ازو

چه البابِ ازوی بهی هم ازو　　فم و سلبت ازوی لحی هم ازو

ازو میح و البذل و باذل ازو　　بذول ازوی و فیض نازل ازو

نه او را ندید و ند و ندیه　　نه مثل و عدیل و نه کفو و نظیر

امان ذکرش از هر وبال و خطر　　ز بر کاتش الطفای نار سقر

شمایل بنایه نزایه ازو　　شیم و الخصایل و جایه ازو

توانای و مره زد و لکلوم　　چه عصب و چه جرم و جسم و حسوم

چه جبیر و کسر و چه مرهم چه ریش　　چه نور و چه نار و چه نوش و چه نیش

ازو گاو و شش عشر و دو شد شتر ازو پیں ندارند نام دگر
عجل و تبیع ازو و التباع چه خدعان چه مسان ازو الربع
ربع ازوی و سرور بعان ازو چه پیل و چه نفر و چه ثعبان ازو
چه اسداس و الاسد سه صنعتش رباعی و صانع همه قدرتش
چه ابن المخاض و چه ابن اللبون چه صعب و بطیع و چه رام و هیون
حق و الحقایق و بزل و البزال چه بعد و هس اشتران است سال
چه مخلف چه عود و چه شاب چه ناب چه سیب آمده العرور کتاب
صمم و البکم و العرج قدرتش بله و العمی و الاشی حکمتش
چه اکتاف ازوی چه امعا ازو لواحق ازو سرا نبا ازو
چه مزن و چه عارض ازو و الحنا چه داحل چه دیمی ازو و الصبا
چه مطر و چه مدرار از حکمتش چه حب الحزن از سر حکمتش
ضمایر شد ازوی سراپای حق ازو مادحان رانگارین ورق
عطیات و افضاله یغتنه باهل الراست من الرحمة
سغب ازوی و عطش و جوع دعوے چه فوق و چه وسط و چه تحت الثری
چه طاو چه ساغب چه عربان ازو چه طالح چه سغبان چه طیبان ازو
بنا دبیب هر جا بر سخت گیر ذمان ازوی و نقل و سخن حصیر
چه اسخان ز اسرار او و السحون چه خفقان چه خلجان چه قلق در درون

چه شرفا چه حنفا چه نجبا ازو — چه صلحا چه بلغا چه فصحا ازو
همان عبقری عارضان خوش نما — همان سیم ساقان بیضا لقا
سهیمان وغراب صفدر ازو — تهمتن جوانان فلک فرازو
چه قمر ارخان و قمر طلغنان — چه خورشید قدران فلک فحتان
چه طناز و چه ناز و چه غنج و دلال — چه سیمین تنان و نوائین جمال
چه باغ و چه بستان چه نغمای گل — نشد وصف اهمی ز اسمای کل
چو بی نام نامش چه گفتن توان — ندانستنش نے شنفتن توان
چه نام و چه وصفش که گویند باز — چه نقش و نشانش که جویند باز
سبق زو باهل حق از نشائمین — پذیرای فرمان نشان خالقین
ازو فوز مستتران باکمال — همه منکران زو نکوهیده حال
نه او را مکان و نه او را نشان — باهل سداد از فجایع امان
وصب والجوی مندفع زو همه — الم والعنا مرتفع زو همه
ازو واضبا نزار رحمت دوا — تنق دابا ازدی اندر بلا
همه ناتیان اهالی الکمال — گرفتار هر گونه رنج و وبال
فزع والوجل والحذر جمله زو — قلق والسدر والحذر جمله زو
ازو ناتیان رابجی والهوان — همه آفرین خاص منهوران
چه کاهن چه خاین چه طاعن همه — ازو مضمحل فی الشهور و همه

ازو منفرت جمله عصات را | ازو مملکت جمله ولات را
چه سحر و چه جادو همه دفع زو | چه دعوت چه رجعت همه رفع زو
ازو خانیان عانیان سارقان | بچاه بلا منهمک جادوان
بود علم شش قسم در باستان | چه کنیت چه اسم و لقب باز دان
خطاب و لغت اصطلاح آمده | همه کاروان در صلاح آمده
یکی کاف لیکن چه اصناف دست | چه اقسام دریا در کوزه است
بیانیه و علیه و وصفیه | نفاجیه و شرطیه و بلکیه
مثالیه و نیز تصغیریه | کدامیه تنفیه تنظیمیه
چو شد کاف را یازده اسم و نام | کنون یای را شرح باید تمام
کدامی خطابیه منسوبیه | چه متکلمیه و چه منظومیه
چه وحدانیه نیز تنکیریه | چه از قسم مصدر چه تحقیریه
چه فاعل چه عظمت چه نفس الکلام | بود عشره و دو یای را جمله نام
سه علم است تا از سر علیه | چه غائیه تاکید به علیه
چه تا با الف آمد اندر نگار | کنون تای فوقانیه بر شمار
چه تانیث و نسبت چه مصدر ازان | چه عظمت چه تصغیر زو شد نشان
ششم واحد و از جمیع هفتمین | کمال سخن در صفت هشتمین
بود چار علت یکی مادیه | چه فعلیه صوریه و غائیه

چهار است خوهای اهلِ صفا   چه خوف و رجا و چه ذکر و رضا
فضائل ز انسان بود خود چهار   سخا عدل و عفت شجاعت شمار
رزایل مضاعف چه بیش و کمی   که اوسط بود در خرد ادمی
اضافت مبنی لامیه و صفیه   بیانیه منسوبیه ذمیه
بود خاص شاهان گیتی کشای   چه صدق و چه عدل و حیا و سخا
چو عشق آیدت از همه بگذری   چه فرمانروای چه فرمان بری
بود عشق برتر ز عقل و ز جان   چو عاشق شدی غیر حق بر مخوان
همه کار عشاق ذکر خدا است   بهر دم بهر لحظه فکر خدا است
نه آنجا است حرف و نه آنجا است خط   نه آنجا است طور و نه آنجا نمط
بجز ذکر و صفش دگر جمله هیچ   بجز شوق و عشقش همه تاب و پیچ
تصاریف از وی خوارق ازو   کرامات از وی شوارق ازو
هو الکافل الذاکرون با النجات   هو الحافظ الواصفون من ممات
ازو قدرت و اقتدار همه   ازو قدر و وقار همه
خداوند پروردگار همه   گنه بخش و آمرزگار همه
خطا پوش و دانای راز همه   نوازنده کارساز همه
همه محدثان را ازو تزکیه   عیونان ازو یافته تصفیه
هو العاشق العاشقون بالیقین   بابیشان ز رحمت سپار و نگین

عطا پوش و پوزش پذیر همه غوامض شناس ضمیر همه

هو الواصف الواصفون والذکور دل ذاکران زو فروزنده نور

معاصی و آثام را صفح زو گل و عنبر و مشک را نفخ زو

ازو غیث والثلج والنادا زو ازو شنشنه ذلب فرصاد زو

زجاج و سنانها و اسیاف زو جوانب مکانها و اطراف زو

قشائب نوادر بهر دور ازو چه ارزق چه بغدادی و جور ازو

زکا و زکارت ازو جمله را ضیا و اضائت ازو جمله را

چه اقفاء الاقفیه والقضی چه خدو چه غبغب عظوم و نفی

جم و جمجمه ازوی دجام ازو چه طوس و چه یزد ازوی دجام ازد

حکایت یکی گفته از اهل هند که در جمله ملت بود دل پسند

یکی روز نفس آمد و چیره شد که هوش و هواس و خرد طیره شد

ز خشم و ز شهوت کشیده سپاه بر آورده رایت ز ماهی بماه

همان بهیم گوپال و ارجن کمان هر گاو کرده ز چالش کران

همه کوه تمثال و عمان شکوه کز از جنبش شان زمین شد ستوه

جناحش ز حرص و هوا و هوس که گیتی ازان یافت ضیق النفس

همه ژاله تیر ز ابر کمان خروشان تر از رعد و شیر ژیان

ز چالش گریبای اقبال مست هر اهی و گاو صد جا شکست

ز آتش که قار دریا برزده	ز رها قواره فواره شده
ز نوک سنانهای الوند ریز	فرو ماند لنگانه گردون تیز
ز توپ و ز سحق هزاران هزار	زبان و تفنگ خود که آرد شمار
ز گرز و زجاج و رماح و سیوف	خور و ماه شد در کسوف و خسوف
ز اسپان غرنده چون نره شیر	زمین بر شد و آسمان گشت زیر
ز سیف و ز صمصام عضب و حسام	همی تافت برق از مطر ظلام
ز تیر و تبر عالمی خون جگر	ز پیچ و هیاتیر گشته بصر
ز طال و ز کرنا و کوس و نفیر	رخ رستمان جهان شد زریر
چه عفریت مست و دیو سپید	بلرزه در افتاد چون شاخ بید
ز ناقوس و از زنگ و ز نگوله ها	خزیدند غولان پیغوله ها
ز الماس سیفان و آهن دراع	ز کوه و ز هامون رمیده سباع
بدانگونه از مقرعه شد طراق	که گفتی بر افتاد فیروزه طاق
ز فیلان چون کوه بسته حصار	برآورد اسپان زگیتی دمار
تگرگی که بارید از بید و برگ	منقب نموده چه بیضه و ترگ
ز آئینه فیل شور و شغب	ز زنگ شتر عالمی در تعب
دهل در خروش آمده رعد وار	شده سامعه از جلاجل نگار
ز ها و ز هو کز یلان سر زده	دم باده شیران بهم برزده

زجوشن ز ترگ و ز برگستوان　　تو گفتی که شد کوه آهن دوان
زجهلش ببین و ز غفلت بسیار　　خروشنده چون سیلی از کوهسار
قلیلی نشان بخشد از اکثرے　　دلیل است خود خفته بر بندرے
بفرقش ز کبر و تکبر کلاه　　که از وی دلش تیره شد کلاه
ز حقد و ز کین جوشنی در برش　　بسر بر ز هون و هوان مغفرش
سلاحش ز بیمهری و خرچکی　　عماری فیلش بدار بدرکی
ز خارا شگافان روئین تنان　　گره بست در دل گردنان
پس آهنگ را در شنائع فعال　　بر آراست دژخیم برگشته فال
ز جور و جفا قلبی آراسته　　ز هر گوشه صد فتنه برخاسته
علاوق سرادل دلاول نقیب　　قبایل ئخ هراول جیانت حریب
سپهبدش بدحسب دنیای دون　　طبیعت شدش موید واژگون
بتاراج ملک دل آمد دلیر　　چنان بر شکار رسد تند شیر
چو زین داستان یافت روح آگهی　　پریشان شد از آفت ناگهی
بمرشد کامل آمد دوان　　که دل شد گرفتار آهرمنان
ز بهر خلاصش کنون چاره چیست　　به بیچارگی چاره گر جز تو کیست
دلش داد و گفت گو که دل سخت باش　　بیاد خدا کوش یک لخت باش
ز مهر و وفا تیغ در دست گیر　　ز عدل و سخا تیر در شست گیر

زصدق و صفا رایتی بر فراز | زعفت سپر و ز حیا درع ساز
بصبر و قناعت بسر نه کلاه | زعقل و شجاعت بپا از سپا
زعجز و نیاز آتشی بر فروز | همه رخت آهر منا نرا بسوز
زبیداری دل بر افراز گرز | بریز اهرمن را فواد سپرز
کمندی بدست آور از عشق حق | که سر بر نه پیچد ازان نه ورق
زتسلیم افراز رایات غول | در آتش فگن نعل دیوان ز هول
کش از حق پرستی بر لغار را | بپا از کن بر نغار را
ز اعمال نیکو پس آهنگ کن | بدل دشمنان را تزلزل فگن
زسنگور چو روح آنچنان دل بیافت | رخ زرد او همچو خورشید تافت
بیاراست صفها بفتح و ظفر | که شد دشمنان را ازان خونجگر
در آمد بناورد گه مرد وار | مخالف شد از هیبتش بیقرار
بگردن در انداخت اوراکمند | بیک حمله سر در کشیدش به بند
سمند چو زینگونه بگرفته شد | سپه را همه روز برگشته شد
همه هم گروهه گریزان شدند | بغرق و برخ خاک پیزان شدند
بنائید سنگور چو روح ان بدید | سر خود ز هفت آسمان بر کشید
ز دیوان تهی یافت اقلیم دل | بگوهر برآراست دیهیم دل
چو دل آنچنان دید بنواختنش | به نزدیک خود جایگه ساختنش

سپردش همه ملک و مال خویش　　که یاد آمدش زاری حال خویش
چو شد روح مختار بین تا چه کرد　　ز دیوان گیتی بر آورد گرد
نخستین بخشم و غضب بنگرید　　مکانش به مهر و ترحم سزید
دگر بار بر شهوتش شد نگاه　　سپردش بعلم و ادب جایگاه
بجای رذائل فضائل نشاند　　چو آمد حمائد ذمائم نماند
قناعت نشانید بر جای آز　　که مرد از قناعت شود بی نیاز
ز بیکینی آمد بدل بغض و کین　　بود صاف دل مرد را بایقین
کجا بود بی صبری و اضطرار　　نشاند اندران جایگه اصطبار
مکان مذبذب به تسلیم داد　　کجا بود خلجان رضا را نهاد
بجای تکبر نیاز آورید　　که خود خاک را خاکساری سزید
معاصی بدل ساخت از اتقا　　مرای نگون شد ز صدق و صفا
بجائ علائق شد آزادگی　　چه آزادگی عالم آبادگی
مکانی که از حب دنیای دون　　پریشان و ویران بد و واژگون
بعشق حقش جمله آباد کرد　　همه ملت و ملک زان شاد کرد
باقلیم ضنت سخا را نشاند　　غبار دلادل به تسکین نشاند
خیالات باطل بدل شد بحق　　نوردیده شد نه فلک را ورق
مکان ستم منزل عدل ساخت　　بهفت آسمان پنج نوبت نواخت

بعفت بدل ساخت حدت خطر ‏ جوان مرد را عفت آمد هنر

شجاعت بپا شد بجای هبوع ‏ کجا کذب شد راستی را شیوع

بخدمت گری شد بدل کاهلی ‏ بود کاهلی مایهٔ جاهلی

چو نفس آنچنان دید احوال را ‏ ندامت کشید و شد انگشت خا

ازان پس همه راه نیکو گرفت ‏ که دید آنچه پنداشتی پس شگفت

شود آخر از نیکوی نفس روح ‏ که شد نیکوی مایهٔ هر فتوح

چو نیکو بود نفس روحش شمار ‏ که مرد از نکوی شود رستگار

چو نفس از نکوی بود بهره ور ‏ شود خشم و شهوت مرا و را هنر

بود شهوتش جاذب کار نیک ‏ که آخر ز نیکی رسد یار نیک

غضب باشدش دفع کار بد ‏ که بدکار را شد همه بار بد

زهی نفس کو روح گردد تمام ‏ خهی روح کو حق را شد غلام

بیا لعل شو خاک بی باک باش ‏ چو خاک است آخر کنون خاک باش

زهی سنگ کو رستگار شد واه واه ‏ که بر حق نماید ازین گونه راه

زهی هر که بخشنده شد بر همه ‏ چو خورشید رخشنده شد بر همه

زهی هر که خدمت کند جمله را ‏ که هر دل بود جلوه گاه خدا

یکی فرقه هندو مسلمان دگر ‏ خدا بین که شد هر دو را چاره گر

ازین هر دو کس هر که حق را گزید ‏ همه قدر و عزت مرادرا سزید

چه برو چه برو چه برهر سه زد — چه دری چه درد چه درهر سه زد
همه وجهت وجهت شطر وطرف — زانوار او کرد کسب شرف
نفاع ازوی ونقع وصفرا ازو — چه زرقا چه خضرا چه حمرا ازو
شسل والفرع زو وعجان ازو — چه افرع چه افرع چه فرعان ازو
چه ضبیعانه زاوی چه ضبعان ازو — عج والتمر زو وسرحان ازو
مسح والثعابین ازو والثعب — چه کرک چه کراکی چه کعب
چه غربان چه اغراب والاغربه — چه کتان والکعات والکعته
ریاض ورباع ومراع وبراع — چه صلیح وچه جنگ وجوع وشباع
صیانت ازوی وسهر والرذاذ زد — چه صهل وچه چیده چه کرب وکرد
ازو اذنبه والذنائب ازو — همه نادرات وغرایب ازو
روا جمله حاجات واوطار زو — همه کار نیکان ازو شد نکو
چه طارق چه تالا ز نعمای او — عرض والدنانیر ز آلای او
کند هر که ابرار را اقتفا — مراد ورا به نیکی پذیرد خدا
هر آنکس که بدرا کند پیروی — نخیزد ز تخم بدی نیکوی
کسی کو قناعت بمقسوم کرد — رهید از همه پیچ وتاب ونورد
زخلو اخویش ادر اسویق حریش — چه لوزینه پیشپش چه خشنیف وحنیش
چه خوخ وسفارج سفاحل ازو — خشتب زد خشنا سفرجل ازو

ازو طلح والخمط والاثل ازو | چه اصل وچه فرع ازوی وصل ازو
جنس اغرم وابشع وایم ازو | چه بحر وچه دریا چه رود وچه جو
چه فلق وچه فلق وفلن هرسه زو | سفیده سحرگه شفق هرسه زد
چه انجم چه شهبان ازو والشهب | چه کعب ازوی رجل زو والرکب
چه فاق وسمین هر دو را صنعتش | بطین وجرین هر دو را حکمتش
چه سخت وچه غطس وچه منحات زو | چه فطیس ومنحت چه منقات زو
چه عصبات ازوی چه عدفات زو | رهوط ازوی وجمله لمات زد
چه خایبک ازوی چه تپک وغلاة | چه فاس وحصبین وچه مرگ وحیات
زملفوظ اهل حقایق شنو | که جانها چو پیدا شد از حکم او
همه صف کشیده بپا آمدند | بر حضرت کبریا آمدند
درین جلوه گر گشت دنیای دون | همه آمدند از هوایش نگون
مگر سهم وهم بجا باز ماند | ازان جمله نه سهم را حق براند
دگر بار فردوس جلوه نمود | دل جمله نعمای جنت ربود
مگر قسط عاشر پی افشرد سخت | نه انساط را گشت جان لخت لخت
سوئم بار دوزخ نمودار شد | دل جمله ترسنده از نار شد
ازان جمله هم وهمی قسم ماند | که جز عشق حق حرف دیگر نخواند
چو عشق آمد از ترس وامید دور | چه خوف ورجا وچه اندوه وسور

ندانند عشاق حق غیر ذکر | چه رنج و چه راحت چه عقل و چه فکر
بجز ذکر حق نیست مقصود شان | ز یکحرف هشتم تا ره هم بود شان
چه غدده زکی دالز کایا ازد | قصص و الرموز و حکایا ازد
حجی حجر و الباب زد و النهی | ترنج ازوی و سیب و ناروهی
چه عزم خرام و خرام و خرم مکنش | حضب و الحطب هر دو از صنعتش
سلاح و تنافذ زخار آفرید | زنار از کرم مهرومار آفرید
چه ریوه چه ربو در ماده ازد | بجول و در ماد و د غاده ازد
چه قرق و طخان ازوی و ملح ازد | مروق ازوی و حرب و الصلح زد
ارز از وی ارزی و الار زند | چه مرق و طحان و فلو و چه پور
اها ضبیب و اهضاب و الهضب زد | سیر و الحضالات را مذب زد
حروفی که جارست هفتده بود | بنشند فصحا ز روی خرد
ند و مند جهنی الی با و تا | خلا کاف و لام و من و عن عدا
فی و رب و حاشا و واو و علی | مکر ربود ربه و ربما
رباط استوره و الاساد ازد | خلاخل ربوط و محاقر ازد
شواط ازوی د مارج و لهب زد | لهوب ازوی الهاب و الذهب زد
رماد ازوی و حذره و الصحم زد | ازو دری و اختر و نجم ازو
عجین و نخاله و خشق و ادام | چه قند و چه شکر چه یغما تمام

موبز از وی دمن زو والصرات زفضلش همه عاصیان را نجات
زکو از وی ثلمه و کرنه زو نصف وحمار از وی وطلبه زو
احلح وتصنو ملح و عذب زو باکو دکان زمین هذب زو
اصف از وی دحوح زو والترب بهم موسمی زو شمار و قطیت
از و محض و الکربزه و المجبض فلک را بلندی زمین را حضیض
قدید از وی وثوب زرین ازد عبا زو قبای نگارین از و
قصبید از وی دریر والسمر زو چه اثمار از وی چه ازهار زو
لبن از وی ولبن و اللبن زد لبن زو والبان و اللبن زد
زد اکرعان والاکارع از و چه مرد سهیم واکارع از و
کردع وکراع ومرافع از و چه انجم چه شهبان بساطع از و
از وخل والحانیه والشهید ابا های شیرین غذا ها لذیذ
چه عجف وچه عجفه چه مهزدل زو صحیح البدن زو ومعلول زو
عجاف از وی دماع دد الهدان عطاس وهزال وحرام وجبان
هواع وهیوعت چه اسهال زو از و امتلا جذب والحال زو
هبوع از وی وزهره شیر زو بدن از وی وجائع وسمیر از و
خدام ونغر و اللجام و عنان چه سرح ورکاب چه رمح وسنان
حکایت سمر گشته در روم و زنگ که در جستجوی خلائق بکنگ

یکی مرد را از سخاوت علم
بخواهندگان داد گنج و درم

زفیل و شتر آنچه نتوان شمرد
ز اسپان و گاوان بسی بخش کرد

بسی اقمشه داد و زرین لباس
زهر جنس کان نائد اندر قیاس

جواهر نه چندانکه آن راه دبیر
تواند حصا کردن اندر ضمیر

تهی ساخت مخزن زسیم و ز زر
چه انبار اطلس چه گنج و گهر

درین در میان بود مردانه
ز دولت همه سال بیگانه

زدی گاه و قوتش فرا آمدی
چو از معده اش حد نوا آمدی

دران روز او زار خود بخش کرد
که چیزی نبودش ز سرخ و ز زرد

خلائق چو زانجا پراگنده شد
برو سایهٔ ابر افگنده شد

گمان برد خلقی بران مرد راد
که از فضل حق سایه بروی فتاد

جوان مرد بگذشت زانجایگاه
بدان سایه را خود هماں پایگاه

دگر جمله جمعی گذشتند باز
مگر ماند بیچاره بی برگ و ساز

بجا ماند سایه بفرقش ز ابر
که آمد ز برگ و ساز بیش صبر

همه بید خوانان بجا آمدند
ابر رای فرمان روا آمدند

بگفتند شه گرچه بسیار داد
سخی آن کسے شد که در کار داد

نبودش جز او زار در ملک هیچ
چو دادان نماندش بجز تاب و پیچ

سخایش بدرگاه حق شد قبول
سخی خود ندارد فروع و اصول

سخاوت اگر مور یک دانه کرد   به از آنکه صد گنج ویرانه کرد
چو وصف سخی تا باینجا رسید   ز جواد باید سخن گسترید
که جواد شد از سخی برترین   کند وصف او خود جهان آفرین
که گر هیچ موجود نبود ورا   کند قرض بخشد بخلق خدا
توکل کند بر خداوند سخت   ز عسرت دلش گر بود لخت لخت
ولیکن بشرطیکه بهرِ خدا   نه از بهر ناموس و نام و ریا
چنین جود را حق پسندد ز فضل   کند بروی الطاف آخر بدل
همه قرض جواد گردد ادا   دگر بیشتر بخشد اورا خدا
بدنیا و عقبی ست زینگونه مرد   خدائش نگهبان شد از هر نورد
موحد کسی کش بحق اتکاست   بجز حق همه چیز زود در فناست
بقا آن کسی را که با حق بود   شهنشاهی دایم اورا سزد
چه شاهی که رو باشدش در فنا   شه آن شد که با حق بود دایما
هو القادر صانع کائنات   ازو قسمت و روزی ممکنات
نه اورا فنا و نه اورا زوال   کند ایمنش حق ز رنج و نکال
رغیف ارغفه رغف رغفان ازو   غذاهای شیرین و الوان ازو
جدا وی جدی اجدی از قدرتش   چه جدی بنات النعش صنعتش
چه دوبه ازو و العنق و العناق   باصحاب ضنت ز مهرش عناق

اقاطیع و انقطاع و الانقطعان — که جمع الجمع شد اقاطیع ازان
چه صان و چه صائین چه صانه زد — چه عصر و چه دهره و زمانه ازد
نسور ازدی و النسر و تره ازد — چه کرکس چه کرکس ازو ضفره زد
چه واقع چه طائر ازو هر دو نسر — چه ماه و چه خورشید زو هر دو نشر
ازو بذل انوار جود و کرم — بهر ظلم و داح و المد لهم
چه نصر و چه نصرو چه انصار زد — چه بیع و شرا و چه بازار زد
فضا و سواد و وجوهات زد — باهل محاسن مثوبات زد
بذن ازدی و باسلان هم ازد — شجاعان ازو و عدلان ازد
چه طیران چه طیروت چه طیر زد — همه نیکی و بر و الخیر ازد
چه ذهن و چه ذهنی و ابی الونا — چه روز و شب و الزوال الضحیٰ
چه غمر و چه غمر و غمر هر سه زد — چه بدر و هلال و قمر هر سه زد
چه نجم و نجوم ازدی و نجمه زد — چه ابر و چه باران ازو دحله زد
چه نجم الشتاء نجمة الصیف زد — شهاب و هی رمح و السیف زد
چه تلقا چه تقهان تفقی و تفقنا — چه لقی و چه مصئون قرار قرا
چه قال و مقال و چه مقوال زد — به نیکی سگالان بکو خالل ازد
چه شهد و چه شکر چه سرکه ازد — گلاب ازدی و قند صعره ازد
چه لاغ و لداغ ازدی ولادغون — چه ریع و ریاع ازدی رائعون

بلاغ و بلوغ و بلاغت ازو　　خلل ها باهل فصاحت ازو
ازو قفدری و الشواط دنثواه　　چره و الجباری سفید و سیاه
ازو وحدت اسلحه و الطفار　　فلک دایر و ارض زو برقرار
چه خلب و خلابه چه مخلب ازو　　عقابین فولاد مجلب ازو
وشل و عذق سلسل وشمل زو　　علل عجه و عبل و الضحل زو
نجی و رسیل و همه نام او　　چه جن و چه انس و ملک ام او
نذی بجبیل ازوی اندر بوار　　باهل حیا فضل او سازگار
یکی حرف فرمود ست گو ریکی　　یکی دیکی دیکی سهی شکی
یکی خوان بهر ملت و دین که باش　　یکی دان بهر لبس و آئین که باش
هجوع و تهاجع ز اسرار او　　چه سهر و سهاد و سهر کار او
همم و العظاریف را قدر زو　　بارباب ورع و صفا صدر زو
چه غنیم و چه اغنام زو و التغنم　　چه غنین و غنومت نعم و النعیم
دو معبر چه مفتوح و مکسور زو　　غنا هر دو ممدود و مقصور زو
چه حد و چه حد و چه کنظ و کظا　　چه پیدا چه پنهان چه کشف و غطا
سر از وی و اسره زو و الخیام　　چه آئینه در وی چه تیغ و چه جام
معرعی و رعیان ازو و الرعا　　چه رعی و چه مرعی رعی و الکلا
کلول و کلال و کلاله ازو　　چه قوس القزح زو چه هاله ازو

زہر گونہ نغم و عطش دفع زو زہر نحو سوز و طپش رفع زو
چہ قطن و قطون و فطن ہر سہ زو چہ قاطن چہ فطنہ فطن ہر سہ زو
چہ صاف و چہ صائف چہ اصواف زو چہ صوف و چہ صیوف و الاصواف زو
چہ کیزان چہ کوزہ چہ اکواز زو چہ بہری چہ طغرل چہ شہباز زو
قصاع و قصع از وی و اکتیاز چہ غنج و دلال نگاران چہ ناز
چہ لفت و لفت نقل و نقول رباع و مضارع خروج و دخول
کداس از وی و نیز اکداس زو بعیران بثیران و افراس زو
چہ ربیع و چہ رایع چہ کدس و کدس چہ خرمہ چہ خرمہ چہ عذب و چہ فرس
چہ حزم و چہ حزم چہ صعب و ذنیب چہ الف چہ الفہ الف و الصواب
ہبوط از وی و انہاک و شرف چہ ہدم و چہ لعر و چہ خال و الف
چہ سین و چہ سن از دی و سن ازد چہ منت چہ من از دی و من ازد
چہ جلد و چہ جلد و جلد ہر سہ زو چہ قسم و رباد و رند ہر سہ زو
چہ اخط و خطوط و چہ اخطار زو نصیبات و اجداد و احداز زو
چہ عدو و عداوت چہ عدوان ازد چہ اعدای اعدی و عدوان ازد
چہ لبس و چہ لباس و چہ لنس و لہوس چہ رام مطیع و حرون و شموس
چہ قط و صبون و ستورہ ازد سفتور از دی و چہ ستورہ ازد
چہ ہر و چہ ہرہ و داہر چہ طلح و چہ حمط و کنار و شمر

حنا ظل کلیب و اکالیب زو | چه مغلوب از وی چه غالب ازو
چه درو چه دره ازو فیل زو | چه فرسخ چه فرسنگ زو میل زو
چه اکلب چه کلب و کلب هرسه زو | رمل و نمل رحل الکلب هرسه زو
چه بیدودت وسودت مملکت | چه ملکت چه ملک ازوی منقبت
چه اخواف ازوی چه اخوانی و | چه آبندگان وچه اسلاف زو
چه خیک و چنگ هر دو از قدرتش | تباه و خنک هر دو از قدرتش
چه انسی چه انسانه و انسیت | چه انسی چه وحشت چه انسانیت
ذوی الارتشاد ایما خوار زو | باهل الدیانت فرح بار زو
چه پست و چه بالا چه وسط و وسط | چه موق و چه ماق و چه نیخ و نمط
چه صبح و چه اصبع ازو شبر زو | چه مام و چه باب ازوی وظیر زو
ارباب اصحاب افراه و نتیه | ازو خواری و ذل و نهیان تیه
چه دم والدما والدمی والدی | چه قلس و چه قیح و عنا و غنی
چه دار السلام و چه دار العدن | چه بیت العماد و چه بیت الحزن
چه لوغ و لداغ ازوی و مهره زو | چه کیوان چه بهرام زو زهره زو
اهل الدول و الارامل ازو | چه اشراف ازوی اراذل ازو
بعرت مکر و غرایب چه خوش | بخائب چه خوش و النجایب چه خوش
ازو سیم و لشتوی و اشتنیه | چه قسط و سناد الاولی اجنحه

چه خصم و چه خصم و خصم هر سه زو   چه نکل و نکل و الخصم هر سه زد
الی و نطی هردو از وی جری   رخ اهل طاعت ز فضلش سعی
چه حدث و چه کطت چه بعدت ازد   خدا ها بارباب شرت ازو
چه غی و غوایت چه غاو غوی   ز برکات نامش بذل باالهدی
مضاریب از وی مزاریب و   مازیب مثل و مازیب زد
چه ند از دی و انداد الا ندیه   شحو زو شجر سحر و المزرعه
ندی هردو ممدود مقصور زو   چه قیصر چه خاقان چه فغفور زد
چه صبر و چه صبر و صبر هر سه زد   چه زی و زی و سر و سر هر سه زو
چه کسوت کساز و کسی هر سه زو   باهل کرم زو چه کسوت بکو
باهل عنا سکرة الموت زو   سکور از وی و حرف و الصوت زد
سغوب از وی و سغب السغبة زد   نجات و خلاص از وی و نسخه زد
چه فزع و چه هیب و جل دور ازو   حذر و القلق هردو مسرور زو
چه ارض و سما ز و فزع و الوجل   چه کان و چه دریا ز جود ش خجل
سفن بسته زو ماهیان را ورق   گذارنده زو حذر را ورق
ز کهنش چه انسی چه جان در سدد   ز فرش چه طبر و چه بر پر حذر
حذر از وی اعضای ناپاک را   سدر زو متقیان افلاک را
از و سعن ارباب الحاد را   خلاع و کرم از وی امجاد را

حضر و السلم دو سجین جمله زو — چه خذلان فرح و الحزین جمله زد

وضب و الالم و الجوی دفع زد — زهر گونه سقم و بلا رنج زد

فرح از وی اصحاب انصاف را — هران زو اراجیف و اجلاف را

سفن و الخضر هرد دز اسرار او — بفرحین همه خزن از کار او

سمیح و السمیع و سماحت ازو — کمال و بلاغ و بلاغت ازو

چه فجن و چه و باجه و چه فرع و چه قند — چه قوم و چه ثوم و چه جان و جسد

چه قتا چه سبق و جذر هر سه زو — خروزه خرازه سفرو و الخضر

چه صعصف چه قاع و چه شاه جذر — چه نخلع و سمع بصر هر سه زو

اثاث و متاع از وی و متعه زو — چه خسر و خسارت ازو نفع زو

چه کبر و صغر و الصغر و الصغار — چه خورد و بزرگ و چه ذل و وقار

ازو صاعرون و الذلیلان ازو — ازو خرد سالان کبیران ازو

حمیمان و ارکان قریبان ازو — محبان خلیلان حبیبان ازو

چه ابنای از وی عشایر ازو — ازو راحله و الذخائر ازو

حبور و بجاریر و احبار زو — اقا بین جهیا و جل نار ازو

ذنب و الذنابی و اذناب زو — بوا ماندگان فتح ابواب زو

کرم زو با هل حبیا و خضر — بنا شر گمینان سراپا خطر

باهل النصح و النصاح و بکا — بجی اندوی اندر سکام و عنا

همه عزت ازوی رضاجوی را — هزاران فرح مرد خوشخوی را

بنبیذ التمر را عندوبت ازو — چه درکات ازوی مثوبت ازو

چه ضحب و چه ضحبان ازو والقحاب — مطر ازوی و برق ازو والسحاب

چه غیض و فرایش ازو ابکه ازو — چه عابه ازو ابک زو ابکه زو

عبول ازوی و عراز و عزن ازو — چه ماه و چه سال ازوی قرن زو

چه جل الرجل و الجل والنعال — چه جمال و اجمل ازو والجمال

چه سکر و چه سکر و سکر هر سه زو — چه شهد و چه شیر و شکر هر سه زو

او اکل ازو والروا قع ازو — مرائع ازو و المزارع ازو

چه فرق و چه فرقان چه فرق و چه فرق — چه خد و چه عارض سیما چه فرق

اقادم اقاویم و اقوام زو — چه افکار ازوی چه اوهام زو

فرق و الفرق و المعاشر ازو — عوالی معالی مفاخر ازو

چه شکوی چه شکیه شکوه شکات — باصحاب تنویل و النهیات

بارباب خدع و خدیعت همه — همه خدعت ازوی فضیحت همه

مطاب و مطابا ازو مطیه زد — شری و الشری زو مطبه زو

ستبین ازوی و قحط زو و الغلا — جراب ازوی املا شبین عذا

من الطاقة حرب و الاحربه — پر از توشه و زاد و الراحله

چه ددی و چه ددیه ازو والودی — چه بیداد و مدوی و چه سبیی

چہ لوب و الاب و الابات زد | جرون و جرا جرجرات زد
فیانی و فلوان از و و الفلی | باہل الذکا من فضائلش جلی
باہل العر و اجنحہ و السمار | ہمہ خواری و ذل انجام کار
چہ خرہ چہ لوبت چہ رائت از و | چہ معمورہ از وی خرابیت از د
چہ قمہ چہ سوتہ فلات و فلا | چہ مرگ و حیات و فنا و بقا
از و مہنی اسطورہ و افسانہ ہا | از و گنج مدفون بویرانہ ہا
کرہ از وی لجن و صولجان | چہ غیبا چہ عین از وی چو دران
مجاجن کراہ از وی و مجنات | چہ ملا و خلا از وی و محنات
تراغین خرائر فریات زد | ہمہ منسکرا نزاعو یصات زد
چہ نصف و نصافہ نصوف و النصاف | چہ شطر و شطارت چہ ہدن و مصاف
چہ خرو چہ خرا اخرا ہر سہ زد | چہ شاہ حرور و عبن ہر سہ زد
مفا سبید ر انکل و تادیب زد | چہ طوق و چہ غل و چہ تخریب نے و
غمص عمرہ لغزہ زد لا ننناع | ز فضلش بمتفرقین اجتماع
چہ زری و ضرب و البیین و النمر | چہ تجمیع و حسان و د فور و د فر
چطرم از وی و طور از و و العلم | چہ نقد و چہ نسیہ چہ لوح و قلم
ہنان و العلم و السنان ہر سہ | چہ کام و دہان و زبان ہر سہ زد
چہ عمری کہ بی یاد او شد مجان | چہ مال بخیلان کہ شد رایگان

شراع از وی و فلک و الجاریہ زفہرش باہل الفرح ہادیہ
چہ باد مخالف چہ شرطہ از و چہ موج و چہ بحر و چہ ورطہ از و
چہ لوح و چہ لوح و لواح و لواح سکاک و سکاک و صلاح و فلاح
معارج مسالیم زو والعروج فلک و الفلال اختران و البروج
چہ شیخ و شموخ و شوامخ از و چہ فلک و چہ فلک و برازخ از و
حمل از وی و حمل واالحمل زو تراب از وی و طین و الرمل زو
چہ و قرار از وی وقر زو و الوقار سفینہ از و سفن زو و الدمار
چہ فلک و چہ فلاک و فلک ہر سہ زو چہ دیو و چہ مردم ملک ہر سہ زو
چہ ملکہ چہ ملاک و ملک ہر سہ زو چہ عقد از وی و عقد و الملک زو
چہ ابرزم و اتفاق و متانت از و یا ارباب ایقان اعانت از و
چہ ظہر و چہ ظہرت از و و الظہور چہ آس و مدر انتشار و نشور
نبیذ گوارا و راوق از و چہ تاک از وی و نخل باسبق از و
ذلا زو اذلہ از و نجلہ زشان شہر و بازار پر مشعلہ
چہ سکر و چہ سکران چہ سکری از و سکور و سکر زو و سکری از و
عبور سفین و سفاین از و مخازن خزائن و دفاین از و
چہ بیضا چہ یخ از وی و جاریہ چہ شرق و چہ عشق از وی جاذبہ
چہ جسمان چہ اشخاص از و و الشخوص چہ جسمان شخاصت از و و الشخوص

چه بدن و بدانت چه حو دیدیه زو　　فتن والفطانت ازو سدیه زو
چه حو یا چه جسما ازو والبدن　　چه ظاهر علانیه زد والبطن
بارباب دل و ذلولان همه　　ز لطف و نوابش فیضان همه
چه مطموره ازوی چه زاهد ازو　　چه عشق و چه عاشق چه شاهد ازو
چه وجاد چه وجدان چه واجد ازو　　چه مسجود ازوی چه ساجد ازو
کرم گستران جمله دلشاد ازو　　صفا باطنان خانه آباد زو
به بضفت پژدهان همه نور زو　　چه شادان چه فرحان چه مسرور زو
بفر خنده خویان چه افضال زو　　نکو سیرتان فرخ اقبال زو
چه درج و دها جت چه هاج زد　　چه تخت و نگین ازوی و تاج زو
ازو بالاهالی التناهل همه　　عطل والعطول و تعطل همه
نه ازوی قنوط و نه حرمان و یاس　　چه دانستن ازوی چه علم چه هاس
بشر را سه قسم آمد اندر کتاب　　که اهل خرد شد مر ورا خطاب
یکی عبد همت دوم عبد طبع　　سویم عبد درهم نه ترسد ز خمع
نخستین چو همت گمارد بلند　　و نا نیرو درهم ندارد به بند
کشد رنج هم راحت دیگران　　نهد گنج در ساحت دیگران
به بینیش چه ملک و چه دولت چه جاه　　به چشمش چه دیهیم و تاج و کلاه
دوم خویشتن دار و تن پروری　　که غافل بود از غم دیگرے

پسند د ہمہ نام و ناموس خویش نوازد بہفتم فلک کوس خویش
اگر زر بہ بخشند ہم از بہر خویش چو مہ کرد رخشند ہم از بہر خویش
سوم بندہ زر کہ ناموس و نام فروشند بدست اراجیف عام
زعیش ز عشرت بود بی خبر شب و روز میلش بود جمع زر
نخورد و نپوشید کس را نداد چنین مرد نامرد مادر چہ زاد
چہ ماس و چہ بیش از وی بوس زد چہ بوس و چہ بائس چہ ناقوس زد
چہ قیلولہ از وی چہ عیلولہ زد چہ نوم و نیالہ چہ قیلولہ زد
مخاتیم و رتل و مکائیل زد چہ ربط و رکوز و سراویل زد
جفا پیشگان را از و ہر و حرب چہ جلد و چہ عصو چہ ارباق و ضرب
چہ ضربان چہ مضرب چہ مضراب زد چہ مضرب ضراب و مضراب زد
چہ جلد و چہ جلد و جلد ہر سہ زد جلود و خلود و خلد ہر سہ زد
چہ مجلود از وی جلاوت از و باہل عبادت سعادت از و
رز و میک و العرف والعرف زد باہل الا بابسح والصدف زد
باصحاب طغیان غشادہ از و چہ جلد و چہ حرب و ہرادہ از و
چہ حرفہ چہ بیشہ از و حرف از و چہ نخبی چہ حشو از وی و حرفہ از و
بطاعت پذیران ہمہ نصر زو ہمہ راحت و روح والبر از و
چہ رجل و چہ رجل و رجل ہر سہ زد چہ خاد چہ چین و چکل ہر سہ زد

چه دانان چه نادان چه میهمان ازو   چه صالح چه اوباش و حیران ازو
شهانرا چه فر و چه اقبال زو   چه جاه و چه عظمت چه اجلال زو
صفور و چه اطلس ستبر بار زو   چه سیم و چه گوهر بانبار زو
جواهر من و زر بخروار زو   چه عنبر زوی مشک تاتار ازو
رطب و الفسون و العرا زوی همه   چه یخ و چه بارد چه برازوی همه
چه سلا چه لسه ازو والخیل   چه مصباح ازوی چه ریت و قیل
چه شیب و شباب ازوی و شیب زو   چه طور و چه دست ازوی و شباب زو
جنین و ولد ازوی و نسل ازو   پسر خوانده زه را ده و کل زو
چه عود و چه صبح و چه قانون ازو   شواظ و فرس رود نار و ون ازو
چه اربل سفره چه لشکر ده زو   چه شگفته ازوی چه پژمرده زو
چه غار و غدیو چه مخده ازو   چه خط و سواد و چه املا ازو
چه نیا یا بنا یا ازو   چه مضوالامور و قضایا ازو
ازو پاک هر جنس و نجس و پلید   ازو صاف هر گنده و هر پلید
چه قفش و چه نسخان چه نسخین ازو   اساکفه ازو والنا خین ازو
چه فین و چه اشکاف اشکوف زو   چه رحس و رحس هر دو معروف زو
فرس ازوی و بال و اهب زو   چه خریره الهلبه و الهلب زو
ز قهرش بطاعین و اهل الدما   چه جرس و چه جسریه و الانبلا

بطاعت گران از قضایش اماں زآفات واثقال ہر دو جہان
چہ شکر وچہ شکر و شکر ہر سہ زو چہ کین وچہ فرح وحسر ہر سہ زو
ہیل والنکل والمہاہل از و الوزا مار وس معامل ازو
چہ عانات خصیان حصی والخصا چہ سرہ چہ نغرہ فرح زد دوا
چہ رماعہ والشرب زوالفلس چہ چاہ زنخدان چہ پیش وچہ بس
چہ شعر وچہ شعر وچہ شعرہ ازو چہ اشتر چہ نخنہ چہ ابرہ ازو
نہج والجدہ وقصد ومنہاج زو چہ تیہو چہ کبک وچہ دراج ازد
بہرہاتک وبہرہ مندوازو ہمہ ذل وذلت بہر شہر وکو
چہ فردوفراد وچہ فردہ ازو چہ معدہ چہ رودہ چہ گردہ ازو
ہوان زوبارباب زرق وریا چہ ہون زوباصحاب صدق وصفا
چہ مرد وچہ مرد وچہ رودض ازو چہ مرغ وچہ بیضہ چہ ابیض ازو
چہ قصدہ قصا وقضع ہرسہ زو دماغ وبصر والسمع ہرسہ زو
چہ ضرع وچہ اضراع ازصنعتش بارباب ضرع ازکرم خلعتش
کسی کا سنکانت شود کار زو بود رحمتش وابمایار او
باہل ضراع والتضرع ہمہ ازانعام وفیضش تمتع ہمہ
ذوی الا بہتال وضراعت ہمہ ازدیافتہ راح وراحت ہمہ
صنام ازوی دحسن وزیب وجمال قسامہ بود زونکو ہبیدہ حال

باہل القسم و الحلف و الیمین
چہ نفرین زد ادار جان آفرین
بہ پرہیزگاران چہ رحمت ازو
چہ دولت چہ جاہ و چہ نعمت ازو
باہل زخارف ازو دہا
ہمہ سال ہا سال اندر عنا
چہ حلف و چہ محلوف مملوع ازو
ہمہ علت و رنج عد فوع ازو
ازو بید و انجیل و الا جلفہ
چہ جلفا چہ جلفا چہ استخلفہ
ضیاوت ہمہ ذاکران را ازو
تفضل ہمہ مادحان را ازو
باہل ہنر از فضایلش ذمام
ازو فلسفہ دائما شاد کام
ازو نیکوان غیظ را کاظمین
بعافین عن الناس زد آفرین
فرد و فرد و الفرد ہر سہ زد
چہ فردان چہ انجات در دہر سہ زد
نہ کس را قنط ازوی و نے قناط
جہت شش ز نورش ہر دو بہ باط
نکو ہنگر اہل کار نکو
چہ عاطل عطل و المعطل ازو
چہ اشراق لمعان چہ اشراق زو
چہ سم الحسن زو چہ تریاق زد
چہ بر سر جنس و الجنس ہر سہ زد
چہ فعل و چہ قول و کنش ہر سہ زد
چہ حدس و چہ شعر و چہ و چہ فقف
چہ علم و وقوف و چہ خلخال وقف
عمار ہگس علت آور ازو
غنا و سما او خ پرور ازو
چہ علم و چہ علم و علم ہر سہ زد
چہ لوح و چہ لفظ و قلم ہر سہ زد
ازو دفع عز و غمارت ہمہ
چہ دست و چہ با د اشارت ہمہ

چہ کرم و کرم ہر دو از لطف او　　چہ نعم و نعم ہر دو از لطف او
چہ شعر و شعور و ربیت از و　　چہ نصفت چہ عدل و سوبیت از و
چہ شعر و چہ شعر از وی امصار زو　　چہ تعمیر و لدت و اقطار زو
فہم و الفہیم از وی و فہم زو　　چہ فہامہ علامہ زو فہم زو
دو چیز است کان علت آرد درد　　چہ سردی بگرما و گرمی بسرد
چہ قحط السما و چہ غمر السّما　　از و اورد اختلال و ملا
وبا از وی اندر جہان از زنا　　کہ خیزد ز ظلم و زنا ابتلا
از و مبدل آخر بہ یسر و یسار　　چہ عیلہ چہ فقر و چہ عسر و عسار
قیہم و قیہمہ از و فارہ زو　　چہ موشک چہ حنظل از و فارہ زو
بارباب حق ویزہ و الطعن　　چہ اختہ چہ صفتہ از و دالصفن
حسود و حقود از وی اندر نکال　　صفا باطنان دایم آسودہ حال
چہ قدران قادر و چہ قدرت از و　　الی سلا الو دالوت از و
باہل اطاعت وسعت از و　　بایان چہ فضح و فضیحت از و
چہ الکنان و کنان و الاکنہ زو　　غطوا غطبہ و الخبیہ زو
چہ ضرہ المقر زو باصحاب الو　　بمنتورعان غرت و قادر الو
بہ نیکان ز فضلش الی و الا　　بہ بدکارگان ز و ضرا و البلا
چہ کظ و غرکمہ چہ حلہ سبام　　بدایع برد از صنائع تمام

چه همت بلند و فتوت ازو　　چه بذل و سخا و مروت ازو
ذلیبر ازو عبیر دالا کاف　　چه افشار مقصود چه سرح و غلاف
چه خود پالهنگ و چه مخلات زو　　چه ام الدماغ و چه مشکواه زو
چه حمد و چه حمار و حماد هر سه زد　　چه دیو و چه دام و چه در هر سه زد
چه جاد ازوی جمادات زو　　با صحاب نیکی سعادت ازو
چه اطباق ازوی فتوحات زد　　رحا لیف دکاکان و کوکات زد
باهل جمود آخر ازوی هوان　　کر بیان ازو جاودان شاد جان
جم و جمجمه ازوی و جام ازد　　چه طوس و چه یزد ازوی و جام زد
چه طلق و چه طبق و طلق هر سه زد　　طلاق و طلوق و طلق هر سه زد
عوازن ازو دایم اندر هوان　　ز فضلش همه سال خوش باسلان
چه شیه و سبه و الشبه هر سه زد　　چه و نباله موق مژه هر سه زد
چه کورد چه کورد چه کر هر سه زد　　چه شیر و چه گرگ و چه کره هر سه زد
چه اثنفیر ازوی چه طنجیر ازد　　چه لفظ ازوی و چه شمبگیر ازد
چه دفو چه دف و چه دف هر سه زد　　چه برد و چه تیر و حف هر سه زد
چه وضع و چه وضع وضع هر سه زو　　چه طره علق و القصع هر سه زد
چه سید و چه سیده سمع هر سه زد　　سمیع و سملع و سمع هر سه زد
چه برد و برید و چه برده ازد　　چه برد و برود و چه برده ازو

زکنہش کہ داند خود امنوذ جی   از وصفش کہ خواند خود امنوذ جی

نیامد نورش اگر بذر تے   زند مرغش ہمہ مغرب مشرقے

چہ چشمی کہ بیند جمال ورا   چہ جانے کہ جوید وصال ورا

چہ فارس چہ فرس فرس ہر سہ زو   چہ نفس و نقیس و نفس ہر سہ زد

چہ نیران چہ نور ازوی و نور زو   چہ طبلہ چہ طبل و چہ سنور ازو

کش وکاشتہ سلحفہ ہر سہ زد   چہ کال و عدس خردلہ ہر سہ زد

چہ ذلق و چہ ذلق و ذلق ہر سہ زو   چہ جبہہ وحکا و فرق ہر سہ زد

چہ فلکہ چہ فلک و فلک ہر سہ زد   چہ خفی و چہ چغد و دلہ ہر سہ زو

چہ ضیب و چہ ضیبہ چہ صہب ہر سہ زو   چہ نعم و چہ نعم و نعم ہر سہ زو

سروع زمین وحسارہ ازو   چہ فور و چہ خور و چہ فارہ ازو

چہ دفود فا و دفا و وفات   چہ دفواد دفاوت چہ حٹ دمات

چہ مرق و مروق و مرق ہر سہ زد   چہ طبلق و چہ طبق وطبق ہر سہ زد

جہت ازوی و جہت زو و الجاہ   چہ فارق چہ فارق چہ مہر و چہ ماہ

سہیل و سہا ازوی و جبہ زو   بکر و بیان از کرم سجہ زد

چہ لفظ و لفیظ و چہ لفظہ ازو   چہ پرکاز ازوی چہ نقطہ ازو

باصحاب صنعت چہ جبہ ازو   سخیان ہمہ سال حبہ ازو

چہ باغ و ایلغ و چہ مل ہر سہ زو   چہ سرو نگار و چہ گل ہر سہ زو

حموم و حمام ازدی د جمع ازو	چه دمع و عساق د الدم ازو
چه خرص و خیاض و چه بیع و ثرا	چه عیل و صدر د الرقوم و ثرا
چه قرو چه قرو چه قر هر سه زو	چه سر چه سریه و چه سر هر سه زد
چه حور و چه حور و چه هور هر سه زد	چه لعل و زمرد چه در هر سه زو
چه عرد چه ادره چه صدری چه باد	شود زایل از نام رب العباد
ازو سرحجه والسدری مندفع	ز هر گونه رنج و بلا مندفع

چه حر حر حره و چه حره هر سه زو	چه جر جره چه خره و چه حره هر سه زو
ازو معرفه مرجل و مغرفه	همه اغذیه ادویه اشربه
چه جان و جنان و جناں هر سه زد	چه عقل و چه جسم و چه جان هر سه زو
چه سیار و غوار ابطال زو	چه ماهی چه غربال و غربال زو
تلخص تو حرچه حازنت ازو	که تطویل و طول و اطالت ازو
ملخص موخر ازو و الوخبیر	طویل و مطول ازو و الفقیر
اما او هیاز و بود بر دوام	که بودست و هست و بود بر دوام
چه رحله چه رحله چه رحله ازو	چه حرف و چه حرفه چه حرقه ازو
چه صبع و صبح و صبع هر سه زد	چه دفو و چه حرو سمع هر سه زد
چه کی و چه کای چه کایین چه کا	کثیر و بشیر ازدی و هوش را
چه نعم و چه نغم و نعم هر سه زو	چه وام و چه دام و درم هر سه زو

چه نقابه حنق فرخ در حله زو | چه بحر و چه نهر ازدی و دجله زو
چه تخت و چه تخت و بخت هر سه زو | چه تحت و چه بحت شفت هر سه زو
زمین و زمی و آمین هر سه زو | خبرین و خزین و حزین هر سه زو
عرین و عرین و عرین هر سه زو | چه غزنین چه غور و غلین هر سه زو
چه بنیه چه بنیان چه اساس ازو | شرف والحصر زو و عساس ازو
چه قصد و چه قصاد و قصد هر سه زو | چه اسیل چه سیل و و تد هر سه زو
چه بدیع و بدعه و بدیع و قدیم | چه پاره چه دبریه نغم و نعیم
چه حلمه جلیل و چه حسب چه و جل | چه عره چه صعره چه شربت چه جل
چه نحو اسحل همه صنعتش | خط محور و استوا قدرتش
اضطرلاب دوری و زیج و رصد | که آئینه و جام و فهم و خرد
چه خدمان چه خدم و چه حدم و اس | چه شاه و وزیر و سپاه و عسس
کفا و کفا و کفو هر سه زو | سما و سما و و فو هر سه زو
مثول امثله و التماثیل ازو | چه خف و القطاب سراویل زو
چه شل و چه شل و مثل هر سه زو | چه طلق و شری والوحل هر سه زو
چه شبه و شبه و الشبیه و مثال | بود دور صد فرسخ از ذوالجلال
چه جوز و جواز و چه اجواز زو | چه خور و حیاز و چه الوار زو
چه لوره چه حوره محاره ازو | سرط سرط ازوی ملازه ازو

چہ عج و چہ عجہ عجاجہ ازو — ازو سنگ خارا قرابہ ازد
چہ سید و چہ سادات زو دلبنو — سیاد و سود والقیام وقعود
چہ راس و ہام و جلاجل ازد — چہ زمزم ازو والجلاجل ازد
جبا دور باف و مہارج ازو — چہ لہب و شواظ و چہ مارج ازو
بدنیا از وضیف ہر زندہ — ہمہ نیکوان پیشش ار زندہ
نکورای راز و ہمہ کار نیک — کہ آید ز نیکی ہمہ بار نیک
قلوب افئدہ والجنایات ازد — ذنوبات زو والعوانات زو
چہ خلد و چہ فردس و جنت ازو — چہ ہوش و سقط چہ جنث ازو
چہ جبنہ جنان و چہ جان ہر سہ زد — جنان و فرادیس و جان ہر سہ زد
چہ سمین چہ سمین و سمن ازد — چہ سمنان چہ سمن و بر نجن ازد
چہ نقب و نقب والنقابت ازو — نقوب و شرف والنجابت ازد
چہ مخلب چہ خلب و خلب ہر سہ زد — قلاب و قلیب و قلب ہر سہ زد
چہ ہم و ہرم والہرم ہر سہ زد — چہ ہم و چہ ہرمی ہامم ہر سہ زو
چہ حرمان چہ مضموم و مکسور زو — چہ کون و مکان جملہ مجبور زد
ازو خبر ان شعلہ ود رو نیش — چہ نال و عجوز و چہ امر نیش
چہ ہم و چہ ہمہ چہ ہم ہر سہ زد — چہ دم و چہ دمہ چہ دم ہر سہ زد
چہ سلبت ازو والمحاسن ازد — محامد مکارم محاسن ازو

چه ورک و درک والورک هر سه زد — سما و سماک و سمک هر سه زد

سرین و السرین و السرین هر سه زد — جنان و جنین و جنون هر سه زد

سخن پروران و دانش آگاه زد — گدا جی نوا از وی و شاه زد

چو دریافتش آنکه نتوانش یافت — چه خود معرفت آنکه نتوان شناخت

چه خود گفتنش آنکه نتوانش گفت — چه بشنودنش آنکه نتوان شنفت

چه خود دیدنش آنکه نتوانش دید — چه پرسیدنش چونکه شد ناپدید

عبق و العبق و العباقت از و — ارج و الارج و الحرافت از و

چه ماح و چه عقد و حمایل از و — همه بینه و الدلایل از و

چه خشفه چه خشف و خفف هر سه زد — چه شادن چه شاد و کشف هر سه زد

چه جید چه زیف و چه لهج از و — شدن از وی و لحن و محرج از و

چه مغزل چه غزل و عزل هر سه زد — چه فرد و رباعی غزل هر سه زد

چه غزلان غزل و الغزالان از و — سعادت بفرخنده فالان از و

چه سبید چه سبده چه سیده چه بید — چه جید چه جیده چه جاد و چه جید

چه ایر و و ارو دیار و دیور — چه دوره چه دوران چه نار و چه نور

چه وحش و وحوش و چه اوحاش زد — چه ارزن چه کال از وی ماش زد

چه اشراف از وی چه اوباش زد — چه سرشف چه عدس و چه خشخاش زد

دوبا الفتح و الضم از وی عجوز — چه برد العجوز و چه حر التموز

چه قصر و چه کوشک چه هدم اساس　　چه شرفه چه روزن چه انسان چه ناس
چه حمی چه حمی چه حمیت ازو　　حمایت ازو دا الحمیت ازو
چه محمیت ازوی حموة ازو　　حیا و سخا و فتوت ازو
بارباب مشموع و شمع و شماع　　ز قهرش فواد و کباد و صداع
کبد و الصداع ازوی فواد ازو　　چه غمناک ازوی چه دلشاد ازو
چه جرح و جریح هر دو زو المقاد　　چه قرح و قریح هر دو زو و الطناد
فرح و فراح و فرحی ازو　　کباب و شراب و صبوحی ازو
ازو زیب پاکان بخلد برین　　کزش آمد فلک عرش و کرسی زمین
چه کلوی و الماشه و الکلتیان　　چه بیرم چه منشا و المنجلان
حفور ازوی و نخلی و مرد ازو　　چه و قصه کنایه از و سرو ازو
چه حمه حمه و الحمی هر سه زو　　سماک و سمک و الثری هر سه زو
چه خلق و چه خلق و چه خلق هر سه زو　　چه خنبر و قاربد و مرق هر سه زو
چه لولوی لالا چه لاله ازو　　چه گل معصفر زو و لاله ازو
چه اربت زوی ضربنا سیف زو　　بهر هیچکس میل بی حیف زو
چه ادبار ازوی چه ادبار زو　　دل خالی از مهر افگار زو
دیار و دیار ازوی و دیر ازو　　چه قرح و فرح ازوی جبر ازو
شجاعان و شجعان و الاشجعه　　ازو غرق انوار و الاشعه

از وقار عان را دل و دین سیاه — در آتش گدازان همه سال و ماه
چه ادهم چه ورد و چه ورده ازو — چه وراد و ورده چه ورده ازو
چه ادمان ادام و ادم هر سه زو — عضو و الورک و القدم هر سه زو
چه اطراف عمرو الکنف صنعتش — چه گرم و چه سرد از سر حکمتش
چه ناس و چه جن از وی و ناس زد — چه نوس از وی و خیبر العباس زد
چه زور و چه سجه مساحل ازو — جزائر عقی و السواحل ازو
چه ابر و چه ابره چه ابر و ابار — سود و العقارب و ماص و حقار
سهوران ازو فردوس و خلد — همه سال امین ز عصو و جلد
چه قرابه از وی چه عیسیٰ ازو — چه کنز لک چه خلاق چه موسیٰ ازو
بهر هانک و هر مندو ازو — همه ذل و ذلت بهر شهر و کو
همه عیب پوشان از و ارجمند — ز فضلش بهر دو جهان سر بلند
از و مشرعه قصد و العطن زد — چه اعطان عطون از وی عطن زد
هبوع و مناهج قصود و جدود — چه مور و چه ورد و ورید و رود
چه موطن چه اعلی معاطن ازو — چه ناز و قدیم و فلاخن ازو
چه مسواه و المنقله زود مر — چه دنبیر شرف و چه سیم و چه زر
چه حصب و حصب و الحصب هر سه زد — چه جبه چه حب و چه حب هر سه زد
چه چشم و چه چشم و حشم هر سه زد — چه سخن و چه شیم و شیم هر سه زد

هوالمودی القرض و القرض نا | هوالمجلی الجوهر و عرض نا

هوالشکر و قند و الدر نا | هو اللعل و یاقوت و الدر نا

هوالخلد نا و هو فردوس نا | هو الجنة و السهم و القوس نا

هوالاقتدار التصاریف نا | هو الیمن کتب التصانیف نا

هوالسلطنت و هو اکلیل نا | هو المرتبت و هو تفصیل نا

هو النفخة الصور فی الفرق نا | هو السرد و المرج و البرق نا

هو الکل الا و نعمای نا | هو الدایم ابقاؤ اصفای نا

هو النشر بنا اکل نا لبس نا | هو البهجت المحت و نفس نا

هو اطفای نیران تحریص نا | هو التجنبة و هو تخلیص نا

هو الحاصل الکل تحصیل نا | عنه محصل الکل تحلیل نا

هو الزینت التخت و التاج نا | هو المنقبت و هو معراج نا

هو الاتکا و التوالای نا | هو الاعتنا و التمنای نا

هو الجمعیت هو طمعین نا | تشفی تسلی تسلین نا

الیه المآب و عنه بدو نا | هو المالک الکل و الجزو نا

هو الاعتلا و الکرامات نا | هو الارتقاع المقامات نا

هو الراس و الکل اشیار نا | هو الربح و الامن ماوای نا

هو اقراب نا و هو احباب نا | هو الملاک نا و هو اسباب نا

هوالشاهد وام والاب نا — هوالحبیب والصاحب ورب نا
هوالرحمة الکل ابای نا — هوالامن اتباع وابنای نا
هوانجاح کل المهمات نا — هوامضای دنیات حاجات نا
هوالعاطی الدایم الیسر نا — هوالدافع الداء والعسر نا
هوالقاتل الکل اعدای نا — هوالبدر والبیوح بیضار نا
عطشنامنه دفع والسغب نا — المناعنه رفع والتعب نا
بنا وهو کافی وهو وافیا — بنا وهو ناصر وهو غافیا
هوالماصفی با القدر غیره — هواللمیزل فی الخطر غیره
هوالفائض الجود فضال نا — منه محصل الکل آمال نا
هوالقسم اولاد والآل نا — هوالنقد والجنس اموال نا
هوالملت ونحات ودین نا — هوالطهرنا وهو تزیین نا
بنا وهو هادی وهو باقیا — بنا وهو مقرون وهو شافیا
هوالاسلحه وهو تدبیر نا — هوالکل تحریر وتقریر نا
هوالمصلحت نا هوالخیر نا — هوالمشهدت نا هوالسیر نا
هوالنوم والرقد نا والنهار — عنه مشهرت نا بکل الدیار
هوالکل تبجیل وتجزیل نا — هوالکل تبیین وتذلیل نا
هوالکل تحقیق وتفتیح نا — هوالکل تدقیق وتنقیح نا
هوالطاعت وجهد والسعی نا — هوالکل تلقین والنفی نا

هو الکل تبیین و تنظیم نا — هو الکل تعظیم و تکریم نا

بنا و هو دایم نجی و رسیین — بنا و هو مونس بکل السّبیل

بنا و هو فی کل مخوف رفیق — بنا و هو فی الکل وقت شفیق

هو الوحدت النحن و الکثرنا — هو الخلوف النحن و الخبرنا

بنا و هو تنع اقتدار و ثمان — بنا و هو من موت حرز و امان

بنا و هو جاوید و القا یما — و هو مستدام و هو الدایما

هو القال و الحال و البال نا — هو افراح و افراس و اقبال نا

هو السلطنت و هو ترویج نا — هو البط نا و هو تفریح نا

هو الفردیت و هو تکثیر نا — هو التنقیه و هو تنویر نا

هو الحرف نا و هو تفسیر نا — هو التمیعه و هو تبصیر نا

هو الفعلنا قولنا قیلنا — هو اجمالنا و هو تفصیل نا

بنا منه اربع مدارج عطا — ثمان و عشر عنه تملیک نا

هو الاستدامت هو اثباتنا — هو الجاو دانیت الذات نا

هو الاعتکاف و هو المثنی نا — عنه عظم و لشحم و التقی نا

بنا و هو رزاق مطلق وکیل — بنا و هو فی کل امر کفیل

هو الواهب النعم بالانا — هو المفضل العلم بالانا

هو التقویت و هو الصفه نا — هو الکل تهذیب و تنزیه نا

هو المشرب و هو ماکیل نا — هو الحسنا و هو تجمیل نا
هو الفوقیت و هو ترجیح نا — هو الکل توسیع و تفسیح نا
هو المفضل و هو فیاض نا — هو الحاذق الکل امراض نا
هو القشقه و دهرم و زنار نا — از و همره بهگتان دس او تارنا
هو الرام گوبند و گوپال نا — اکال و خدا و ند فضال نا
هو السنگورو و الزنکار نا — هو الساده سنگت هو الیار نا

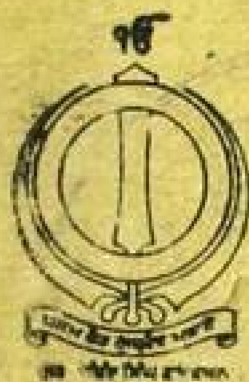
هر لعل بادا بپایش فدا
از و باد جان و دلش را نوا

تمام شد کتاب عرض الالفاظ

من تصنیف منشی نند لعل گویا ملتانی



(مطبوعه جمال پرنٹنگ پریس دہلی)


ੴ